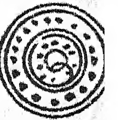
مملکت آصفیہ
کی
صنعتی ڈائرکٹری

۱۳۵۶ف



مجلس نمائش معاشی کمیٹی (انجمن طیلسانین عثمانیہ)

فہرست مضامین





حضرت اقدس و اعلیٰ نمائش مصنوعات مملکت آصفیہ کا افتتاح فرما رہے ہیں۔





حضرت اقدس و اعلی افواج باقاعدہ کی سلامی قبول فرما رہے ہیں۔

پیام

مجلس نمایش کی رضاکارانہ سرگرمی اور جد وجہد سے مملکت آصفیہ میں ملکی مصنوعات کی ترقی کے لئے جو ولولہ پیدا ہوا وہ ہر طرح خوش آیند ہے۔ استقلال اور ہمت کے ساتھ یہ سرگرمی جاری رہے تو ملک میں خوش حالی کا دور دورہ مستقبل قریب میں ہی شروع ہو جائے گا۔
یہ بات ظاہر ہے کہ صرف انعقادِ نمایش سے مصنوعات کی ترقی کا مقصد حاصل نہیں ہوسکتا دوسری تدبیریں بھی اختیار کرنا ضروری ہے۔ ہر تدبیر جو اختیار کی جائے وہ حالات کے صحیح اور حقیقی علم پر منطبق ہونی چاہیئے۔ اس کے بغیر جو کوشش عمل میں آئے گی اُس کی کامیابی کا یقین نہیں ہوسکتا۔
کارکنانِ نمایش نے شروع سے یہ کوشش کی کہ نمایش میں اسٹال قائم کرنے والے صناعوں کے حالات فراہم کئے جائیں تین سال سے ان حالات کو مناسب ترتیب کے ساتھ کتاب کی صورت میں شائع کیا جارہا ہے۔ توقع ہے کہ اس طرح صحیح حالات کا علم حاصل ہوتا جائے گا اور موانعات و

د مشکلات کو دُور کرنے کی جانب توجہ ہو سکے گی۔
یہ کام بہت ہی مفید ہے، اس کو پُوری توجہ کے ساتھ آگے بڑھانا چاہیئے۔ اس تالیف کو صرف ان صناعوں کے حالات تک محدود کردینا جو صرف نمایش میں حصہ لیتے ہیں کچھ زیادہ سودمند نہ ہوگا، اسے اور زیادہ وسعت دینی چاہیئے، اور یہ کوشش کرنی چاہیئے کہ یہ تالیف مملکت آصفیہ کی صنعت اور صناعوں کے ماضی اور حال کا نہ صرف صحیح اور مکمل مرقع ہو بلکہ ترقی و تجدّد کے لئے حقیقی رہبر بھی ثابت ہو۔
مجھے توقع ہے کہ کچھ اور عرصہ میں مجلس نمایش کی یہ سعی بھی اسی طرح نتیجہ خیز اور بابرکت ثابت ہوگی جیسے کہ خود نمایش ثابت ہوچکی ہے۔ فقط

لیاقت جنگ
صدر مجلس نمایش

تمہید

ابتدائے نمایش سے ارکان مجلس نمایش کے پیش نظر یہ امر رہا ہے کہ محض سال میں ایک مرتبہ نمایش کا منعقد کر دینا کافی نہیں ہو سکتا۔ مجلس نمایش کو صناعوں سے گہرے روابط قائم کرنے کے لئے اعداد اور معلومات کی فراہمی ناگزیر تھی۔ اس کے لئے پہلی نمایش ہی سے کوشش کی گئی اور ایک ڈائرکٹری کی ترتیب شروع ہوئی۔ چنانچہ چوتھی نمایش کے موقع پر رہبر نمایش کے نام سے ایک تالیف ترتیب پائی۔ اس کے علاوہ ہر اسٹال پر ایک تختۂ تعارف آویزاں کیا جاتا رہا۔ ایک سوال بند کی اجرائی سے صناعوں سے متعلق اطلاعیں جمع کی جاتی رہیں۔ ۱۳۵۴ف میں کارکنان نمایش نے اپنی ذاتی معائنہ کی بدولت بھی معلومات کا ایک اچھا ذخیرہ جمع کیا، جو کتابی شکل میں "دنیائے نمایش" کے نام سے ساتویں نمایش کے موقع پر شائع ہوا۔ اس نمایش کے موقع پر جو اطلاعیں حاصل کی گئی تھیں اُن کو کتابی صورت میں ترتیب دے کر مملکت آصفیہ کی صنعتی ڈائرکٹری کے نام سے شائع کیا گیا۔

نویں نمایش کے موقع پر یہ صنعتی ڈائرکٹری زیادہ اہتمام کے ساتھ شائع کی جا رہی ہے۔ اس میں آٹھویں نمایش کے موقع پر جو سوال بند حاصل کیا گیا تھا اس کے معلومات بھی شامل کئے گئے ہیں، اور

نویں نمائش کے موقع پر جو جدید کارخانے اور صنعتی ادارے شرکت کر رہے ہیں، ان کے بھی ضروری معلومات حاصل کرکے ڈائرکٹری میں شریک کر دیئے گئے ہیں۔

صنعتی ڈائرکٹری کی ترتیب و تدوین کے لئے ابتدائے کار سے جناب نواب مہدی نواز جنگ بہادر معتمد صنعت و حرفت سرکار عالی کا اصرار رہا ہے چنانچہ آپ نے یہ خیال ظاہر فرمایا تھا کہ نمائش کا "تماشہ" سال میں صرف ایک مرتبہ منعقد ہوتا ہے لیکن یہ ڈائرکٹری ایک سدابہار "نمائش کے مماثل ہے۔ چنانچہ نواب صاحب موصوف کا تہ دل سے شکریہ ادا کیا جاتا ہے کہ آپ کی توجہ دہانی پر اس اہم کام کا آغاز ہو چکا۔

اِس صنعتی ڈائرکٹری میں اس کی کوشش کی گئی ہے کہ صحیح اور جدید معلومات فراہم کئے جائیں۔ لیکن ملک میں ابھی کافی صنعتی شعور پیدا نہیں ہونے کی وجہ سے صناع اپنے صحیح اعداد و شمار کے تبلانے سے گریز کرتے ہیں اور اپنے کاروبار کی نشر و اشاعت بھی نہیں چاہتے۔ بہت کم صناع اور صنعتی ادارے سوال بند کی تکمیل کرتے ہیں۔ چنانچہ اس ڈائرکٹری کے لئے ابھی بہت سے صناعوں سے سوال بند وصول نہیں ہوا۔ جس کی وجہ سے اس ڈائرکٹری میں متعدد صناعوں کے متعلق ضروری تفصیلات درج نہیں ہو سکیں۔

خدا کرے کہ مجلس نمائش کی یہ سعی بھی مصنوعات مملکت آصفیہ کے فروغ و ترقی کا ایک اور نیا ذریعہ ثابت ہو۔ فقط

شرف الدین

اعزازی معتمد مجلس نمائش

مملکتِ آصفیہ کا سررشتۂ تجارت و صنعت و حرفت

اس زمانہ میں مملکت آصفیہ کا نظم و نسق برطانوی نظم و نسق کی اتباع میں چلایا جارہا ہے اور وہاں کے ہی اُصول پر ممالک محروسہ سرکار عالی میں فی الوقت مختلف سررشتے قائم ہیں لیکن ہماری سلطنت کا اور اس کے پہلے جو بھی سلطنت یہاں قائم تھی اس میں انتظام سلطنت کے لئے سررشتے حسب ضرورت قائم تھے اور معاشی اُمور کے شعبے بھی قائم تھے۔ اور یہ بڑا دلچسپ مضمون ہوگا کہ مختلف ادوار میں کیا انتظام قائم تھا۔ اور موجودہ نظم و نسق جو قائم ہے وہ کس طرح وسعت و ترقی پر پہونچ سکتا ہے۔ یہاں اس کی تفصیلات کا موقع نہیں ہے۔ جہاں تک علم ہے سلطنت آصفیہ کے انتظام میں تجارت اور صنعت و حرفت کے کام سے بے توجہی نہ تھی۔ صدر الصدور اور انکے ماتحت محتسب کے عہدوں سے تجارتی خوش اسلوبی اور تنظیم کا تعلق بھی تھا۔ صدر الصدور کے عہدہ کا زبان زد خلائق عام نام "نرخی" تھا (یعنی تجارتی نرخ کی نگرانی رکھنے والے) اس صدی کی ابتدا تک نرخی کی سواری کے نام سے اُن کا جلوس ماہ رمضان المبارک میں ایک دن نکلتا تھا اور اس کا حقیقی مقصد اوزان و پیمانہ جات کی نگرانی اور ماہ رمضان المبارک میں تجارت کی نگرانی تھا۔ صدر الصدور اور اضلاع کے محتسب چودھریوں سے ربط رکھتے تھے۔ اور ہر پیشے اور حرفے کا ایک ایک چودھری قصبات اور شہروں میں ہوا کرتا تھا۔ اور اس کے استصواب سے تجار اور اہل حرفہ پر نگرانی رکھی جاتی تھی۔ کوتوال بھی تجارت سے ربط رکھتے تھے۔ صدر الصدور اور مدار المہام کے پاس ساہوکار اور بڑے بڑے تاجروں کی طلبی ضرورت کے موقع پر ہوا کرتی تھی۔ عیدین۔ تہوار اور سرکاری تقاریب میں بھی یہ لوگ حاضر ہوتے اور حکومت بازار کی حالت پر اُن سے تفصیلات معلوم کرتی اور ضروری مشورت حاصل کرتی۔ اہل حرفہ پر جو محصول تھا وہ (محترفہ) کے نام سے موسوم تھا۔ تجارتی اموال پر بھی محصولات قائم تھے جن کا العقد

اور کوتوال ذاتِ شاہانہ کو وقتاً فوقتاً حالتِ بازار سے مطلع کرکے احکام شاہی حاصل کرتے تھے۔

چونکہ یورپ اور امریکہ سے مشین کا تیار شدہ مال ابھی آنا شروع نہیں ہوا تھا اس لئے ملک میں دستکاریوں کی بڑی رونق تھی۔ قصرِ شاہی، وزراء اور امرائے عظام اور راجگان ہندستان کے پاس بڑی مقداروں میں مصنوعاتِ ملک خریدے جاتے تھے اور ان کے ڈیزائن اور نمونہ کے متعلق ہدایت بھی دی جاتی تھی۔ مہاراجہ چندو لال کے زمانے سے مملکت آصفیہ میں برطانوی ہند کے اصول پر نئے نئے صیغے قائم ہوئے اور پرانا انتظام بدلتا چلا گیا۔ مختار الملک مرحوم کے زمانے میں صدر الصدور کا عہدہ تخفیف کیا گیا جس کا ایک نتیجہ یہ بھی ہوا کہ تجارت وحرفت کی نگرانی کا انتظام پراگندہ ہو گیا البتہ چونکہ حکومت برطانیہ کے ساتھ معاہدات ہو چکے تھے اس لئے اس کی بنا پر سررشتہ کروڑگیری برطانوی ہند کے اصول پر قائم ہو گیا۔ کروڑگیری اور چنگی کے محصولات اسی سے متعلق ہو گئے۔ اور یہ صیغہ صدر المہام مال کے توسط سے مدار المہام کے زیر انتظام تھا۔ تجار سے تجارتی معاملات میں اسی سررشتے کے ذریعہ کام جاری ہو گیا معاہدہ کی رو سے محصول کروڑگیری (۵) روپیہ فی صد سے بڑھکر نہ لیا جا سکتا تھا۔ اور اکثر اشیاء پر راسواری طریقے سے محصول کا تعین کیا گیا تھا۔ اور اس میں بھی یہ امر ملحوظ رکھا جاتا تھا کہ عملاً ۵ فیصدی سے زیادہ نہ ہو۔ راسواری مقدار کے تعین میں کمشنر کروڑگیری بڑے بڑے تاجروں سے مشورت کر لیا کرتے تھے۔

مشنری کی ایجاد اور ریل کے جاری ہونے سے مصنوعاتِ یورپ کی گرم بازاری شروع ہو گئی، اور دیکھتے ہی دیکھتے ملک کی عظیم ترین صنعتیں پست سے پست ہو گئیں اور آسمان جاہی وزارت تک اس بارے میں کسی عملی اقدام کا خیال تک نہ کیا گیا۔ البتہ محصولات کروڑگیری اور تاجروں کے ساتھ سرکار عالی کے تعلقات محکمہ معتمدی مال گزاری اور کروڑگیری سے متعلق تھے۔ اعلیٰ حکام مالگزاری بھی مقامی مصنوعات کے متعلق دلچسپی لیا کرتے تھے۔ اور عرس اور جاتراؤں کے ساتھ نمائش یا بازار لگانے سے دلچسپی بعض حکام مال لیا کرتے تھے۔

مختار الملک کے زمانے میں حیدرآباد کی اسپننگ مل قائم ہوئی اور ورکشاپ بھی

قائم کیا گیا عماد السلطنت نے اپنے زمانۂ وزارت میں گلبرگہ کی پارچہ بافی کی گرنی قائم کرائی اور ملک کی صنعتی ترقی کے لئے بھی کچھ خیالات سرکاری پبلک تقریروں میں ظاہر کرتے تھے۔ آسمان جاہی وزارت میں سررشتۂ صنعت وحرفت اور تجارت قائم ہوا (۵ بہمن ۱۳۰۱ف) اور صوبۂ متحدہ سے وہاں کے اسی سررشتہ کے ایک کارگزار افسر سید محمد حسین صاحب کی خدمات لی گئیں، اور انھوں نے ممالک محروسہ کا دورہ کیا اور اپنے سررشتہ کی تنظیم بھی کی۔ مختلف رپورٹیں اُنھوں نے لکھیں جن میں کچھ شائع بھی ہوئی ہیں۔ اورنگ آباد کی پارچہ بافی کی گرنی قائم ہوئی۔ اورنگ آباد کے زریں اور ریشمی پارچہ بافی کو سنبھالنے کے لئے توشہ خانے سے ضروریات داخل شدنی قصر شاہی کے لئے بڑی فرمائش دی گئی اور مدار المہام نے اپنی ذات سے بھی کچھ سرپرستی کی تھی۔

۱۸۹۲ء میں شکاگو میں مشہور عالم نمائش کی گئی تو امریکہ کو یہاں کے مصنوعات روانہ کرنے کے سلسلے میں ایک کل ہند نمائش ملک بیٹھے بلدۂ حیدرآباد میں کی گئی۔ اس نمائش کے اختتام کے بعد ناظم صاحب صنعت وحرفت رخصت لے کر اپنے وطن کو گئے، اور وہاں اُن کا انتقال ہو گیا۔

۱۳۱۱ھ میں آسمان جاہ مرحوم وزارت سے سبکدوش ہو چکے تھے، اور قحط وغیرہ کی وجہ سے سرکار عالی کے مالیہ کی حالت کچھ اچھی نہ تھی اس لئے مسٹر ڈنلاپ رُکن مجلس مالگذاری اور اعظم یار جنگ معتمد فینانس ومال نے اس سررشتہ کو تخفیف کرنے کی رائے دے دی اور اس کا کام مجلس مالگذاری میں ضم ہو گیا۔ اور جو کچھ تجاویز سید محمد حسین صاحب، ناظم صنعت وحرفت نے مرتب کئے تھے اُن کو نظرانداز کر دیا گیا اور عام طور پر صنعت وحرفت و تجارت و زراعت کے متعلق پیشروی کے لئے توجہ نہیں کی گئی۔ حالانکہ خود برطانوی ہند میں یہ صیغے نظم و نسق کا جزو ہو گئے تھے۔

جو کچھ ضروریات ان صیغوں کے متعلق پیش آجاتے تھے اُن پر مجلس مالگذاری اور اس کی تخفیف کے بعد معتمدی مالگذاری میں بھی غور کر لیا جاتا تھا۔ محصولات تجارت اور تجار کا تعلق سررشتۂ کروڑگیری سے، کیا گیا اور روئی اوٹنے اور کاتنے اور روغن کشی کے لئے کارخانے کی اجازت دینے کا تعلق اضلاع کے حکام مالگذاری سے تھا۔

۱۳۲۱ھ میں دربار دہلی کے ساتھ لارڈ کرزن نے نمائش کی تھی اور سرکارِ عالی کو بھی مصنوعات روانہ کرنے کی دعوت دی گئی تھی۔ اس کا انتظام حکام مال یعنی مسٹر ڈنلاپ وصوبیدار اورنگ آباد وغیرہ کے توسط سے ہی کیا گیا تھا۔

جشن جوبلی حضرت غفران مکان کے وقت مہاراجہ کشن پرشاد نے اپنی ذاتی دلچسپی سے حضرت غفران مکان سے منظوری حاصل کی کہ وکل فنڈ کے مصارف سے نمائش قائم کی جائے۔ کیونکہ اخراجات کے لئے شاہی یا خالصہ سے رقم دینے کو معین المہام فینانس نے پسند نہیں کیا تھا۔ اس کے ناظم لیاقت جنگ   اول تعلقدار مقرر کئے گئے تھے۔ انھوں نے اس نمائش کو کل ہند نمائش بنایا۔ اور ان کے تفویض مخفف سررشتہ صنعت وحرفت کے دفتر کا کچھ حصہ جو محکمہ مالگذاری میں تھا سپرد کر دیا گیا۔ سابقہ نمائش کا دفتر بھی اسی نمائش کے ناظم کے حوالے کیا گیا۔

بالآخر اعلیٰحضرت جلالت الملک کا دور حکومت قائم ہوا۔ اور برطانوی ہند کی طرح حیدرآباد میں بھی صنعتی وزرعی ترقی کے مباحث پیش آنے لگے صحافت نے سررشتہ تجارت وحرفت وزراعت سرکار عالی کے قیام پر بار بار توجہ مبذول کرائی۔

اس زمانہ میں مسٹر وکیفیلڈ صدر ناظم ومعتمد مالگذاری ہو گئے تھے۔ انھوں نے پہلی جنگ یورپ کے ضمن میں حیدرآباد میں جنگی امداد کے سلسلے میں تفریحی جلسے باغ عام اور حیدرآباد وبلارم کی رزیڈنسی میں منعقد کرائے، اور اس میں مصنوعات کو بھی نمایاں کیا۔ برطانوی ہند کی نمائشوں میں بھی مصنوعات دکن روانہ کی گئیں۔ سب سے بڑھکر اعلیٰ حضرت جلالت مآب ملک کی صنعتی وزراعتی ترقی کے متعلق زیادہ توجہ فرمانے لگے اور اولاً یہ حکم فرمایا گیا تھا کہ مالگذاری کا انتظام مسٹر وکیفیلڈ سے متعلق رہے کروڑگیری اور آبکاری وغیرہ کے معاشی شعبوں پر رستم جنگ بہادر جو اُس زمانے میں کمشنر برار تھے مامور کیئے جائیں اور صنعتی اور زرعی ترقی کے لئے زیادہ اہتمام کیا گیا۔ رستم جنگ بہادر نے اس وقت سرکار عالی کی ملازمت پسند نہیں کی اور مسٹر وکیفیلڈ سے ہی پورا شعبۂ مال وتجارت متعلق رہا۔

ضروریات زمانہ نے اعلیٰحضرت جلالت مآب کو ملک کی معاشی پیش روی کے لئے ملتفت کرالیا۔ ۱۳۲۶ف میں اعلیٰحضرت جلالت مآب نے اپنی بلند نظری اور دوربینی اور فراست

سے معاشی ترقی کی ضرورتوں کو محسوس فرماتے ہوئے فرمان واجب الاذعان جریدۂ غیر معمولی کے ذریعہ نافذ فرمایا کہ محکمہ مالگذاری اور محکمہ صنعت و تجارت و حرفت علیحدہ علیحدہ کردیے جائیں اور مالگذاری کے صدرالمہام راجہ فتح نواز ونت اور معتمد فصیح جنگ کئے جائیں اور تجارت و حرفت کے صیغے مسٹر ویکفیلڈ سے متعلق کئے جائیں۔ یہ فرمان حیدرآباد کی معاشی ترقی کے لئے بڑی اہمیت رکھتا ہے اور اس کی نقل اس مقام پر نہایت دلچسپی کا باعث ہوگی۔

فرمان مبارک مورخہ ۹۔ جمادی الثانی ۱۳۳۶ ہجری

"میں دیکھتا ہوں کہ جنگ کی وجہ سے ہندوستان میں ضروریات زندگی کے دستیاب ہونے میں جو دقتیں پیش آرہی ہیں ان کو رفع کرنے اور اس موقع سے فائدہ اٹھا کر ملکی صنعت و حرفت کو ترقی و فروغ دینے کے لئے برٹش انڈیا اور دیسی ریاستوں میں ہر طرح سے کوشش کی جارہی ہے

ممالک محروسہ کی بہتیری صنعتیں جو ایک زمانہ میں مشہور و معروف تھیں سرپرستی نہ ہونے سے زائل ہورہی ہیں پس اب موقع ہے کہ ان کو پھر ترقی دی جائے اور زمانہ حال کی ضرورتوں کے لحاظ سے جدید صنعت و حرفت کے قیام کا انتظام کیا جائے جس کے لئے ہمارے ملک میں بظاہر کافی ذرائع موجود ہیں اور یہ امر بھی روزبروز زیادہ تر قابل توجہ ہوتا جاتا ہے کہ ترقی زراعت و تجارت کے لئے بھی وسیع پیمانہ پر قابل اطمینان ذرائع قائم کرنے کی ضرورت ہے گو ان کاموں کے لئے صیغۂ زراعت اور صیغۂ صنعت و حرفت دونوں قائم ہوچکے ہیں۔ لیکن جب تک ان صیغوں کی خاص نگرانی کا معقول انتظام نہ کیا جائے ان اغراض کے حاصل کرنے میں پوری کامیابی کی توقع نہیں کی جاسکتی۔ اس لئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ان صیغوں کو ایک ایسے اعلیٰ عہدہ دار کے

تفویض کیا جائے جس کو ان کاموں سے خاص مناسبت ہو۔ اور جو ان کو ترقی کے اعلیٰ درجہ پر ایک مناسب مدت کے اندر پہونچا سکے

ہمارے موجودہ عہدہ داروں میں مسٹر ویک فیلڈ کو میں اس اہم کام کے لئے زیادہ موزوں پاتا ہوں، مسٹر ویک فیلڈ کو اس قسم کے کاموں سے طبعی مناسبت ہے۔ چنانچہ پہلے پہل انھوں نے ہی گل مہوہ سے پٹرول بنانے نیز ممالک محروسہ میں نمک تیار کرنے وغیرہ اُمور کی نسبت تجاویز پیش کیں، اور انھیں کی تحریک کی بنا پر صیغۂ صنعت و حرفت قائم ہوا۔ اور حال میں انھوں نے اپنے خاص اہتمام سے باغ عام میں جو نمایش صنعت و حرفت قائم کی تھی اور جس کو میں نے بڑی دلچسپی سے ملاحظہ کیا اس سے ان کی موزونیت کا مزید ثبوت بہم پہونچا۔ ان امور سے مجھے یقین ہوتا ہے کہ اگر یہ صیغے بالکلیہ ان کے تفویض کردیے جائیں اور ان کو اپنا پورا وقت ان صیغوں کے کاموں میں صرف کرنے کا موقع دیا جائے تو ان میں خاطر خواہ ترقی اور اغراض متذکرۂ صدر کی بخوبی تکمیل ہوگی۔ یہ بھی مناسب معلوم ہوتا ہے کہ چونکہ پٹرول گل مہوہ کی اسپرٹ سے بنایا جائے گا اور اس کو صیغۂ آبکاری سے تعلق ہے لہٰذا یہ صیغہ بھی صیغۂ مال سے علحدہ کئے جاکر انھیں کے تفویض کیا جائے۔

نظر بریں حکم دیا جاتا ہے کہ تا حکم ثانی مسٹر ویک فیلڈ اپنی موجودہ ماہوار پر صدر ناظم صنعت و حرفت و تجارت و زراعت و آبکاری مقرر کئے جائیں۔ یہ اپنے متعلقہ صیغوں کے کاغذات راست پیش کیا کریں گے، اور اپنے اختیارات نیز اپنے دفتر کے عملہ وغیرہ کے متعلق مفصل اور مکمل تجاویز پیش کرکے میری منظوری حاصل کریں گے۔

اس لئے محکمۂ مالگذاری کے موجودہ انتظام میں تبدیلی کی ضرورت واقع ہوگی۔ اس کے متعلق علیحدہ حکم دیا جاتا ہے

نیز یہ حکم جریدۂ غیر معمولی میں شائع کردیا جائے

۹-جمادی الثانی ۱۳۳۶ھ شنبہ   دستخط مبارک

جریدۂ غیر معمولی جلد ۴۹ نمبر ۳ - ۲۰ - اردی بہشت ۱۳۲۷ف

قیام باب حکومت کے ضمن میں ایک علحدہ صدرالمہامی صنعت وحرفت قائم کی گئی اور صدر ناظم کو معتمد صیغہ قرار دیا گیا۔ ملک کو اس کی قوی اُمید ہوچکی تھی کہ اس کے بعد صنعت وتجارت کی ترقی کی انتہائی پیش روی ہوگی۔ اگرچہ اس محکمہ نے جو کچھ کام کیا ہے اُس کا اعتراف کیا جاتا ہے لیکن ابھی ترقی کی بہت گنجائش ہے۔ اس سررشتے کے ساتھ متعدد صیغہ جات جو صنعت وتجارت سے تعلق رکھتے تھے علحدہ رکھے گئے۔ اور صیغہ جات کا ردو بدل اکثر ہوتا رہا اور پھر علحدہ مستقل صدرالمہام کو بھی اس محکمہ کے لئے نہ رکھا گیا۔ اس کا کام علی الاکثر مختلف صدرالمہاموں میں تقسیم ہوتا رہا۔ امید ہے کہ اختتام جنگ کی وجہ جو سہولت حاصل ہوچکی ہے اُس سے استفادہ کیا جائے گا۔ اب سررشتۂ صنعت وحرفت میں جو تنظیم جدید ہوچکی ہے توقع ہے کہ وہ جدید نشان راہ ثابت ہوگی۔ فی الحال جو صیغے اس محکمہ کے ساتھ شامل ہیں اور جو اس سے باہر ہیں اُس کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

صیغہ جات متعلق معتمدی صنعت وتجارت

(۱) نظامت صنعت وتجارت۔ اس کے ساتھ مندرجہ حاشیہ شعبے بھی کام کرتے ہیں:۔

- الف: ولیج انڈسٹریز ٹریننگ سنٹر مشیرآباد
- ب: ڈسٹرکٹ ڈیمانسٹریشن پارٹیز
- ج: کاٹیج انڈسٹریز سیلز ڈپو
- د: انڈسٹریل انجنیئر
- ھ: کمرشیل انٹلی جنس

(۲) بائلر انسپکٹر
(۳) جائنٹ اسٹاک کمپنی
(۴) انڈسٹریل ٹرسٹ فنڈ

اس کے علاوہ معدنیات، بڑی مشینری کے کارخانے، سررشتۂ مزدوران،
سررشتۂ کروڑگیری، سررشتۂ صادر، سررشتۂ پٹہ، سررشتۂ برقیات وغیرہ بھی
صنعت و تجارت سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس محکمہ کے ساتھ شامل نہیں ہیں

محکمہ جات صنعتی کا حقیقی صرفہ ۱۳۵۴ف ۵۲ لاکھ ۴۷ ہزار تھا۔ ۱۳۵۵ف کا
تخمینہ ۲ لاکھ ۵۵ ہزار پچاس ۱۳۵۶ف میں ۱۸ لاکھ ۶۲ ہزار کی گنجائش رکھی
گئی ہے۔

پارچہ بافی و متعلقات پارچہ

پارچہ بافی کے بڑے کارخانے

(۱) اعظم جاہی ملز محدود - ورنگل

حضرت شاہزادہ والاشان ڈاکٹر اعظم جاہ بہادر نے سنہ ۱۹۳۴ء میں اعظم جاہی ملز کا افتتاح فرمایا۔ اعظم جاہی ملز کی قانون کمپنی سرکار عالی کے تحت سنہ ۱۹۳۱ء میں رجسٹری عمل میں آئی۔ ایک بڑی رقم امدادی سرکاری ٹرسٹ فنڈ کی جانب سے مشغول کی گئی۔ کمپنی کا اجرا شدہ سرمایہ ۳۶ لاکھ روپیہ ہے۔

اس ملز میں تکلہ کی تعداد ۲۰۵۳۲ اور ماگھ کی تعداد ۴۸۴ ہے۔ یہاں برقی پاور کا استعمال جدیدالعصر مشنری سے کیا گیا ہے۔ برقی روشنی ورنگل اور ہنمکنڈہ کو بھی سربراہ کی جاتی ہے۔ ملز میں نہ صرف سوت تیار کیا جاتا ہے بلکہ رنگ سازی کا کام بھی کیا جاتا ہے۔ چادریں، قمیص کا پارچہ۔ دھوتیاں۔ توال۔ دستیاں، مچھر دان، ہرک۔ اور نیز پوشش تیار کیے جاتے ہیں۔ یہاں سالانہ ۶۳ لاکھ پونڈ کا سوت اور ۵۴ لاکھ پونڈ پارچہ تیار کیا جاتا ہے۔ فوجی اغراض کے لئے بھی پارچہ تیار کیا گیا جس کو محکمہ رسد حکومت ہند نے خاص طور پر منتخب کیا تھا۔

موجودہ زمانہ میں دن رات کام کیا جا رہا ہے۔ مزدوروں کی تعداد دو ہزار دو سو پچاس ہے۔ ان کی دلچسپی کے لئے کھیل کے میدان مطالعہ گھر اور کلب بھی موجود ہیں۔ ستمبر سنہ ۱۹۳۴ء سے جدید قانون کارخانہ جات کا نفاذ عمل میں آیا جس کے نتیجے کے طور پر اوقات کار فی باری دس گھنٹے سے ۹ گھنٹے کئے گئے۔ مزدوروں کی اجرتوں

میں اضافہ کیا گیا۔ مد عطیہ خیرات میں ۲۵ ہزار روپیہ صرف کئے گئے۔ مزدوروں کے طعام خانہ میں توسیع کی گئی۔ ان کے اطفال کے لیے ایک مدرسہ تحتانیہ تعمیر کیا گیا۔ اعظم جاہی ملز کی عمارتوں اور مشنری کو خطرات آگ و ہڑتال کے پیش نظر ساڑھے اکتالیس لاکھ روپیے کلدار اور ذخیرہ جات کپاس وغیرہ کا بیمہ ایک کروڑ تئیس لاکھ روپیے کلدار میں کرایا گیا ہے۔

پارچہ اور کپاس کی خرید و فروخت ایجنسی کے ذریعہ عمل میں آتی ہے۔ انڈسٹریل ٹرسٹ فنڈ اعظم جاہی ملز کا مینجنگ ایجنٹ ہے جس کی جانب سے سٹر قمر الیس۔ طیب جی کام کرتے ہیں اس کا صدر دفتر بلدۂ حیدرآباد محلہ توپ کے سانچہ میں واقع ہے۔

(۲) اورنگ آباد ملز محدود۔ اورنگ آباد

اس ملز کے مینجنگ ایجنٹ گپتا اینڈ سنس ہیں۔ اس ملز میں شیروانیوں کا کپڑا ڈریل، چادر، توال، جھلواری، اور دھوتیاں تیار ہوتی ہیں۔ روزانہ دو ہزار مزدور کام کرتے ہیں۔ سرمایہ مشغولہ بارہ لاکھ روپیہ کلدار ہے۔

پارچہ کی نکاسی نہ صرف ممالک محروسہ سرکار عالی میں ہوتی ہے بلکہ بیرون ملک میں بھی یہاں سالانہ ۲۷ لاکھ پونڈ سوت اور سولہ لاکھ پونڈ پارچہ تیار کیا جاتا ہے

(۳) حیدرآباد دکن اسپننگ اینڈ ویونگ ملز محدود

پتہ: سکندرآباد۔ مینجنگ ایجنٹس مسرس رامنا بھومیا۔ دونکٹ کرشنیا۔

قیام ملز:۔ ۱۸۷۵ء

اس ملز میں سال گذشتہ ۵۹ لاکھ پونڈ سوت اور ۵ لاکھ پونڈ پارچہ تیار کیا گیا جن کی قیمتیں علی الترتیب بارہ لاکھ روپیے اور نو لاکھ روپیے ہوئیں۔

(۴) رام گوپال ملز محدود سکندرآباد

رام گوپال ملز کا قیام سنہ ۱۹۱۵ء میں عمل میں آیا۔ قانون کمپنی سرکار عالی کے تحت سنہ ۱۹۲۰ء میں رجسٹری کی گئی۔ یہ کارخانہ ۱۸ لاکھ روپیے کے سرمایہ سے قائم کیا گیا ہے

اس کارخانہ میں تکلہ کی تعداد ۱۶۳۷۶ اور کرگھ کی تعداد ۴۶۹ ہے۔ روزانہ دو ہزار مزدور کام کرتے ہیں۔ سالانہ ۲۵ لاکھ پونڈ سوت اور ۲۱ لاکھ پونڈ پارچہ تیار کیا جاتا ہے۔ اس کارخانے میں عام طور پر موٹے قسم کا سوتی کپڑا تیار کیا جاتا ہے۔ فوجی ضروریات کے لیے یہاں مچھروان اور بلانکٹ بھی تیار ہوئے۔

گورننگ ڈائرکٹر رائے بہادر سیٹھ سری کشن سکھ دیو صاحب ہیں۔

(۵) عثمان شاہی ملز محدود - ناندیڑ

اس ملز کی قانون کمپنی کے تحت ۱۹۲۲ء میں رجسٹری عمل میں آئی۔ اس کمپنی کا اجرا شدہ سرمایہ ۹۵ لاکھ روپیے کلدار ہے۔ ایک بڑی رقم انڈسٹریل فنڈ کی جانب سے مشغول کی گئی ہے۔ ناندیڑ روئی کی کاشت کے لئے سب سے اہم مرکز ہے۔ اس لئے اس کا قیام ناندیڑ میں عمل میں آیا۔

۱۹۲۵ء میں اس ملز کے کام کا آغاز ہوا۔ یہاں تکلہ کی تعداد ۲۴۷۰۸ اور ماگھ کی تعداد ۶۱۹ ہے۔ ۱۹۳۲ء میں اس ملز میں بڑی اصلاح ہوئی۔ اور اسٹیم انجن پاور کے بجائے برقی پاور کا استعمال کیا جانے لگا۔ جدید العصر مشنری فراہم کی گئی۔

ملز میں نہ صرف سوت بلکہ چادریں، قمیص کا پارچہ۔ دھوتیاں۔ کوٹنگ۔ ململ۔ کریپ۔ ساڑیاں اور توال بھی تیار ہوتے ہیں۔ یہاں سالانہ ۶۰ لاکھ پونڈ سوت اور ۵۲ لاکھ پونڈ پارچہ تیار کیا جاتا ہے۔ جنگ کی وجہ سے فوجی اغراض کے لئے ڈریوں کا پارچہ اور رنگین ٹویل بھی بنایا گیا۔ موجودہ زمانہ میں رات دن تین بدلیوں میں کام کیا جاتا ہے۔ مزدوروں سے روزانہ آٹھ گھنٹہ کام لیا جاتا ہے۔ ان کی تعداد تین ہزار پانچ سو ہے۔

مزدوروں کے بچوں کے لئے بالک گھر اور طبی امداد کا انتظام کیا گیا ہے۔ جس وقت وہ کام پر ہوں ان کے بچوں کی دیکھ بھال کی جاتی ہے۔ مزدوروں کے لئے مکانات تیار کئے جارہے ہیں۔ غلہ اور پارچہ کے لئے اسٹور قائم ہیں۔

مسٹر قمرنیس طیب جی۔ انڈسٹریل ٹرسٹ فنڈ کی جانب سے مینجنگ ایجنٹ ہیں۔ اس کا صدر دفتر بلدۂ حیدرآباد عقب سائچہ توپ میں واقع ہے۔

(۶) محبوب شاہی ملز محدود - گلبرگہ

۱۸۸۴ء میں اس ملز کا آغاز ہوا۔ سرمایہ مشغولہ کی مقدار چھ لاکھ روپیہ ہے۔ یہاں پارچہ از قسم ساڑی۔ دھوتی۔ ململ۔ پلنگ پوش۔ شرٹنگ۔ کوٹنگ اور ہرک تیار کئے جاتے ہیں۔ سالانہ ۵۱ لاکھ پونڈ سوت اور ۳۷ لاکھ پونڈ پارچہ تیار کیا جاتا ہے۔ مزدوروں کی تعداد تین ہزار پانچسو ہے۔

آٹھویں نمائش میں اس ملز کا پارچہ بہ دوران نمائش روزانہ سات آٹھ ہزار روپیہ کا

فروخت ہوتا تھا۔

متوسط درجے کے کارخانے

(۷) اورنگ آباد سلک ملز۔ اورنگ آباد

اس ملز کے مالک عبدالحمید خاں حاجی محمود خاں صاحب ہیں۔ یہ کارخانہ جو اورنگ آباد ریلوے اسٹیشن کے قریب اپنی ذاتی عمارت میں چالیس ایکڑ رقبہ میں واقع ہے بیس سال قبل اس کارخانہ کی ابتدا ہوئی۔ اس ملز میں سلک کے علاوہ سوتی پارچہ، ساڑیاں شیروانیوں، قمیصوں اور ویلوز کا پارچہ تیار کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ ٹوئیڈ نما سلک رومال، دستیاں، سوزنی اور شال بھی تیار کئے جاتے ہیں۔ مشین کے ذریعہ ہمرو بھی بنایا جاتا ہے۔ موجودہ مذاق کا لحاظ کرتے ہوئے ہمرو دیدہ زیب اور اچھے ڈیزائن کا تیار کیا جارہا ہے جس کو مغربی خواتین پسندیدگی کے ساتھ خریدنے لگی ہیں۔

اس کارخانہ کی ابتدا ایک دستی ماگھ سے کی گئی۔ اب یہاں ماگھوں کی تعداد ۱۱۰ ہے سرمایہ مشغولہ کی مقدار ۹ لاکھ پچاس ہزار روپیہ ہے۔ مزدوروں کی تعداد ۱۵۰ ہے۔ خام پیداوار میں سلک مسرایز، مصنوعی سلک۔ اونی درآمد کیا جاتا ہے۔ ہمرو اور سلک بیرون ملک کو برآمد کیا جاتا ہے۔ جنگ کے اثر سے خام اشیاء کی دستیابی مشکل ہوگئی ہے

اورنگ آباد سلک ملز کے فروخت گاہیں اورنگ آباد اور جالنہ کے علاوہ پتھر گٹی اور لاڈ بازار بلدۂ حیدرآباد اور سکندرآباد میں بھی قائم ہیں۔

نمائش کی وجہ سے پارچہ کی فروخت میں بہت اضافہ ہوا ہے۔ اورنگ آباد سلک ملز کو محدود کمپنی کی شکل میں تبدیل کیا گیا ہے تاکہ اس قدیم اہم ملکی صنعت کو ترقی دی جائے

(۸) ایجنٹہ فیبرک ورکس

پتہ: پٹن ضلع اورنگ آباد۔ صدر دفتر: حیدر گوڑہ حیدرآباد

آغاز کاروبار: یکم اپریل ۱۹۴۶ء۔ سرمایہ ابتدائی۔ دو لاکھ روپئے

سرمایہ مشترکہ: تین لاکھ روپیہ۔

دستی آلات سے پٹن کی قدیم صنعت بروکیڈ کا احیاء، جدید طرز ضروریات زمانہ کے

مطابق کیا گیا ہے۔ ساڑی بارڈرس۔ ساڑی پلو۔ ساڑیاں۔ ریشمی وزریں بروکیڈ سوتی کپڑے۔ توال۔ شیروانی کے کپڑے تیار کئے جاتے ہیں۔ اورنگ آباد کا ہمرو۔ اورنگ آباد کا مشہور "مشروع" ٹپسٹری تیار کئے جاتے ہیں۔

خام اشیاء میں زرتار۔ سوت۔ رنگ استعمال کیا جاتا ہے

اس کارخانے میں مزدوروں میں ۳۰ مرد ۸ عورتیں اور ۱۲ بچے شامل ہیں جن کو ڈیڑھ سے تین روپیہ تک روزانہ اجرت دی جاتی ہے۔ سال میں تین سو دن اور روزانہ ۸ گھنٹے کام کیا جاتا ہے پیٹھن کے بروکیڈ کی مانگ تمام ہندوستان میں ہے چنانچہ جو مال تیار ہوتا ہے اس کی نکاسی بیرون ملک بمبئی۔ دہلی۔ لاہور۔ کراچی۔ کلکتہ میں ہوتی ہے۔

(۹) بشیر سلک فیاکٹری۔ اورنگ آباد

بشیر سلک فیاکٹری کے مالک بشیر احمد صاحب ہیں جو اورنگ آباد میں واقع ہے! اس کارخانہ میں ہمرو کمخواب کے علاوہ سلک کی ساڑیاں۔ شیروانیوں اور قمیصوں کا پارچہ تیار کیا جاتا ہے۔

خام اشیاء میں سوت۔ سلک۔ ریشم اور رنگ بیرون ملک سے درآمد کیا جاتا ہے جنگ کے اثر سے ان کی فراہمی میں دشواری ہو رہی ہے۔

اس کارخانہ میں مزدوروں کی تعداد ۵۰ ہے۔

(۱۰) بھاگیہ نگر ویونگ ملز

پی ڈبلیو۔ ملز سلطان بازار حیدرآباد میں واقع ہے۔ یہاں نفیس اور ارزاں ساڑیاں بلوز۔ توال۔ دستیاں۔ پلنگ پوشس۔ تیار کئے جاتے ہیں۔ اس کے مالک بالکشن لعل صاحب ہیں ۱۹۳۶ء میں اس کارخانہ کا قیام عمل میں آیا۔

مزدوروں کی تعداد ۲۴ ہے۔

(۱۱) جیون ٹکسٹائل ملز

اس کارخانہ کے مالک جیون لال صاحب ہیں۔ یہ کارخانہ تالاب میر عالم کے قریب واقع ہے۔ شوردم پتھرگٹی حیدرآباد میں قائم کیا گیا ہے۔ اس کارخانہ میں شیروانی اور کوٹ کے پارچے۔ ریشمی ساڑیاں جالی۔ پاتاہ۔ جارجیٹ۔ اطلس۔ ٹویڈ۔ اور ریشمی

پارچہ کے مقابلہ میں ارزاں ہے۔ بیرون ملک میں بھی یو۔ پیس۔ ملز کے پارچہ کی نکاسی ہو رہی ہے۔ خام اشیاء کی فراہمی کے لئے یہ کارخانہ بیرون ملک کا محتاج ہے۔ اگر ملک ہی سے یہ خام اشیاء حاصل کئے جائیں تو ترقی کے کافی امکانات ہیں۔

اس کارخانہ میں مزدوروں کی تعداد ۹۶ ہے۔

مجلس نمائش کی منعقد کردہ نمائشوں میں شرکت کی وجہ سے اس کارخانے کو کافی شہرت حاصل ہو چکی ہے۔

(۱۴) ہمرو فیاکٹری اورنگ آباد

اس کارخانہ کے مالک حاجی غلام احمد صاحب ہیں۔ یہ کارخانہ محلہ نواب پورہ اورنگ آباد میں واقع ہے جو ایک صدی سے قایم ہے۔ ہمرو۔ مشروع۔ کمخواب اور سلک کی ساڑیاں موجودہ مذاق کے مطابق تیار کی جاتی ہیں۔ خام پیداوار میں ریشم۔ سوت اون رنگ اور مصنوعی سلک استعمال کیا جاتا ہے۔ ریشم۔ سوت اور رنگ بیرون ممالک محروسہ سرکار عالی سے درآمد کیا جاتا ہے۔

کارخانہ کا سرمایہ مشغولہ بارہ ہزار روپیہ سکۂ عثمانیہ ہے۔ مزدوروں میں مردوں کی تعداد ۲۵، عورتوں کی تعداد ۵ اور بچوں کی تعداد ۲۰ ہے سال بھر میں ۳۳۵ دن اور روزانہ آٹھ گھنٹہ کام کیا جاتا ہے۔

بیرونی سیاح یہاں کا پارچہ بڑے شوق سے خریدتے ہیں۔ لکھنو۔ پٹنہ اور دہلی کو بھی مال برآمد کیا جاتا ہے۔

بی۔ ٹی اور بی۔ یس۔ سی کامیاب ماہر فن بھی اس کارخانہ میں موجود ہیں نمائش میں ہر سال شرکت کی وجہ سے تشہیر اور نکاسی اچھی ہو رہی ہے۔ نمائش میں تین ہزار روپیہ کا مال لایا گیا تھا جو تقریباً تمام کا تمام فروخت ہو گیا۔

گھریلو طور پر کام کرنے والے

(۱۵) اسمٰعیل ہاشم اینڈ برادرس پربھنی

اس کارخانہ کے مالک محمد اسمٰعیل ہاشم صاحب ہیں۔ یہ کارخانہ مومن محلہ مستقر پربھنی میں واقع ہے ۱۳۴۲ف میں کارخانہ کا آغاز دو سو پچاس روپیہ سے ہوا۔ اب سرمایہ

مشنری کی مقدار آٹھ ہزار روپیہ ہے۔ جس پر ساڑھے بارہ فیصد منافع حاصل ہوتا ہے مصنوعات میں ساڑیاں۔ قمیص، کوٹ اور شیروانی کا پارچہ۔ لنگیاں، پگڑی، شملے نواڑ۔ اور پاجاموں کا کپڑا تیار کیا جاتا ہے۔ ماگھ صحرائی لکڑی سے تیار کیا جاتا ہے اس کارخانہ میں پردہ نشین بیوہ مسلم خواتین اور یتیم لڑکے کام کر رہے ہیں جن کو فی گز پارچہ کی تیاری پر چار آنہ اجرت دی جاتی ہے۔ مرد مزدوروں کی تعداد دس عورتوں کی تعداد ۸ بچوں کی تعداد ۴ ہے۔ روزانہ آٹھ گھنٹہ کام کیا جاتا ہے اسمٰعیل شاہ محمد ساہوکار سے رقم قرضہ پر حاصل کی جاتی ہے۔ مال فروخت کرنے کے بعد قرضہ ادا کیا جاتا ہے۔ اس قرضہ میں دو فی صد منافعہ ساہوکار کو ادا کرنا پڑتا ہے۔

بیرونی ممالک سے مصنوعی ریشم طلب کیا جاتا ہے۔ جنگ کے اثر سے سوت کی دستیابی مشکل اور گراں ہوگئی ہے۔ حمل و نقل میں بھی دشواری ہے۔

مال کی نکاسی اضلاع نانڈیڑ اور اورنگ آباد میں ہوتی ہے۔ مجلس نمائش کی منعقدہ نمائش میں شرکت سے فائدہ ہوا۔ ایک ہزار دو سو روپیہ کی مالیت کا سامان لایا گیا، جس میں سے نو سو پچاسی روپیہ کی مالیت کا سامان فروخت ہوا۔ نمائش اورنگ آباد اور پربھنی سے کپ عطا ہوا ہے۔

مالک کارخانہ کی حکومت سے درخواست ہے کہ چپراسیوں کے ڈریس اور محافظ خانہ کے بستوں کے لئے ان کے مال کو ترجیح دی جائے۔ کم منافع پر قرضہ ایصال کیا جائے۔ اگر مشنری اور روپیہ فراہم کیا جائے تو زیادہ مقدار میں پارچہ تیار کرکے دیا جائے گا۔

(۱۶) اعظم ویونگ ورکس

اعظم ویونگ ورکس کے مالک عبدالسلام صاحب حقانی جاگیردار ہیں۔ جو پہلے سررشتہ مال میں ملازم تھے۔ یہ کارخانہ محلہ نامپلی حیدرآباد میں واقع ہے۔ یہاں قمیص کوٹ۔ ساڑی اور خیردانیوں کے پارچے اور نواڑ تیار ہوتے ہیں۔ چھ سال قبل پانچ ہزار روپیے کے سرمایہ سے کارخانہ آغاز کیا گیا۔ ماہانہ چار ہزار کی مالیت کا پارچہ تیار ہوتا ہے جن کی فروخت سے تقریباً تین سو روپیہ ماہانہ خالص منافع حاصل ہوتا ہے۔

جو سرکاری ملازمت کے مقابل میں بہتر ہے۔
اس کارخانہ میں ۴۰ کاریگر ملازم ہیں۔ ایک شعبہ میں دستی پارچہ بافی کی تعلیم بھی دی جاتی ہے جہاں ملک کے غریب لڑکے ہنر سیکھکر اپنا روزگار پیدا کررہے ہیں۔ دو سال قبل کی ایجاد میں ایک توشک تیار ہوئی ہے جسے گٹھری کے طور پر تہہ کر لیا جاسکتا ہے۔ پیٹنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اس طرح سفر میں بڑی آسانی ہوگئی ہے سوت ریشم اور دیگر خام اشیا کی گرانی ماہر کاریگروں کے فقدان اور نکاسی کا معقول انتظام نہ ہونے سے اس کارخانہ کی ترقی میں چند مشکلات حائل ہیں۔

(۱۷) الاج پور رگھوسا صاحب سدی پیٹھ

ریشمی و سوتی پارچہ بافی کے لئے سدی پیٹھ ضلع میدک مشہور مقام ہے۔ الاج پور رگھوسا صاحب کا پیشہ آبائی ہے۔ ان کے پاس دہوتیاں۔ ساڑیاں۔ بستر دانی کا پارچہ تیار کیا جاتا ہے۔ سرمایہ مشغولہ کی مقدار بیس ہزار روپیہ ہے۔ ایک سو دستی ماگھ پر کام کیا جاتا ہے۔ ایک سو پچاس باشندے اس کام میں مشغول ہیں۔ آٹھ گز کی تیاری پر پانچ روپیہ اجرت دی جاتی ہے۔
جنگ کی اثر سے سوت کی دستیابی مشکل ہوگئی ہے۔ پارچہ کی حمل و نقل میں مشکلات پیدا ہورہی ہیں۔ گزشتہ نمایش میں پانچ ہزار روپیہ کی مالیت کا پارچہ فروخت ہوا۔ مجلس نمایش سے ان کو رقمی امداد بھی دی گئی۔

(۱۸) انڈین اسٹورز اینڈ انڈسٹریز لمیٹیڈ

پتہ:۔ حیدر گوڑہ۔ حیدرآباد   آغاز کاروبار: فبروری ۱۹۳۰ء

ابتدائی سرمایہ: پانچ ہزار روپے۔
سرمایہ مشغولہ: ایک لاکھ ۴۸ ہزار روپئے۔
مینیجنگ ڈائرکٹر: خان بہادر سید احمد صاحب۔

کاروبار کی نوعیت دستی پارچہ بافی ہے۔ حسب ذیل مصنوعات تیار کی جاتی ہیں۔ کوٹنگ۔ شرٹنگ۔ ساڑی۔ دہوتی۔ توال۔ پلنگ پوش۔ میز پوش رومال تکیہ کے غلافات۔ ہمرو اور پٹن کے تورین۔
دستی آلات سے پارچہ تیار کیا جاتا ہے۔ تمام خام اشیاء میں زرتار۔ ریشم۔ سائکمٹہ

اور مسرائز بیرون ممالک سے طلب کیا جاتا ہے۔

اس کارخانہ میں مردوں کی تعداد ۲۴ عورتوں کی ۱۸ ہے۔ مزدوروں کی روزانہ اوسط اجرت دو روپیے ہے۔

سال میں ۳۰۰ دن اور روزانہ آٹھ گھنٹے کام کیا جاتا ہے۔ جنگ کے اثر سے مشکلات میں اضافہ ہوا۔ سامان دستیاب نہیں ہورہا ہے اور طلب میں اضافہ ہوگیا ہے۔ مزدوروں کی اجرت میں ۷۰ فی صد اضافہ کیا گیا

آٹھویں نمائش میں پہلی دفعہ شرکت کی گئی۔ بیس ہزار روپیہ کا مال لایا گیا تھا جس میں سے نو ہزار روپیے کا مال فروخت ہوا۔ ان کے کاروبار کا اشتہار اچھا ہوا اور شہرت ہوئی۔

(۱۹) تلجا بائی سنگاریڈی

پتہ: سنگاریڈی۔ آغاز کاروبار: ۱۳۴۷ء

سرمایہ ابتدائی: پانچ سو روپے۔ سرمایہ مشغولہ: بارہ ہزار روپیے۔

تلجا بائی کے پاس صرف ایک دو ماگھ ہیں جس پر ریشمی و سوتی پارچہ تیار کیا جاتا ہے۔ البتہ سدی پیٹھ۔ جوگی پیٹھ وغیرہ سے ریشمی پارچہ خرید کر نمائش میں لارہی ہیں۔ اس کارخانہ میں پانچ مرد پانچ عورتیں اور دس بچے کام کرتے ہیں۔ سوا کے اماس کے تمام سال اور روزانہ آٹھ گھنٹہ کام کیا جاتا ہے۔

پہلی نمائش سے شرکت کی جارہی ہے۔ اس وقت چند عدد ریشمی و سوتی پارچہ لیکر آئی تھیں مجلس نمائش کی جانب سے رقمی امداد دی گئی تھی۔ اس آٹھ سال کے عرصہ میں کاروبار کو بہت ترقی دی گئی ہے۔ آٹھویں نمائش میں چھ ہزار کا سامان فروخت ہوا۔

(۲۰) حبیب سلیمان صاحب

نام مالک: حبیب سلیمان صاحب۔ پتہ: آصف نگر حیدرآباد دکن۔

آغاز کاروبار: ۱۳۴۳ف۔ سرمایہ ابتدائی: دو ہزار روپیے۔

سرمایہ مشغولہ: بارہ ہزار روپیے۔

ماہانہ دو سو روپیے منافع وصول ہوتا ہے۔ کاروبار کی نوعیت زریں پارچہ بافی ہے۔ بنارس کے پارچہ کی ہو بہو نقل کی جاتی ہے۔ خام پیداوار میں ریشم زریں سوت

اور رنگ استعمال کیا جاتا ہے ریشم اور زری سکات بیرون مملکت سے طلب کیا جاتا ہے
مزدوروں میں چھ مرد دو عورتیں اور چار بچے ہیں جن کو ماہانہ اجرتیں علی الترتیب تیس روپیہ۔ پندرہ روپیہ اور دس روپیہ دی جاتی ہیں۔ کاروبار تمام سال ہوتا ہے۔ جمعہ کے دن تعطیل دی جاتی ہے اور روزانہ آٹھ گھنٹے کام کیا جاتا ہے۔ جنگ کی وجہ سے ریشم کی فراہمی میں بھی دشواری ہورہی ہے۔ مال کی نکاسی صرف بلدۂ حیدرآباد میں کی جاتی ہے مجلس نمائش کی نمائشوں میں شرکت کی وجہ سے فائدہ ہوا۔ عوام کو اس کا علم ہوا کہ یہاں بھی بنارسی کام بہت بہتر طور پر کیا جاسکتا ہے گذشتہ سال ساڑھے تین ہزار روپیہ کا مال فروخت ہوا۔

(۲۱) رودرنگی بینکیایل لچھمیا صاحب

پتہ: جالی ہنومان۔ چودھری کا باڑہ۔ حیدرآباد دکن۔
آغاز کاروبار: ۱۳۵۱ف۔ سرمایہ ابتدائی: دوہزار روپئے
سرمایہ مشغولہ:۔ سولہ ہزار روپئے۔

مشترکہ کاروبار ہے۔ سالانہ پانچسو روپئے منافع تقسیم کیا جاتا ہے۔ دستی ماگھ سے ساڑیاں۔ ململ۔ دوڑیہ۔ دھوتیاں اور کھادی تیار کئے جاتے ہیں۔ مزدوروں کی تعداد ۲۵ ہے۔ بلحاظ کار اجرت دی جاتی ہے۔ تہوار کے موقع پر کام بند رہتا ہے۔ روزانہ نو گھنٹے کام کیا جاتا ہے۔
آٹھویں نمائش میں پہلی دفعہ شرکت کی گئی۔ نوسو روپیہ کا مال فروخت ہوا۔

(۲۲) عبداللہ اینڈ برادرس اورنگ آباد

پتہ: نواب پورہ اورنگ آباد سرمایہ مشغولہ: پانچ ہزار روپیہ
دستی پارچہ۔ ہمرو۔ مشروع اور جامہ وار دستی ماگھ کے ذریعہ تیار کئے جاتے ہیں یہاں مزدوروں کی تعداد دس ہے جس میں چار مرد پانچ عورتیں اور ایک بچہ شامل ہے جنگ کے اثر سے خام اشیاء کی دستیابی میں دشواریاں پیش آرہی ہیں ٹویڈ ڈیزائن ہمرو بھی اس کارخانہ میں تیار کیا جارہا ہے۔

(۲۳) کونیری راملو یلوسا صاحب

پتہ: سکندرآباد۔ آغاز کاروبار: ۱۳۴۵ف

سرمایہ ابتدائی دو ہزار پانچسو روپیے
سرمایہ مشغولہ: پندرہ ہزار روپیے۔ سالانہ دو ہزار روپیے منافع حاصل ہوتا ہے
دستی ماگھ سے ریشمی اور سوتی پارچہ تیار کیا جاتا ہے۔ خام ریشم۔ مصنوعی ریشم۔ رنگ۔ اور کیمیائی ادویات، بیرونِ مملکت سے برآمد کئے جاتے ہیں۔
باقندوں کی تعداد ۲۰۰ ہے جن میں ۵۰ مرد ۱۰۰ عورتیں اور ۵۰ بچے شامل ہیں۔ سال میں ۳۰۰ دن اور روزانہ آٹھ گھنٹے کام کیا جاتا ہے۔
موجودہ زمانہ میں آرٹی فیشل سلک کا پارچہ تاریانہ اور اصلی ریشم پارچہ تاریانہ برائے ساڑی وبلوز کا کام آغاز کیا گیا ہے۔ ان کا مال بچوالڑہ، براج مندری۔ مدراس بمبئی کلکتہ۔ ناگپور۔ دہلی۔ بلاری اور اکولہ کو برآمد کیا جاتا ہے۔
آٹھویں نمایش میں پہلی دفعہ شرکت کی گئی۔ پانچ ہزار روپیے کا پارچہ فروخت ہوا۔

(۲۴) محمد عبید اللہ محمد عطاء اللہ صاحب

پتہ: صاحب نگر اسٹیٹ نواب سالار جنگ بہادر۔ آغاز کاروبار ۱۳۲۵ف
سرمایہ ابتدائی: دو ہزار روپیے۔ سرمایہ مشغولہ: آٹھ ہزار روپیے
سالانہ تین ہزار روپیے منافع ہوتا ہے۔
دستی ماگھ سے رومال۔ لنگی۔ دستیان۔ ساڑیاں، شطرنجی۔ دھوتیاں۔ شملہ۔ ململ اور ڈوریا تیار کیا جاتا ہے۔ مزدوروں میں آٹھ مرد چھ عورتیں چار بچے شامل ہیں سال میں گیارہ مہینے اور روزانہ چھ گھنٹے کام کیا جاتا ہے۔
آٹھویں نمایش میں پہلی دفعہ شرکت کی گئی اور تین ہزار کا پارچہ فروخت ہوا۔

(۲۵) ماروتی گنگا رام صاحب بسمت نگر ضلع پربھنی

دستی پارچہ بافی ان کا آبائی پیشہ ہے۔ ابتدائی سرمایہ۔ پانچسو روپیے۔
مالک، کارخانہ خود کام کرتے ہیں، یہاں مزدوروں کی تعداد ۵ اور عورتوں کی دو ہے۔
مزدوروں سے اجرت پر کام لیا جاتا ہے، اور روزانہ نو گھنٹے کام کیا جاتا ہے۔ ان کے مال کی نکاسی مومن آباد اور قندھار میں ہوتی ہے۔ سوت نہ ملنے سے مال کی نکاسی کم ہوگئی ہے۔ نمایش میں سمت مرہٹواڑہ کے مذاق کی ساڑیاں لائی گئی تھیں اس لئے نکاسی بہت کم ہوئی۔ مجلس نمایش کے صنعتی نمونہ گھر میں ان کا پارچہ خرید اگیا۔

(۲۶) مصنوعات دستی پارچہ النند

نام مالک: محمد عبدالکریم صاحب صدیقی۔
پتہ: النند پائیگاہ نواب سر وقارالامراء مرحوم۔
ابتدائی سرمایہ: چار ہزار روپئے۔

اس کارخانے میں ساڑیاں، شیروانی، اور قمیص کا پارچہ لنگیاں بھی تیار ہوتی ہیں روزانہ بیس مزدور کام کرتے ہیں فی ساڑی ڈیڑھ روپیہ تا دو روپیہ مزدوری دی جاتی ہے۔

(۲۷) احمد عارف صاحب

پتہ: بیت الحفیظ، کوچہ فتح سلطان، حیدرآباد۔
آغاز کاروبار: مہر ۱۳۵۳ف سرمایہ ابتدائی: دوسو پچاس روپیہ

نومولود بچوں سے لیکر چھ برس کی عمر تک کے بچوں کے لئے مختلف جدید وضع کا لباس تیار اور فروخت کیا جاتا ہے۔ روئی اور کپڑے سے تیار کئے ہوئے کھلونے ریشم اور اون سے آرائش اور روزمرہ کی خوبصورت اشیاء تیار کئے جاتے ہیں۔

ایک ہی گھرانہ اس صنعت میں مشغول ہے، جنھوں نے مدرسۂ فنون لطیفہ و دستکاری میں تعلیم حاصل کی ہے۔

جنگ کی وجہ سے عوام سستی چیزوں کے استعمال کرنے کی طرف مائل ہوئے ہیں ان چیزوں کو اچھے طریقے پر پیش کرنے کے لئے ان کو حوصلہ ہوا۔

نمائش میں شرکت کی وجہ سے مالک صنعت کو نہ صرف کسی چیز کے کرنے اور اضافہ و ترمیم سے متعلق خیالات پیدا ہوئے بلکہ کام کرنے کی صلاحیت رکھنے والے کو کام کرنے کی ہمت پیدا ہوئی اور نئے نئے خیال پیدا ہوئے۔

(۲۸) بلوز امپوریم۔ (حسین برادرس)

پتہ: لاڈ بازار حیدرآباد۔ کاروبار کا آغاز: ۱۳۴۴ف
سرمایہ ابتدائی: چارسو روپیہ سرمایہ مشغولہ: سات ہزار روپیہ۔

جس پر ساڑھے بارہ فی صد منافع حاصل ہوتا ہے۔ کاروبار کی نوعیت بلوز اور فراک کی تیاری ہے۔ سنگر مشین ماہانہ اقساط پر خریدی گئی ہیں۔ خام پیداوار میں کلابتو ریشم ساگر مٹہ، چکی

اتحاد المسلمین کے تحت ملکی مصنوعات کی نکاسی کے متعلق عملی اقدام کیا جائے۔ اس طرح غریب مسلم دیسی صناعوں کی سرپرستی کی جائے۔ ابتداء میں پانچ ہزار روپئے کے سرمایہ سے آغاز کیا گیا تھا لیکن رضاکارانہ اُصول پر اس تجارت گاہ کو خاطر خواہ طور پر کامیابی حاصل نہ ہوسکی۔ اب یہ تجارت گاہ محمد اینڈ برادرس کمپنی کی نگرانی میں تجارتی اُصول پر چلایا جارہا ہے۔ ملکی مصنوعات چھ فی صدی کمیشن پر فروخت کی جاتی ہیں۔ اس تجارت گاہ میں بعض غریب صناعوں کو پیشگی رقومات دے کر بھی مال تیار کرایا جاتا ہے اور تیار شدہ مال نقد قیمت پر خرید لیا جاتا ہے۔ اس تجارت گاہ میں ساڑیوں کی پینٹنگ اور کارچوب کی تیاری کا کام آغاز کیا گیا ہے۔ احمد آباد میں اس کی شاخ کا قیام بھی پیش نظر ہے۔ نمائش میں یہ تجارت گاہ مختلف اضلاع کے صناعوں سے اچھا مال جمع کرکے پیش کرتی ہے۔

(۳۱) ٹی۔ سی۔ لیڈیز ویر شاپ

نام مالک: تارہ چند۔ نرلیش چند ڈالمیاں

پتہ: مٹی کا شیر۔ چار کمان حیدرآباد

آغاز کاروبار: اسفندار ۱۳۵۴ف سرمایہ ابتدائی: چار ہزار روپئے۔

سرمایہ مشغولہ: چھ ہزار روپیہ۔ دس فیصد منافع حاصل ہوتا ہے۔

ساڑیاں۔ کوٹنگ۔ بلوز۔ اور فراک تیار کئے جاتے ہیں۔

بافندوں میں بیس مرد اور بیس عورتیں شامل ہیں۔ ین۔ کے۔ اگروال صاحب ماہر فن ہیں جنھوں نے گورنمنٹ سنٹرل ٹکسٹائل انسٹی ٹیوٹ کانپور میں تعلیم حاصل کی ہے۔

آٹھویں نمائش میں پہلی دفعہ شرکت کی گئی۔ پندرہ سو روپیہ کے مالیت کا پارچہ فروخت ہوا۔

(۳۲) کارخانہ حاجی احمد حاجی اسماعیل

یہ کارخانہ لاڈ بازار حیدرآباد دکن میں واقع ہے۔ مختلف مصالحہ کا کام، قورسازی کامدانی۔ اور ساڑیوں کی تیاری کا کام کیا جاتا ہے۔

سرمایہ مشغولہ کی مقدار دو لاکھ روپیہ ہے

(۳۳) زینت گھر

نام مالک: محمد مصطفےٰ حسین صاحب۔ پتہ: جدید آغاپورہ۔ حیدرآباد

آغاز کاروبار: ۱۳۵۵ف

سرمایہ ابتدائی: پانچسو روپیہ۔ سرمایہ مشغولہ: آٹھ سو پچاس روپیہ۔

یہاں حسب ذیل گھریلو مصنوعات تیار کی جاتی ہیں۔

بڈشیٹ۔ غلاف تکیہ۔ قور کارچوبی۔ تھیلیاں کارچوبی۔ وریشمی کپڑے کے گولے پنجابی وضع کی پتلی بالیاں۔ ریشمی تورے۔ پوسٹن۔

اس گھریلو صنعت میں تین مرد اور بارہ عورتیں مصروف ہیں۔

آٹھویں نمائش میں پہلی دفعہ شرکت کی گئی۔ تین سو پچاس روپے کی مالیت کا سامان فروخت ہوا۔

(۱۲۴) سلک میوزیم

سلک میوزیم کی مالک مسٹر ڈی۔ تاراپوروالا ہیں۔ یہ سلک میوزیم عابد روڈ حیدرآباد میں واقع ہے۔ ۱۹۳۹ء میں سلک میوزیم کا قیام عمل میں آیا سرمایہ مشغولہ کی مقدار پچاس ہزار روپیہ ہے۔ اس میوزیم میں باردڈ فراک۔ کارچوبی کام مشین کے ذریعہ تیار کیا جاتا ہے۔

سلک اور اطلس بیرون مملکت سے درآمد کیا جاتا ہے۔ جنگ کی وجہ سے اشیاء کے نقل وحمل میں دشواری ہورہی ہے۔ ابتدائے نمائش سے شرکت کی جارہی ہے۔ یوم خواتین کے دن ان کے مال کی بیڈ نکاسی ہوتی ہے۔

(۱۲۵) موہنڈا کمپنی

نام مالک: سیتا نارائن صاحب۔

پتہ: سدی عنبر بازار۔ حیدرآباد دکن۔ آغاز کاروبار: ۱۳۵۴ف

دستی آلات سے سوتی وریشمی پارچہ مہادیو پور ضلع کریم نگر میں تیار کیا جاتا ہے وہ یہاں فروخت ہوتا ہے۔ پارچہ پر چھپائی کا کام بھی کیا جاتا ہے۔

مزدوروں میں مردوں کی تعداد دس عورتوں کی تعداد ۴ اور بچوں کی تعداد چھ ہے۔ فی شخص اوسط اجرت چالیس روپیہ ماہانہ ہے۔

آٹھویں نمائش میں ایک ہزار روپیہ کی مالیت کا پارچہ فروخت ہوا۔

(۳۶) غلام محمد صاحب

پتہ ۔ لاڈ بازار حیدرآباد دکن آغاز کاروبار ۱۳۵۵ف

ابتدائی سرمایہ چھ سو روپیہ

یہاں زرین ازار بند پرانے ۔ مسالہ ۔ تاشش ۔ زردوزی ریشمی اور زرین پرانے چوٹیاں کرن ۔ جالی تورے پوش ۔ گجرے چوٹیاں ۔ زرین تور ۔ دستی آلات سے تیار کیے جاتے ہیں ۔

خام پیداوار میں ساگرمٹہ ۔ زرین تار ۔ مقیش ۔ ریشمی تاگہ اور سوتی تاگہ استعمال کیا جاتا ہے صرف سوت مملکت آصفیہ میں دستیاب ہوتا ہے باقی اشیاء بیرون مملکت سے طلب کئے جاتے ہیں ایک ہی خاندان اس صنعت میں مشغول ہے جن میں دو مرد اور تین عورتیں شامل ہیں روزانہ چھ گھنٹہ کام کیا جاتا ہے ۔

غلام محمد صاحب کی دوکان لاڈ بازار میں موجود ہے اس کے ذریعہ اشیاء کی نکاسی ہوتی ہے آٹھویں نمائش میں ایک ہزار روپے کا مال لایا گیا تھا ۔ جس میں سے سات سو روپے کا فروخت ہوگیا ۔ نمائش میں شرکت سے ان کے کاروبار کو فروغ حاصل ہوا اور اس کے ذریعہ شہرت کاروبار میں اضافہ ہوا ۔

(۳۷) فیشن ہوز

نام مالک ۔ غلام غوث صاحب پتہ ۔ لاڈ بازار حیدرآباد دکن

آغاز کاروبار ۔ ۱۳۵۰ف سرمایہ مشغولہ ۔ دو ہزار پانچ سو روپے

جس پر سالانہ ۲۰ فیصدی منافع حاصل ہوتا ہے ۔ اس کارخانہ میں سوزن کاری ۔ ریشمی و زرین کام کیا جاتا ہے چوٹی کے پھندنے ناڑے ۔ تور اور چھوٹے کھلونے بھی ہاتھ سے تیار کئے جاتے ہیں ۔ مزدوروں میں چار مرد کام کرتے ہیں ۔ ان کی اجرت بہ لحاظ مقدار کار دیجاتی ہے ۔ روزانہ آٹھ گھنٹہ کام کیا جاتا ہے

جنگ کے اثر سے ریشم و سوت کے ملنے میں دشواری ہورہی ہے ۔ مال کی نکاسی ورنگل گلبرگہ ۔ اورنگ آباد اور پربھنی میں ہوتی ہے ۔

ضلع پربھنی کی نمائش میں شرکت کی گئی اور ایک کپ عطا ہوا ۔ گذشتہ نمائش میں سولہ سو روپیہ کا مال فروخت ہوا ۔

۳۱

(۳۸) گپتا اینڈ کمپنی

نام مالک - جے - یم گپتا صاحب پتہ - سلطان بازار حیدرآباد دکن

آغاز کاروبار - ۱۳۵۱ ف سرمایہ مشغولہ - پانچ ہزار روپیے

یہاں سلا ہوا پارچہ اور سوئٹر مفلر - بنیاین - بلوز اور فراک فروخت کیا جاتا ہے - ریشمی کام بھی کیا جاتا ہے - مزدوروں کی تعداد بیس ہے

ساتویں نمایش میں پہلی دفعہ شرکت کی گئی -

(۳۹) مارے پلی بال کشٹیا صاحب

پتہ - سدی عنبر بازار بلدہ حیدرآباد - سرمایہ مشغولہ - پانچ ہزار روپیے

چودہ سال سے سوتی پارچہ کی تجارت کی جارہی ہے - دستی پارچہ بھی تیار کیا جاتا ہے - سوت کی فراہمی میں ان کو دشواریاں ہورہی ہیں - مٹ پلی سے کھادی خرید کرتے ہیں

ساتویں نمائش میں پہلی مرتبہ اسٹال قایم کیا گیا -

(۴۰) محمد یوسف صاحب

پتہ - منڈی میر عالم - حیدرآباد دکن آغاز کاروبار ۱۳۴۴ ف

ابتدائی سرمایہ - ایک روپیہ چودہ آنہ سرمایہ مشغولہ ایک ہزار روپے

یہاں خواتین کے چوٹی کے پھندنے تیار کئے جاتے ہیں - جن کی قیمت چار آنہ سے ایک روپیہ ہوتی ہے

اس کے علاوہ - لیس گوٹہ اور ناڑے بھی بنائے جاتے ہیں -

خام اشیاء میں ریشم سوت اور ساگر مٹہ استعمال کیا جاتا ہے جو مقامی طور پر دستیاب ہوجاتا ہے -

ایک ہی گھرانہ اس کاروبار میں مشغول ہے - مردوں کی تعداد ۲ عورتوں کی دو اور ایک بچہ شامل ہے - روزانہ چھ گھنٹہ کام کیا جاتا ہے -

نمائش میں چھ سو روپے کا مال لایا گیا تھا جس میں سے پچیس روپیہ کا فروخت ہوا -

(۴۱) محمد اسحاق اینڈ سنز

پتہ - پتھر گٹی حیدرآباد دکن آغاز کاروبار ۱۳۵۱ ف

سرمایہ ابتدائی - ایک سو روپے سرمایہ مشغولہ نوسو روپے

سرمایہ مشغولہ پر ساڑھے بارہ فیصد منافع ہوتا ہے۔

سوزن کاری قلم تیار کرتے اور اس کا کام سکھاتے ہیں۔ سوزن کاری فریم تیار کرتے اور ان کے نقشے لکڑی کے چھاپے کی صورت میں تیار کرتے ہیں۔ سوتی تاگہ ملکت میں ہی حاصل کیا جاتا ہے۔

ایک ہی گھرانہ کے لوگ فرصت کے وقت کام کرتے ہیں جن کی تعداد سات ہے۔
مال کی نکاسی پھیری فروش کے ذریعہ کی جاتی ہے۔

(۴۲) مرزا فرید الدین احمد صاحب

پتہ۔ کاچی گوڑہ۔ اعظم جاہی روڈ۔ حیدر آباد دکن۔ آغاز کاروبار۔ ۱۳۵۲ف

ابتدائی سرمایہ۔ پانچسو روپے۔ جو سرکار سے حاصل کیا گیا۔

سرمایہ مشغولہ۔ چودہ سو روپے۔ بیس فیصدی سالانہ منافع حاصل ہوتا ہے۔

دستی آلات سے سوزن کاری اور دستکاری کا کام کیا جاتا ہے۔ جس میں میزپوشش چادریں۔ بلوز فراک۔ چڈی۔ دستیاں۔ پائیتابے۔ سوئٹر۔ شلوار۔ تکیے اور مختلف کھلونے اور گڑیاں بھی شامل ہیں۔

ایک ہی گھرانہ کے لوگ فرصت کے اوقات میں کام کرتے ہیں جنکی تعداد چھ ہے۔
نمائش میں شریک ہونے سے دوسروں کی چیزوں کا معائنہ کر کے اپنی صنعت میں رد و بدل کر کے خوبصورتی اور صفائی پیدا کیگئی۔

(۴۳) مسلم تجارت گاہ

کاروبار کا مقام پتھرگٹی حیدر آباد ہے۔ یہاں پارچہ فروخت کیا جاتا ہے۔ نمائش میں یہ تجارت گاہ مختلف اضلاع کے صناعوں سے اچھا مال جمع کر کے پیش کیا کرتی ہے۔

ساتویں نمائش میں پہلی دفعہ شرکت کی گئی

(۴۴) یم قیصر اینڈ کمپنی

پتہ۔ مستعد پورہ حیدر آباد دکن آغاز کاروبار۔ ۱۳۳۳ف

سرمایہ مشغولہ پچیس ہزار روپیہ جس پر آٹھ فیصد منافع سالانہ حاصل ہوتا ہے

یہاں کارچوبی سامان زردوزی زریں ہار ریشمی کمربند زریں و ریشمی بارڈرس اور زریں تاش بلوز تیار کئے جاتے ہیں۔ دستی مشین سے کام کیا جاتا ہے۔

خام پیداوار میں ریشم - سوت - کلابتو سلمہ اور چمکی استعمال کی جاتی ہے - مزدوروں میں مردوں کی تعداد آٹھ عورتوں کی تعداد چھ اور بچوں کی تعداد چار ہے - ان کی ماہانہ اجرت علی الترتیب ساٹھ روپے تیس روپے اور بیس روپے ہے - سال میں ۳۶۰ دن اور روزانہ آٹھ گھنٹے کام کیا جاتا ہے - ماہرین فن میں ایک کاریگر نے انٹرمیڈیٹ تک تعلیم پائی ہے -

جنگ کے اثر سے خام اشیاء شاً ریشم اور سوت کی فراہمی دشوار ہوگئی ہے - مجلس نمائش کی نمائیشوں میں شرکت سے فائدہ ہوا - گذشتہ نمائش میں پانچ ہزار روپیہ کا مال فروخت ہوا نلگنڈہ - گلبرگہ - پربھنی اور بجواڑہ کی نمائش میں شرکت کی گئی - جہاں سے اسناد عطا ہوئے ہیں - ریشم سوت زر اور آہنی مشین کی فراہمی ہو تو یہ کمپنی اپنا مال زیادہ مقدار میں تیار کرسکتی ہے -

ٹوپی سازی (۴۵) آر - آر سنگھ کیپ ہاوس

پتہ - گلزار حوض - حیدرآباد دکن   آغاز کاروبار   شہریور ۱۳۵۴ف

سرمایہ ابتدائی   دو ہزار روپیے   سرمایہ مشغولہ - تین ہزار چار سو روپیے

سنگر مشین سے ٹوپیاں تیار کی جاتی ہیں - خام اشیاء میں کپڑا - چمڑا اور وغیرہ استعمال کیا جاتا ہے کاریگروں کی تعداد دو ہے جن کو ساٹھ روپیہ ماہانہ اجرت دی جاتی ہے - روزانہ آٹھ گھنٹے کام کیا جاتا ہے -

آٹھویں نمائش میں پہلی دفعہ شرکت کی گئی چار سو روپے کی ٹوپیاں فروخت ہوئیں -

(۴۶) دکن ہیٹ ورکس

دکن ہیٹ ورکس کے مالک سید احمد معین الدین صاحب ہیں - یہ کارخانہ ترپ بازار حیدرآباد دکن میں واقع ہے کاروبار کا آغاز ۱۳۵۰ف میں کیا گیا - سرمایہ مشغولہ کی مقدار پچیس ہزار روپیہ ہے - ابتدائی کاروبار تین ہزار روپے سے آغاز کیا گیا - اس کارخانے میں ہیٹس تیار کئے جاتے ہیں - کاریگروں میں ۱۶ مرد اور ۴ بچے شامل ہیں اس صنعت کے لئے خام پیداوار اندرون مملکت حاصل ہوجاتی ہے - کام دستی اوزاروں سے کیا جاتا ہے - جس میں مختلف قسم کے چاقو لکڑی کے سانچے اور سنگر مشین شامل ہیں -

روزانہ نو گھنٹہ کام کیا جاتا ہے - کاریگروں کی اجرت کام کے لحاظ سے مقرر ہے یعنی ۲۵ تا ۹۰ روپیہ ماہانہ -

اگر حکومت توجہ فرمائے اور امداد دینے کا وعدہ فرمائے تو مالک کارخانہ کا ارادہ ہے کہ بلدہ حیدرآباد میں ایک کارخانہ قائم کرکے ملکی نوجوانوں کو اس فن کا کام سکھائیں۔ مال کی نکاسی ان کے شوروم واقع ترپ بازار سے ہوتی ہے۔ اس کارخانہ سے فوج، پولیس کے اداروں اور سررشتہ تعلیمات۔ اے۔آر۔پی کے آرڈرس کی بھی تکمیل کی جاتی ہے۔ اس کارخانہ میں خاص طور سے دستار سازی کا بھی کام کیا جاتا ہے

کپڑے کے دستار اپنے وزن کے سبب تکلیف دہ ہوجاتی ہے۔ دوسرے یہ کہ فضائی حرارت اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ ضرورت اس کی ہے کہ ایسی دستار تیار کی جائے جو اپنے وزن کے اعتبار سے کم سے کم وزنی ہو اور بیرونی حرارت کو سر تک نہ پہنچنے دے اور سر سے خارج ہونے والی حرارت کو باہر خارج کرسکے۔ جس دستار کی ساخت میں یہ خوبیاں ہوں گی ظاہر ہے کہ اس دستار کو زیادہ دیر تک پہنے رہنا باعث زحمت نہ ہوگا۔

دکن ہیٹ ورکس نے ایسی ہی دستار تیار کی ہے۔ دستاروں کے مختلف وضع کے لحاظ سے ہر وضع اور رنگ کی دستار تیار کی جاتی ہے۔ ان دستاروں کی تیاری میں ملکی بناسپتی کا انتخاب کیا گیا ہے اور اس پر کپڑا منڈھ دیا جاتا ہے مضبوطی کے اعتبار سے یہ دستار ایک مدت تک کارآمد ہوسکتی ہے۔ کپڑا اور رنگ بھی بآسانی بدلے جاسکتے ہیں۔

(۴۷) محمود کیاپ ہوز

اس کارخانے کے مالک سید محمود مجتہدی صاحب ہیں۔ جو چنچل گوڑہ میں دیوڑھی جلیل یار جنگ کے قریب واقع ہے یہاں ٹوپی کی وضع پر دھاگہ سے سوتی پارچہ تیار کرکے مقوے پر لگایا جاتا ہے۔ سطحی نگاہ میں یہ ترکی ٹوپی دکھائی دیتی ہے قیمت میں بہت ارزاں ہے ٹوپیوں کے پھندنے بھی یہاں تیار ہورہے ہیں۔

۴۸۔ جناح کیاپ فیاکٹری

پتہ۔ نظام شاہی روڈ۔ حیدرآباد دکن

قائداعظم سے عقیدت کی بناپر آپ کے نام سے یہ فیاکٹری موسوم کی گئی ہے۔ اور یہ ٹوپیاں تیار کی جاتی ہیں۔ مختلف سائز اور مختلف رنگ کی ٹوپیاں تیار کیجاتی ہیں۔ جنکی قیمت دو روپے سے بارہ روپے تک ہے۔

چھپوائی و رنگوائی

(۴۹) رنگوائی گھر

نام مالک ۔ جی یم خالد صاحب پتہ ۔ افضل گنج ۔ حیدرآباد دکن

آغاز کاروبار ۔ ۱۸۹۶؁ء ابتدائی سرمایہ ۔ پانچسو روپیے

سرمایہ مشغولہ ۔ پانچ ہزار روپیہ ۔ ماہانہ ایک سو روپیے منافع ملتا ہے ۔

ہر قسم کے پارچہ ۔ ریشمی اولن ۔ کریپ ۔ جارجٹ اور لٹو بیٹڈ وغیرہ کی پختہ رنگوائی کی جاتی ہے ۔ ساڑیوں پر چھپوائی کا کام کیا جاتا ہے ۔

لکڑی اور پیتل کے چھاپے استعمال کئے جاتے ہیں ۔

مزدوروں میں چار مرد اور ایک بچہ شامل ہیں سال میں ۳۰۲ دن اور روزانہ آٹھ گھنٹہ کام کیا جاتا ہے ۔ مالک کارخانہ کو تعلیم یافتہ کاریگروں اور ماہروں کی ضرورت کے علاوہ رنگ اور اس کے متعلقہ ضروریات کی سہولت بخش تقسیم کی ضرورت ہے ۔

اورنگ آباد پربھنی کی نمائش میں شرکت کی گئی ۔ آٹھویں نمائش میں ایک ہزار روپیے کی مالیت کا سامان فروخت ہوا ۔ نمائش میں شرکت سے ان کے کارخانے کی عوام میں شہرت اور کاروبار میں وسعت کا باعث ہوئی ۔

مالک کارخانہ معمولی ململ کی ساڑی کو بنارسی یا زریں ساڑی میں تبدیل کر سکتے ہیں ۔ جس سے اس کی اصل و نقل میں فرق کرنا مشکل ہو جاتا ہے ۔

(۵۰) محمد عبد الباسط صاحب

پتہ ۔ مکرم جاہی روڈ ۔ حیدرآباد دکن ۔ آغاز کاروبار ۔ مہر ۱۳۵۲؁ف

ابتدائی سرمایہ ۔ پچاس روپیہ سرمایہ مشغولہ دوسو تیس روپیہ

اس کارخانہ میں رنگوائی و چھپوائی کا کام کیا جاتا ہے ۔

فی الحال دو حصہ دار اس میں کام کر رہے ہیں جو ڈرائنگ اور عثمانیہ میٹرک کے امتحان میں کامیاب ہیں ۔ آٹھویں نمائش میں پہلی مرتبہ شرکت کی گئی ۔ مجلس نمائش کے صنعتی بلا سودی فنڈ سے مبلغ دوسو روپیے قرضہ دیا گیا ۔

قور بافی

(۵۱) ابراہیم علی قلی صاحب پٹن

یہ کارخانہ پٹن ضلع اورنگ آباد میں واقع ہے۔ قور بافی ان کا آبائی پیشہ ہے۔ اس کارخانہ میں زربفت کی قورین اور زریں ساڑیاں تیار کیجاتی ہیں۔ گذشتہ جنگ عظیم کے زمانہ میں یہ صنعت تباہ ہوگئی تھی۔ ورنہ گجرات اور بمبئی کو یہاں کے زریں دستار اور پگڑی جایا کرتے تھے۔ محمد ابراہیم علی قلی صاحب نے سرکار عالی سے استدعا کی تھی کہ پٹیل پٹواریوں کے لئے سرکاری ڈریس میں پگڑی کا استعمال مناسب ہوگا۔ لیکن اس پر عمل نہیں ہوا ۱۳۴۱ف میں حضرت شہزادی درشہوار دردانہ بیگم صاحبہ پرنس آف برار نے قورون کا آرڈر دے کر اس صنعت کا دوبارہ احیا فرمایا۔

اس کارخانہ کے سرمایہ مشغولہ کی مقدار دو ہزار پانچسو روپیہ ہے۔ ایک ہی خاندان کے لوگ اس صنعت میں مشغول ہیں جن میں چھ مرد چھ عورتیں اور بارہ بچے شامل ہیں۔ تمام سال کام ہوتا ہے اور روزانہ پانچ گھنٹہ کام کیا جاتا ہے۔ چند سال قبل ہلدی سے تین رنگ یعنی زرد۔ سرخ اور سیاہ بناکر استعمال کیا جاتا تھا۔ لیکن اب بیرونی رنگ استعمال کیا جاتا ہے ریشم بنگلور سے طلب کیا جارہا ہے۔

قور بافی کا کام لکڑی کے دستی اوزار سے کیا جاتا ہے۔ مالک کارخانہ نے سال حال ایک نیا آلہ ایجاد کیا ہے جس پر اٹھارہ آدمی کام کرسکتے ہیں۔ دس ماہ کا کام پندرہ دن میں تکمیل پاتا ہے۔ اس آلہ کی ایجاد کی وجہ سے قورون کی قیمت میں نصف کی حد تک کمی ہوجائیگی کلکتہ بمبئی اور امریکہ کی نمائشوں میں اس صنعت کے نمونے روانہ کئے گئے ہیں مجلس نمائش کی نمائشوں میں زربفت کی تیاری کا مظاہرہ کیا گیا تھا۔ گزشتہ سال گیارہ سو روپے کے آرڈر وصول ہوئے تھے۔

مالک کارخانہ حکومت سے مالی امداد کے علاوہ ایک رہائشی مکان چاہتے ہیں تاکہ دوسرے لوگوں کو یہ کام سکھاکر بڑے پیمانہ پر کاروبار کیا جائے۔

اُن کی اختراع خوش خلقی عرض بافی ہے اس آلہ کے اجزائے ترکیبی وہی ہیں جو مروجہ آلات ماگبہ کے ہیں۔ اس میں تانا تیار شدنی پارچہ کے مساوی رکھا جاتا ہے اور طولی سمت

میں کاریگروں کی نشستوں کا انتظام رہتا ہے۔ اس جدید طریقہ سے اٹھارہ کاریگر چار دن میں ۹ گز طول اور چار انچ عرض قور مکمل کر سکتے ہیں عموماً طور پر پہلے ایک کاریگر اسکو پانچ ماہ بارہ یوم میں تیار کر سکتا تھا

اس جدید ایجاد کی ایک اور خصوصیت یہ ہے کہ اس میں الٹے اور سیدھے کا امتیاز پیدا نہیں ہوتا بلکہ اس کے دونوں رُخ بالکلیہ یکساں ہوتے ہیں۔ اس جدید طریقے سے نقش و نگار کی پائیداری اور رونق و چمک دمک میں زیادتی ہو جاتی ہے اس جدید ایجاد کی وجہ سے اورنگ آباد کی اس قدیم صنعت کو تجارتی پیمانہ پر انجام دہی ممکن ہو سکتی ہے۔

(۵۲) کارخانہ بارڈر زرین وسلک

نام مالک۔ نالوشاہ ناگوڑ کھتری پتہ۔ دھول پیٹ۔ حیدرآباد

آغاز کاروبار۔ ۱۳۵۰ف سرمایہ مشغولہ۔ چار ہزار پانچسو روپیہ

دستی ماگھہ سے قورین زرین تیار کی جاتی ہیں۔

ایک ہی گھرانے والے کام کرتے ہیں جن میں مردوں کی تعداد تین عورتیں کی چار اور بچوں کی تعداد دو ہے۔ سال میں گیارہ ماہ اور روزانہ آٹھ گھنٹے کام کیا جاتا ہے۔

نمائش میں شرکت سے ان کو کافی شہرت حاصل ہوئی ہے۔

(۵۳) نارائن راؤ صاحب ناگوڑ

پتہ۔ محلہ دھول پیٹھ۔ قریب جالی منومان حیدرآباد

سرمایہ مشغولہ۔ پانچ ہزار روپے۔

کاروبار کی نوعیت قور بافی ہے۔ جو آبائی پیشہ ہے۔ گوٹہ۔ کناری۔ بارڈر۔ زرین ساڑی۔ بنوز۔ کھیوا۔ اور منجہ تیار ہوتے ہیں۔ خام پیداوار میں ریشم۔ سوت اور رنگ استعمال ہوتا ہے۔ جنگ کے اثر سے یہ اشیاء گران ہو گئی ہیں۔ اس لئے اب ادنیٰ اور معمولی قسم کا مال تیار کیا جا رہا ہے۔

اس کارخانہ میں ۱۲ مرد ۸ عورتیں اور ۴ بچے ایک ہی خاندان کے کام کرتے ہیں تمام سال سوائے تہوار کے اور روزانہ آٹھ گھنٹہ کام کیا جاتا ہے۔ تیار شدہ مال کی نکاسی پھیری فروخت کے ذریعہ کی جاتی ہے۔ آرڈر پر مال تیار کیا جاتا ہے۔

آپ کا اطمینان

ملک کی ترقی

ہماری کامیابی ہے

دکن کا درخشاں مستقبل صنعتی ترقی میں مضمر ہے

ملک کی ترقی کا دارومدار صنعت پر، صنعت کا صناع پر، صناع کا تجارت پر، تجارت کا گاہک کے جدید تہذیب و تمدن کے لوازمے کو پورا کرنے پر منحصر ہے۔ ان ترقی یافتہ امور کو پیش نظر رکھکر شیر گولہ شو کمپنی نے نویں نمائش کو کامیاب بنانے کے لئے اپنے طرز کے بالکل انوکھے اور پائیدار بوٹ شوز سلیپر چپل وغیرہ جو خوش وضع اور بے نظیر ہیں پیش کئے ہیں۔ اضلاع کے خریداروں کی سہولت کے لئے ہمارے اضلاع کے ہر اسٹاکسٹ سے جن کو مندرجۂ ذیل نقشہ سے واضح کیا گیا ہے حاصل کیجئے۔

بلدہ کے معزز گاہک

(۱) شوروم پتھر گٹی

(۲) شوروم سدی عنبر بازار

سے طلب فرمائیں

دکن کی مایۂ ناز شیر گولہ شو کمپنی عثمانیہ بازار حیدرآباد دکن

کمبل بافی

(۵۴) جی تاراچند صاحب

یہ کارخانہ عابد روڈ حیدرآباد میں واقع ہے۔ سرمایہ مشغولہ کی مقدار ایک لاکھ روپیہ ہے
جی تاراچند صاحب زیورات کی تیاری کے علاوہ گزشتہ پانچ سال سے جنگی ضروریات
کے تحت کمبل کا بھی کاروبار کر رہے ہیں۔ یہ کمبل محبوب نگر۔ نارائن پیٹھ اور کریمنگر سے لائے
جاتے ہیں۔ سرکاری کارخانہ کمبل سازی میں ان کو صاف کرایا جاتا ہے جس پر فی کمبل ایک روپیہ
آٹھ آنہ خرچ عائد ہوتا ہے۔ اس سے کمبل ملائم و جنگی اور عام ضروریات کے قابل ہوجاتے
ہیں۔ اس کارخانے میں دس مزدور کام کرتے ہیں۔
ابتدائے نمایش سے شرکت کی جارہی ہے گذشتہ سال کمبل کثیر تعداد میں فروخت ہوئے

ہوزیری

(۵۵) فائن ہوزیری ملز محدود

مینیجنگ ایجنٹس	مسرس محمد علی اینڈ برادرس
پتہ	صدر دفتر گلزار حوض۔ حیدرآباد
کارخانہ	صنعتی رقبہ اعظم آباد
سرمایہ مجریہ	ساڑھے بارہ لاکھ روپے
سرمایہ مجوزہ	۲۵ لاکھ روپے

۱۳۴۶ف میں۔ لیس محمد علی صاحب جاگیردار نے اس کارخانہ کی بنیاد محلہ محبوب
مہندی حیدرآباد میں ڈالی تھی جس کا ابتدائی سرمایہ پانچ ہزار روپے تھا۔ ۱۳۵۲ف میں
کمپنی سرمایہ مشترکہ کے تحت اس کی رجسٹری عمل میں آئی۔
اس کارخانہ میں ہمہ اقسام کے ہوزیری مصنوعات مثلاً۔ بنیائن۔ بیتابے۔ دستانے
اسٹاکنگ۔ بوٹ شوز کی ڈوریاں۔ سوئٹر۔ مفلر۔ تیراکی پوشاک۔ باڈیز اور منکی کیاپ تیار
ہوتے ہیں۔ فائن ہوزیری ملز کا سیل ڈپو پتھر گٹی میں واقع ہے۔ اعظم آباد کے صنعتی رقبہ
میں اس کارخانہ کے لئے عمارت تعمیر کیجارہی ہے۔ حال ہی میں نواب مہدی نواز جنگ بہادر

معتمد صنعت و حرفت سرکار عالی نے اس عمارت کا سنگ بنیاد رکھا۔

اس کارخانے میں مزدوروں میں مردوں کی تعداد ۴۴ عورتوں کی تعداد ۲۰ اور بچوں کی تعداد ۱۷ ہے۔ مذہبی تعطیلات کے سوا تمام سال کام کیا جاتا ہے۔ روزانہ آٹھ گھنٹہ کام کیا جاتا ہے۔

ان کے مال کی نکاسی اطمینان بخش طریقے پر ہو رہی ہے۔ آٹھویں نمائش میں پندرہ ہزار روپے کی مالیت کا سامان فروخت ہوا۔ سوت کا حصہ رسدی قلیل ہونے کی وجہ سے مصنوعات کی پیدائش میں دقت ہو رہی ہے۔

جدید العصر مشینری کے لئے انگلستان اور امریکہ کو آرڈر دیا گیا ہے۔

چرمی اشیاء

(۵۶) امپیریل بوٹ اینڈ شوز کمپنی

نام مالک ۔ رضوان الحق علاء الدین صاحب

پتہ ۔ حبیب نگر۔ حیدر آباد دکن

آغاز کاروبار۔ ڈسمبر ۱۹۴۳ء ۔ سرمایہ ابتدائی ۔ ایکسو روپیہ

سرمایہ مشغولہ ۔ ایک ہزار چار سو روپے

دستی آلات سے چرمی اشیاء تیار کئے جاتے ہیں۔

مزدوروں کی تعداد تین ہے۔ روزانہ آٹھ گھنٹے کام کیا جاتا ہے مال کی نکاسی صرف بلدہ حیدر آباد میں ہو رہی ہے۔

آٹھویں نمائش میں پہلی مرتبہ شرکت کی گئی ہے۔

(۵۷) بیدر براؤن بوٹ ہاوس

یہ کارخانہ افضل گنج حیدر آباد میں واقع ہے۔ مختلف نمونوں کے شوز و چپل اور چرمی اشیاء تیار کئے جاتے ہیں۔ اس کے مالکان کریم براورس اور لچھمن راؤ صاحب ہیں ۱۳۶۲ھ ہجری میں اس کارخانہ کا قیام عمل میں آیا۔ پانچ ہزار روپے کے سرمایہ سے کاروبار آغاز کیا گیا۔ مزدوروں کی تعداد پندرہ ہے۔ عیدین اور تہوار میں تعطیل دی جاتی ہے۔ روزانہ آٹھ گھنٹہ کام کیا جاتا ہے۔ گذشتہ دو سال سے نمائش میں شرکت

کی جارہی ہے سال حال شیر اور ہرن کے چرم کو دباغت کرکے شوز تیار کئے گئے۔

(۵۸) دکن شوز اینڈ لیدر ورکس لمیٹیڈ

مینیجنگ ایجنٹ۔ حمید سلطان صاحب پتہ۔ باکارم حیدرآباد

آغاز کاروبار۔ ۱۹۳۲ء سرمایہ ابتدائی۔ ۶ لاکھ ۲۵ ہزار۔

سرمایہ مشغولہ۔ پچیس لاکھ روپیے

مشین سے شوز سینڈل اور چپل وغیرہ تیار کئے جاتے ہیں۔ بکری کا چمڑا استعمال کیا جاتا ہے۔ اس کارخانہ میں مزدوروں کی تعداد ۱۹۰ ہے۔ سال میں ۲۹۳ دن اور روزانہ آٹھ گھنٹہ کام کیا جاتا ہے۔

۱۳۵۴ف میں اس کارخانہ میں جوڑے جوتے اور اس کی قیمت روپیے ہوئی

آٹھویں نمائش میں تین ہزار تین سو روپیہ کے چرمی اشیاء فروخت ہوئے۔

بیرون مملکت میں مدراس بمبئی۔ میسور اور صوبہ متوسط کو مال روانہ کیا جاتا ہے

(۵۹) دکن شوز فیاکٹری

نام مالک۔ غلام غوث صاحب پتہ۔ اسٹیشن روڈ نامپلی حیدرآباد

یہاں بوٹ۔ شوز۔ چپل۔ سینڈل اور جڑاوٗ جوتے تیار کئے جاتے ہیں۔ سات سال قبل پچاس روپیے کے سرمایہ سے کاروبار شروع کئے گئے۔ اب سرمایہ مشغولہ کی مقدار تین ہزار روپیے ہے سرمایہ مشغولہ پر ۱۵ فیصدی منافع حاصل ہوتا ہے مالک کارخانہ نے سررشتہ تجارت و حرفت سے قرضہ کی درخواست کی لیکن قرضہ نہ ملنے سے ایک ساہوکار سے رقم قرض لے کر کاروبار کو وسعت دی گئی ہے۔

ان کے پاس چار سیونگ مشین ہیں اس کی ادائی اقساط سے کی گئی ہے۔

خام اشیاء عموماً مملکت ہی میں دستیاب ہوجاتے ہیں لیکن بعض وقت خوشنما فیانسی چمڑا کانپور سے طلب کیا جاتا ہے۔

مزدوروں میں چھ مرد دو عورتیں اور دو بچے شامل ہیں۔ صرف عیدین میں تعطیلات دی جاتی ہیں۔ روزانہ بارہ گھنٹہ کام کیا جاتا ہے۔

فروخت گاہ مصنوعات ملکی کے ذریعہ مال کی کچھ نکاسی ہورہی ہے۔ مجلس نمائش کی منعقدہ نمائشوں میں شرکت کی وجہ سے اُن کے مال سے عوام واقف ہوگئے ہیں اور یہ ملکی ضروریات سے

متعارف ہو گئے ہیں۔ نمائش میں پانچ سو روپیہ کا سامان فروخت ہوا۔

(۶۰) دی ماڈرن فٹ ویر مارٹ

یہ کارخانہ سکندرآباد میں واقع ہے اور اس کی ایک شاخ سلطان بازار حیدرآباد میں بھی ہے اس کارخانہ کی رجسٹری ۱۳۵۰ف میں عمل میں آئی۔ اس کا ٹریڈ مارک تارہ اور رجسٹر نمبر ۵۵۵ ہے۔ اس کارخانہ میں نفیس و پائدار شوز۔ چپل۔ سینڈل تیار کئے جاتے ہیں۔

اس کارخانہ میں مزدوروں کی تعداد ایک سو ہے۔

(۶۱) سانبر لوٹ ہاوس

نام مالک۔ غلام رسول صاحب۔ پتہ۔ ترپ بازار حیدرآباد

سرمایہ مشغولہ۔ ساڑھے آٹھ ہزار روپے

چرم سازی کا کام کیا جاتا ہے ۱۳۵۲ف میں کاروبار تین سو روپے کے سرمایہ سے آغاز کیا گیا۔ سانبر کا جوتا۔ برسوں مضبوط رہتا ہے یہاں کاریگروں کی تعداد بارہ ہے نمائش میں اسٹال لگانے کے باعث عوام میں شہرت ہوئی جس کے باعث کام میں ترقی ہوئی آٹھویں نمائش میں دو ہزار پانچسو روپے کی مالیت کا سامان فروخت ہوا۔

(۶۲) سنٹرل لیدر ورکس

نام مالک۔ محمد یعقوب صاحب پتہ۔ گولی گوڑہ۔ حیدرآباد دکن

آغاز کاروبار ۱۳۵۳ف ابتدائی سرمایہ۔ دو ہزار روپیے

سرمایہ مشغولہ ۲۵ ہزار روپیے

یہاں افغانی چپل نہایت عمدہ تیار کئے جاتے ہیں۔ اس کمپنی میں بارہ مزدور کام کرتے ہیں روزانہ آٹھ گھنٹہ کام کیا جاتا ہے۔ کریم لیدر بیرون مملکت سے درآمد کیا جاتا ہے۔ ان کا تیار کردہ مال ان کی دوکان میں ہی فروخت ہو جاتا ہے۔ گذشتہ دو سال سے نمائش میں شرکت کی جارہی ہے۔ جس کی وجہ سے بہت زیادہ آرڈر وصول ہو رہے ہیں۔

(۶۳) سید محمد منوّر صاحب

پتہ۔ سالار جنگ بلڈنگ۔ اندرون نیا پل۔ حیدرآباد دکن

آغاز کاروبار۔ جنوری ۱۹۴۵ء۔ سرمایہ ابتدائی۔ ۱۵ ہزار روپیے

سرمایہ مشغولہ ۲۵ ہزار روپیے

دستی آلات سے اس کمپنی میں شوز، سینڈل اور چپل تیار کئے جاتے ہیں - مزدوروں میں مردوں کی تعداد ۳۴ اور بچوں کی ۶ ہے ہفتہ میں ایک دن تعطیل دی جاتی ہے - روزانہ ۹ گھنٹہ کام کیا جاتا ہے -

مال کی نکاسی بمبئی اور شولاپور میں ہوتی ہے -

آٹھویں نمائش میں پہلی دفعہ شرکت کی گئی - دو ہزار تین سو روپے کے چرمی اشیاء فروخت ہوئے -

(۶۴) شیر گولہ چپل اینڈ شوز کمپنی

نام مالک - غلام دستگیر صاحب پتہ - پتھر گٹی حیدر آباد دکن

آغاز کاروبار - ۱۳۴۷ف سرمایہ مشغولہ - ۳۵ ہزار روپے

یہاں مختلف قسم کے چپل اور جوتے تیار کئے جاتے ہیں - مزدوروں کی تعداد ستر ہے

ساتویں نمائش میں پہلی دفعہ شرکت کی گئی -

(۶۵) عبدالرزاق شوز مرچنٹ

جوتے سازی کا یہ کارخانہ پتھر گٹی بلدہ میں واقع ہے چار سال سے یہ کارخانہ قائم ہے جہاں روزانہ چالیس جوتوں کے جوڑے تیار کئے جاتے ہیں جو اپنی دوکان پر فروخت کرتے ہیں جوتوں کی تیاری دستی مشینوں کے ذریعہ کیجاتی ہے - مالک کارخانہ پہلے جوتوں کی تجارت کرتے تھے اب اپنے شوق سے چرم سازی کا کام سیکھے ہیں اس کارخانہ میں تیرہ کاریگر کام کرتے ہیں -

سررشتہ برقی سرکار عالی سے جوتوں کی تیاری کے آرڈر وصول ہوئے ہیں - جوتے سررشتہ برقی اپنے ادنی کارکنوں کو ڈریس کے ساتھ دیا کرتا ہے -

(۶۶) کارخانہ پیرل شوز

پتہ - نامپلی حیدر آباد دکن آغاز کاروبار ۱۳۴۶ف

سرمایہ ابتدائی - پچاس روپیہ

سرمایہ مشغولہ - چار ہزار روپیے جس پر ساڑھے چھ فیصدی خالص منافع حاصل ہوتا ہے -

اس کارخانے میں شوز، سینڈل - چپل - پمپ - شوز - بوٹ اور لانگ بوٹ تیار کئے جاتے ہیں - شکستہ پیر کے جوتے بھی عمدگی سے تیار کئے جاتے ہیں - مالک کارخانہ موہن ریڈی

صاحب دلیسائی سے قرضہ حاصل کرکے کاروبار کو ترقی دینے کی کوشش کر رہے ہیں۔
کاروبار میں سنگر مشین اور مختلف دستی آلات و اوزار استعمال کئے جاتے ہیں سنگر مشین اور اس کے متعلقہ آلات و اوزار اقساط سے خریدے گئے ہیں۔ حیدرآباد میں دباغت شدہ تلے کا چمڑا اور اندرونی استر کا چمڑا دستیاب ہوجاتا ہے۔ بیرون مملکت سے استر کا چمڑا اور چھوٹے کیلئے درآمد کئے جاتے ہیں۔
اس کارخانہ میں مزدوروں میں چار مرد اور چار بچے شامل ہیں۔ جن کی اوسط ماہانہ اجرت ایک سو تین روپیہ ہے گرانی کی وجہ سے اجرتوں میں ۵۰ فیصدی کا اضافہ کیا گیا ہے روزانہ چھ گھنٹہ کام کیا جاتا ہے۔ مالک کارخانہ نے اسٹرانڈ کمپنی لکھنؤ میں چرم سازی کی تعلیم حاصل کی ہے۔
جنگ کے اثر سے کیلے اور چمڑوں کی قیمتوں میں اضافہ اور اشیاء کی فراہمی میں دشواری ہوگئی ہے مال کی نکاسی صرف مقامی طور پر ہو رہی ہے جو مال تیار ہوتا ہے وہ فروخت ہوجاتا ہے۔
آٹھویں نمائش میں نو سو روپیہ کی مالیت کا سامان فروخت ہوا۔

(۶۷) کمار سوامی اینڈ سنس

ہمارے ملک میں کافی تعداد میں شوقین شکاری موجود ہیں۔ لیکن ان کے شکار کئے ہوئے جانوروں کی کھالوں کی دباغت کا کافی انتظام نہیں۔ اور بنگلور تک کھالوں کو روانہ کرنا پڑتا ہے میسرس کمار سوامی اینڈ سنس نے یہ کام کئی سال تک نواب معین الدولہ مرحوم کے لئے انجام دیا۔ اب وہ عام لوگوں سے بھی فرمائشات حاصل کرنے لگے ہیں۔ یہ کارخانہ مشیرآباد میں ہے۔
ساتویں نمائش میں پہلی دفعہ شرکت کی گئی۔

(۶۸) محمد جیلانی اینڈ سنس

یہ کارخانہ جیمس اسٹریٹ سکندرآباد میں واقع ہے اشیائے چرمی مثلاً بوٹ۔ شوز۔ سینڈل۔ چپل۔ بلٹ۔ چڑاوی۔ جوتے۔ سوٹ کیس۔ اور تھیلیاں تیار کی جاتی ہیں۔ سترہ سال قبل اس کارخانہ کا قیام عمل میں آیا۔ سرمایہ مشغولہ کی مقدار پانچ ہزار روپیہ ہے۔ یہاں چمڑے کی دباغت بھی ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ سن ہیاٹس بھی تیار کی جاتی ہیں جس کے لئے مقامی تنگے کا بھینڈ استعمال کیا جاتا ہے۔

مزدوروں کی تعداد دس ہے۔ آبائی پیشہ والے کاریگر جو اپنے فن میں مہارت رکھتے ہیں اس صنعت میں لگے ہوئے ہیں۔

بیرون مملکت سے مختلف اقسام کے رنگ برائے پالش کے لئے اور شوز لیس درآمد کئے جاتے ہیں۔ فوجی ضروریات کے لئے بھی سامان فراہم کیا گیا۔

(۶۹) مجیسٹک لیدر ورکس

نام مالک۔ محمد مظفر الدین صاحب پتہ۔ شاہ علی بنڈہ حیدرآباد

آغاز کاروبار ۱۳۶۵ھ ہجری سرمایہ مشغولہ۔ ایکہزار روپیے

دستی آلات و مشین خیاطی سے شوز، پمپ۔ افغانی سینڈل اور چپل تیار کئے جاتے ہیں اس کارخانہ میں مزدوروں کی تعداد چار ہے جن کی اجرتوں کا ماہانہ اوسط ایک سو روپیے ہے سوائے جمعہ اور عیدین کے تمام سال اور روزانہ آٹھ گھنٹہ کام کیا جاتا ہے۔

(۷۰) ملگنڈا لکشمیا صاحب

پتہ۔ کنگسوے۔ سکندرآباد آغاز کاروبار ۱۹۳۲ء

ابتدائی سرمایہ۔ دو سو روپیے سرمایہ مشغولہ پچاس ہزار روپیے

جملہ سرمایہ پہ سالانہ سات ہزار روپیے کا منافع حاصل ہوتا ہے۔

شوز۔ سینڈل۔ لانگ بوٹ اور ہمہ اقسام کے چپل دستی آلات سے تیار کئے جاتے ہیں۔ چرم سازی کے خام اشیاء مملکت ہی میں دستیاب ہوجاتے ہیں۔

مزدوروں کی تعداد ساٹھ ہے جن میں پچاس مرد اور دس بچے شامل ہیں سال میں ۲۷۵ دن اور روزانہ آٹھ گھنٹہ کام کیا جاتا ہے۔ جنگ کی وجہ سے ان کے کاروبار میں ترقی ہوئی۔ ان کی دوکان موجود ہے جس سے مال کی نکاسی ہوتی ہے۔ آرڈر پر دہلی۔ پنجاب اور بمبئی کو بھی روانہ کیا جارہا ہے۔

گذشتہ دو سال سے نمایش میں شرکت کی جارہی ہے۔ آٹھویں نمایش میں پانچ ہزار روپیے کا مال لایا گیا تھا۔ جس میں سے ڈیڑھ ہزار روپے کا فروخت ہوگیا۔ نمایش میں شرکت کی وجہ سے بہت سے آرڈر وصول ہورہے ہیں ان کی حکومت سے یہ استدعا ہے کہ چرمی مشینری فراہم کی جائے۔

دواسازی و کمیکلز

(۷۱) پچرس کمیکل ورکس

نام مالک - ناصرالدین سید محمود مکی صاحب

پتہ - تپ بازار - حیدرآباد - دکن

آغاز کاروبار آذر ۱۳۵۰ف سرمایہ مشغولہ دوہزار دوسو روپے

پچرس (سفری دواخانہ) چھ قسم کے تیلوں کا سٹ ہے جو متعدد امراض میں فائدہ مند ہے۔ صرف بیرونی استعمال سے اندرونی اعضاء پر اثر ڈال کر پرانی بیماریوں کو زائل کرتا ہے۔ یہاں پچرس ہیر آئیل بھی تیار کیا جاتا ہے۔ نزلہ درد سر اور امراض دماغی کے لئے مفید ہے۔ نمک عجیب۔ امراض معدے کے لئے زود اثر ہے۔ پچرس اسنوکیلوں اور چہرے کے داغوں کے لئے مفید ہے۔

مجلس قادری سے قرضہ حسنہ حاصل کر کے کاروبار کو ترقی دی جا رہی ہے۔ خام اشیاء میں روغن نارجیل۔ سرسوں والسی۔ مشک عنبر۔ موتی۔ زعفران اور مختلف جڑی بوٹیاں استعمال کی جاتی ہیں۔

دواسازوں کی تعداد دو ہے۔ روزانہ آٹھ گھنٹے کام کیا جاتا ہے۔ جتنا مال تیار ہوتا ہے تقریباً پورا خرچ ہو جاتا ہے۔ بلکہ اکثر اوقات آرڈر کی تکمیل میں تاخیر ہو رہی ہے اس کی وجہ قلت سرمایہ ہے۔

نمائیش میں شرکت سے اس کمپنی کی مصنوعات کو کافی شہرت حاصل ہوئی اور اتنے آرڈر آتے ہیں کہ جنکی تعمیل بروقت نہیں ہو سکتی۔ آٹھویں نمائیش میں چارسو روپیے کے ادویات فروخت ہوئے۔

(۷۲) پرل سرجیکل اینڈ ڈریسنگ ورکس

پرل سرجیکل اینڈ ڈریسنگ ورکس کے مالک راجہ پنالال صاحب لاہوٹی ہیں۔ یہ کارخانہ صنعتی رقبہ اعظم آباد بلدہ حیدرآباد میں واقع ہے۔ اپریل ۱۹۴۲ء میں اس کارخانہ کا قیام عمل میں آیا۔ روئی۔ گاز بنڈیج - سینٹری توال وغیرہ تیار کئے جاتے ہیں۔ اس کارخانے

ہیں مزدوروں کی تعداد ۱۲۵ ہے۔ کیمیائی مرکبات اور کاغذ بیرون مملکت سے درآمد کرتے ہیں یہ کارخانہ جنگی اغراض کے تحت قائم ہوا۔ مذکورہ بالا اشیاء کی تیاری سے ضروریات جنگ میں بڑی مدد ملی۔

(۷۳) پیپلس سرویس لمیٹڈ

پیپلس سرویس لمیٹڈ کی رجسٹری قانون کمپنی سرکار عالی کے تحت امرداد ۱۳۴۵ ف کو عمل میں آئی اس کمپنی کا صدر دفتر معظم بلڈنگ بلدہ حیدرآباد میں واقع ہے اس کمپنی میں دیسی طبی امداد کے ادویہ تیار کئے جاتے ہیں۔ اس کی ابتداء بہت ہی چھوٹے پیمانہ پر کی گئی۔ اب سرمایہ مشغولہ کی مقدار ایک لاکھ روپے ہے جس پر ۱۵ فیصدی منافع حاصل ہوتا ہے۔

مزدوروں کی تعداد ۶۰ ہے ایورویدک یونانی اور ایلوپیتھک کے سند یافتہ ڈاکٹر موجود ہیں۔

اس کارخانہ میں دیسی ادویہ ٹکیاں بنانے کی مشین اور ادویہ کوٹنے پیسنے کی مشین موجود ہے۔ بیرون ممالک محروسہ سے چند ادویات درآمد کئے جاتے ہیں اور تیار شدہ ادویات برآمد کئے جاتے ہیں۔

تیار شدہ سامان اور مال کی نکاسی کے سلسلہ میں یہ طریقہ اختیار کیا گیا ہے کہ اضلاع میں کمپنی کے نمائندگان ایجنٹ سیلسمن اور آرگنائزر مقرر کئے گئے ہیں اہم کاروباری مقامات میں اپنی شاخیں قائم کرنا بھی اس کمپنی کے پیش نظر ہے۔

جنگ کے اثر سے خام ادویہ کی قیمت میں اضافہ ہوگیا ہے مگر اس کمپنی کے دیسی طبی امداد کے ادویہ کی قیمتوں میں کوئی اضافہ نہیں کیا گیا ہے جنگ کے پیدا کردہ حالات کی وجہ سے کاروبار ترقی پذیر ہیں اور اس میں وسعت دی جارہی ہے۔

چھٹی نمائش میں پہلی دفعہ شرکت کی گئی تھی نمائش میں دو ہزار روپیہ کی مالیت کے ادویہ فروخت ہوئے مصنوعات کی نکاسی اور پیدائش ادویہ کو فروغ دینے کے لئے مجلس نمائش جو عملی کوشش کر رہی ہے وہ ان کے خیال میں خوش آئند ہے۔

(۷۴) جے اینڈ جے ڈی شین

پتہ۔ شاہراہ عثمانی۔ حیدرآباد دکن

جے اینڈ جے ڈی شین کا البو سانگ بچوں اور دق کے مریضوں کے لئے مفید ثابت

ہوا ہے اور نیز بیماریوں کیلئے دیسی گھریلوں دواخانہ بھی مفید ثابت ہوا ہے اس میں آٹھ ادویات ہوتے ہیں۔ اس سے بیماریوں کا علاج ایک پیسہ سے بھی کم خرچ پر کیا جاسکتا ہے ان دواؤں کو بھی طبی خدمت کے لئے ممالک محروسہ سرکار عالی میں استعمال کیا جارہا ہے۔ ساتویں نمائش میں پہلی مرتبہ شرکت کی گئی

(۷۵) حیدرآباد کیمیکل اینڈ فارماسوٹیکل ورکس محدود

حیدرآباد کیمیکل اینڈ فارماسوٹیکل ورکس کو ۱۳۴۵ف قانون کمپنی ہائے سرمایہ مشترکہ کے تحت رجسٹر کرایا گیا ہے۔ تمام اقسام کے الکحل آمیز طبی مرکبات پیٹنٹ ادویہ بچوں کے محافظ صحت دوائیں دغذا مقوی دوائیں ملیریا۔ پلیگ۔ ہیضہ اور زکام درد سر دمہ۔ کھانسی۔ امراض معدہ امراض نسواں۔ بال اور دانت کے امراض میں اس کارخانہ کی پیٹنٹ داؤں کو خاص شہرت حاصل ہے۔ علاوہ ازیں ان داؤں کی بھی بڑی مانگ ہے جن کی ڈاکٹری دواخانوں میں روزمرہ ضرورت ہوتی ہے۔ اس کارخانہ کی تیار کردہ دواؤں کی مقبولیت دن بدن بڑھتی جارہی ہے۔

ادویات کے لئے ملکی جڑی بوٹی استعمال کی جارہی ہے۔ دانتوں کے امراض۔ امراض نبیشہ۔ وجع مفاصل۔ نقرس۔ ملیریا دمہ امراض اطفال بواسیر ہیضہ۔ زکام درد سر امراض نسواں۔ ذیابیطس اور جگر کے لئے ان کے ہاں ادویات موجود ہیں۔ ان کے خاص ادویات کی تعداد ایک سو سے زیادہ ہے اس سے قبل یہ دوائیں بیرون حیدرآباد سے آیا کرتی تھیں

اس کارخانہ کی عمارت اعظم آباد بلدہ حیدرہ آباد میں ایک لاکھ روپے سے زائد صرفہ سے تعمیر ہوچکی ہے یہ کمپنی پانچ لاکھ روپیے سے آغاز کی گئی تھی۔ حکومت سرکار عالی نے ایک لاکھ روپیے کے حصص خرید فرمائے ہیں۔ اب سرمایہ مجریہ دس لاکھ روپیے کردیا گیا ہے سالانہ تقریباً پچاس تا پچھتر ہزار روپیے خالص منافع حاصل ہوتا ہے۔ یہاں ۳۰۰ مزدور کام کررہے ہیں۔ اپنی ذاتی مشینری کے علاوہ مدراس کمیکل انڈسٹریز کی بھی مشینری خریدی گئی ہے۔ اس کا تجربہ خانہ صرف عصری ہے بلکہ تعلیم یافتہ ماہرین کی نگرانی میں کام کررہا ہے سال میں ۲۸۰ دن اور روزانہ آٹھ گھنٹہ کام کیا جاتا ہے۔

ملک کے مشہور ادویہ ساز اور ادویہ فروش مسرس سید عبدالرزاق اینڈ کو نے جو تقریباً نصف صدی سے اس صنعت میں کام کررہے ہیں اس ضرورت کی تکمیل کی۔

جنگ کے پیدا کردہ حالات کی وجہ سے یہاں کے ادویات کی بیحد مانگ ہے اور کام نفع بخش طریقہ پر چل رہا ہے۔ بیرون ملک مثلاً۔ مدراس، بمبئی۔ صوبہ متوسط اجمیر اور سیلون سے بھی کثیر فرمائشیں وصول ہو رہی ہیں۔

اس کمپنی کے مینیجنگ ایجنٹ مولوی سید عبدالرزاق صاحب اور مولوی عبدالعزیز صاحب تھے دونوں کا حال ہی میں انتقال ہوگیا ہے جو ملک کے لئے ناقابل تلافی نقصان ہے اب اس کمپنی کی دیکھ بھال سید حسین صاحب مینیجنگ ڈائرکٹر کر رہے ہیں۔

(۷۶) دکن برقی قوام

نام مالک۔ محمد رفیع الدین صاحب صدیقی

ابتدائی سرمایہ ایک سو روپیہ سرمایہ مشغولہ چھ سو روپیہ

دکن برقی قوام کا کارخانہ کوچہ فصیح جنگ بلدہ حیدرآباد میں واقع ہے۔ قوام کا یہ کارخانہ ۱۳۵۳ف میں قائم ہوا ہے۔ یہاں اب تک باہر سے قوام آکر فروخت ہوتا تھا۔ مالک کارخانہ طبیب بھی ہیں۔ قوام اور گڑاکو۔ تمباکو کے مضر اثرات کی روک تھام کرتے ہیں۔ قوام زردہ۔ ہیر آئیل۔ غازہ۔ مصالحہ پان تیار کیا جاتا ہے۔ خام پیداوار میں تیل۔ تمباکو اور ادویہ۔ مصالحہ اور خوشبو استعمال کی جاتی ہیں۔

مالک کارخانہ کا یہ بیان ہے کہ ان کا قوام دوسرے قواموں کے مقابل زیادہ ارزاں اور غیر مضرت رساں ہے۔ مثلاً بازاری قوام قلب کے لئے مضر ہوتا ہے اس سے حرکت قلب اور تشنگی بڑھ جاتی ہے۔ دکن برقی قوام اس خیال سے بنایا گیا ہے کہ وہ لوگ جو قوام کے عادی ہیں ایک اچھا قوام حاصل کریں۔

(۷۷) دواخانہ حفظ الاجسام

اس دواخانہ کے مالک ڈاکٹر احمد عبدالمجید صاحب اور ان کے دو بھائی ہیں یہ ادارہ قدیم ملک پیٹھ حیدرآباد میں واقع ہے۔ کاروبار کا آغاز ۱۳۵۴ف میں عمل میں آیا سرمایہ مشغولہ آٹھ ہزار روپیے ہے۔ دواسازوں کی تعداد سات ہے۔ ضمناً پیٹنٹ ادویہ کی نکاسی کی جاتی ہے۔ راسین ٹانک ہیر آئیل تعلیم یافتہ طبقے کے لئے تیار کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ دانتوں کا منجن اکسیر الانسان ہے۔

(۷۸) دواخانہ مسیح الملک حیدر آباد

اس دواخانہ کے مالک محمد شفیع الدین صاحب ہیں۔ یہ دواخانہ نظام شاہی روڈ حیدر آباد میں واقع ہے۔ ۱۳۵۱ف میں اس دواخانہ کا قیام عمل میں آیا۔ سرمایہ مشغولہ کی مقدار تیس ہزار روپے ہے دستی آلات و اوزار سے دوائیں تیار کی جاتی ہیں۔ کچھ آلات دہلی سے خریدے گئے ہیں۔

اس دواخانہ میں طبیہ کالج دھلی کے دو مستند طبیب کام کرتے ہیں دواسازوں کی تعداد پانچ ہے۔

ساتویں نمایش میں پہلی دفعہ شرکت کی گئی۔ آٹھویں نمائش میں جگہ کی قلت کی وجہ سے اسٹال نہیں دیا جاسکا۔

(۷۹) دواخانہ یونانی طبی بورڈ

نام معتمد ۔ حکیم محمد ہبتہ اللہ صاحب پروفیسر نظامیہ طبی کالج

پتہ ۔ افضل گنج حیدر آباد دکن

آغاز کاروبار ۔ ۱۳۳۶ف سرمایہ ابتدائی دو ہزار روپیے

سرمایہ مشغولہ ۔ پانچ ہزار روپے ۔ سالانہ ایک ہزار روپیے خالص منافع ہوتا ہے

یہ ایک قدیم دواخانہ ہے۔ جہاں یونانی جملہ مرکبات تقریباً سات سو سے زائد تیار رہتے ہیں اس کے علاوہ ۳۵ پیٹنٹ ادویہ ہیں۔ یہاں طبی کتب نصابی بھی فروخت ہوتے ہیں جس کے لئے ارسطو کتب خانہ کے نام سے ایک شعبہ قائم ہے۔

خام پیداوار میں جڑی بوٹیاں اور بعض معدنی اور کیمیائی اشیاء استعمال کی جاتی ہیں۔ ادویہ مفردہ میں سے دس فیصدی مملکت آصفیہ میں دستیاب ہوتی ہیں مابقی دہلی بمبئی۔ امرتسر۔ اور کشمیر سے طلب کی جاتی ہیں۔

دواسازوں کی تعداد پانچ ہے۔ روزانہ آٹھ گھنٹہ کام کیا جاتا ہے۔

حکیم صاحب کو معتبر اور محنتی ایجنٹوں کی ضرورت ہے تاکہ اضلاع پر نکاسی مال ہوسکے آٹھویں نمائش میں اس دواخانہ نے پہلی دفعہ شرکت کی۔

(۸۰) دیسی دواخانہ

نام مالک حکیم دکھنی صاحب

پتہ - قریب معظم جاہی مارکٹ - حیدر آباد دکن

آغاز کاروبار - ۱۳۴۹ف ابتدائی سرمایہ - پانچسو روپیے

سرمایہ مشغولہ - دس ہزار روپیے -

دستی آلات سے ادویات تیار کئے جاتے ہیں - جن میں حب ڈبہ مشہور ہے اس کے علاوہ مرکبات - شربت - معجون - سفوف جبوب اور مربہ جات بھی تیار کئے جاتے ہیں دواسازی اور ملازمین کی تعداد ۱۳ ہے - جن کو ماہانہ اوسط دو سو روپیے تنخواہ دیجاتی ہے سال میں ۳۰۵ دن اور روزانہ ۸ گھنٹہ کام کیا جاتا ہے -

دلیسی دواخانہ کے ادویات بمبئی - دھلی - ناگپور - اٹارسی - بجواڑہ کو بھی روانہ کئے جاتے ہیں - آٹھویں نمایش میں پہلی دفعہ شرکت کی گئی -

(۸۱) رتن سنگھ صاحب

پتہ - حسینی علم - حیدر آباد دکن - آغاز کاروبار ۱۳۵۲ف

ابتدائی سرمایہ - پانچ سو روپیے

دستی آلات اور پہاڑی جڑی بوٹیوں سے دنت منجون آئروید ک لوٹ پوڈر اور راحت ٹبلٹ بچھو کی دوا تیار کئے جاتے ہیں -

رتن سنگھ صاحب نے نظام آئرویدک بورڈ سے سند حاصل کی ہے دواسازوں کی تعداد چار ہے - جن میں دو مرد اور دو عورتیں شامل ہیں - ہر جمعہ کے سوا تمام سال کام کیا جاتا ہے اور روزانہ دس گھنٹے کام کرتے ہیں -

ان کے ادویات کی نکاسی شولاپور - پونا - کانپور اور بمبئی میں بھی ہوتی ہے -

(۸۲) زمبولب لاٹریز

نام مالک - ڈاکٹر آر - امرناتھ صاحب پتہ - شاہ علی بنڈہ - حیدر آباد

آغاز کاروبار - آذر ۱۳۵۳ف سرمایہ ابتدائی - پچیس روپیے

سرمایہ مشغولہ - پانچہزار روپیے

زمبو مرہم : اپڈر امراض جلدی کے لئے تیار کئے جاتے ہیں - ان کے پاس دواسازوں کی تعداد چھ ہے - بمبئی بنگلور - دہلی اور کرنول کو ان کے ادویات روانہ کئے جارہے ہیں آٹھویں نمائش میں پہلی دفعہ شرکت کی گئی - ساڑھے چار سو روپیے کے ادویات

فروخت ہوتے۔ نمائیش کو کامیاب بنانے کے لئے ڈاکٹر صاحب کا یہ مشورہ ہے کہ مجلس نمائیش کی جانب سے بیرون مملکت تجارتی نمائندے مقرر کئے جائیں۔

(۸۳) ستار فارمیسی پربھنی

یہ فارمیسی محبوب گنج پربھنی میں واقع ہے۔ اس فارمیسی میں ایورویدک دوائیں تیار کی جاتی ہیں جو بیس سال سے قائم ہے اکثر دوائیں ہاتھ سے تیار کی جاتی ہیں۔ ٹیلبٹ بنانے کی مشین بھی استعمال کی جاتی ہے۔

یہاں تقریباً ۵۰۰ قسم کے ادویات تیار کئے جاتے ہیں۔ جس میں سب سے زیادہ مقبول عام دوا۔ انڈسٹریل ورکشاد " بال امرت " ماہانہ دس گروس تیار کیا جاتا ہے۔ ادویات میں جو جڑی بوٹیاں استعمال کی جاتی ہیں وہ مملکت آصفیہ میں دستیاب ہوجاتی ہے۔

اس فارمیسی میں ۳۰ مرد ۵ عورتیں کام کرتی ہیں۔

تیار شدہ مال اضلاع سرکار عالی کے علاوہ احمدنگر۔ بھواڑہ۔ متھاڑ اور برار کو روانہ کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ فارمیسی اپنے ذاتی ڈپو۔ بمبئی۔ ناندیڑ۔ اورنگ آباد۔ بلدہ حیدرآباد نظام شاہی روڈ میں رکھتی ہے۔

خام پیداوار میں گڑ بمشکل دستیاب ہورہا ہے اور اسپرٹ کے نہ ملنے سے بہت سی ادویات کی تیاری ناممکن ہے

نظام ایورویدک طبی کانفرنس حیدرآباد سے اس فارمیسی کو سونے کا تمغہ ملا ہے اس کے علاوہ نمائیش پربھنی سے سونے کے تمغے بھی ملے ہیں۔

(۸۴) سنتھٹک اینڈ الکٹرو کیمیکل انڈسٹریز

نام مالک۔ ٹی کے۔ پال صاحب بی۔ ایس۔ سی

پتہ۔ نارائن گوڑہ۔ حیدرآباد دکن

آغاز کاروبار۔ ۱۳۵۵ف ابتدائی سرمایہ۔ اٹھارہ ہزار روپیے

اس کارخانہ میں دستی آلات سے کاپر سلفیٹ۔ نائیٹرک اسیڈ۔ شربت۔ ٹنچرس۔ کاپر نیٹرٹ نائیٹرامونیم کے علاوہ دوسرے ادویات تیار کئے جاتے ہیں دوسرے پیٹنٹ ادویات کی تیاری کے لئے کوشش کی جارہی ہے۔ اس کارخانہ کے لئے کلکتہ سے ایک ماہر فن کے خدمات حاصل کئے گئے ہیں۔ جن کو چار سو بیس روپیے تنخواہ دیجاتی ہے۔

دوا سازوں کی تعداد چھ ہے کام تمام سال اور روزانہ آٹھ گھنٹے کیا جاتا ہے۔ مال کی نکاسی مدراس بمبئی مدراس۔ بمبئی اور نجواڑہ میں ہو رہی ہے
آٹھویں نمائیش میں پہلی دفعہ اسٹال قائم کیا گیا۔

(۸۵) کامل کمپنی

نام مالک۔ ڈاکٹر ریاض محمد خاں صاحب
پتہ۔ محلہ الادہ بی بی۔ حیدرآباد دکن
آغاز کاروبار ۱۳۴۵ف سرمایہ مشغولہ پانچسو روپیے
اس دواخانہ ہومیوپیتھک میں ہیرآئیل۔ اسنو۔ لوٹھ پاوڈر۔ چورن اور سرکہ تیار کیا جاتا ہے۔

(۸۶) کارخانہ النوری

نام مالک۔ سید النور العظیم صاحب
پتہ۔ محلہ اعظم پورہ حیدرآباد دکن
آغاز کاروبار۔ ۱۳۵۱ف سرمایہ ابتدائی دوسو روپیے
سرمایہ مشغولہ۔ پانچسو روپیہ جس پر ۲۵ فیصدی منافع ہوتا ہے۔
کاروبار کی نوعیت۔ گڑاکو۔ قوام اور خمیرہ کی تیاری ہے۔ شاہان اودھ کے زمانہ میں یہ خاص صنعت تھی۔ جس کے قدیم نسخے کی بنا پر مالک کارخانہ نے اس صنعت کو جاری کیا ہے خمیرہ کا ایک بڑا حصہ لکھنؤ۔ بنارس اور مرادآباد سے یہاں درآمد کیا جاتا ہے۔ اس وجہ سے بھی اس کام کو یہاں انجام دیا جارہا ہے۔
خام پیداوار میں تمباکو۔ لونگ۔ الائچی۔ زعفران۔ مشک۔ عطریات کیوڑہ۔ گلاب جائفل اور جاوتری استعمال کی جاتی ہے۔
یہ کام گھریلو طور پر انجام دیا جاتا ہے۔
مال کی نکاسی صرف بلدہ حیدرآباد میں ہوتی ہے۔ مجلس نمائش کی منعقدہ نمائشوں میں شرکت سے کاروبار کی عوام میں تشہیر ہوئی۔
لکھنؤ۔ بنارس۔ گورکھپور۔ اور مرادآباد کے خمیرے سے مسابقت کا اندیشہ ہے۔

(۸۷) کارخانہ منجن شفیع

نام مالک عبدالقادر شریف صاحب

پتہ باغ مرلیدھر - نظام شاہی روڈ - حیدرآباد دکن

آغاز کاروبار ۱۳۲۹ء ف

سرمایہ ابتدائی ایک سو روپیہ سرمایہ مشغولہ آٹھ سو روپیہ

منجن کی تیاری دستی کھرل کی مدد سے کی جاتی ہے - منجن شفیع کی تیاری میں - حسب ذیل خام اشیاء استعمال کی جاتی ہیں (دانتوں کے درد کے لئے یہ منجن مفید ثابت ہوا ہے)

پھٹکری - کتھ رتیہ - نمک لاہوری - نمک سیاہ - پھول تڑاوڑ - کافور

مالک کارخانہ منجن کے علاوہ خارش کی دوا پھینداکرڑوی کے ھار اور پھول تیار کرتے ہیں یہاں دو اسانذوں کی تعداد تین ہے -

چھ سال سے نمائش میں شرکت کر رہے ہیں - بغیر امداد کے کاروبار جاری نہیں رکھ سکتے - نمائش سے ہر سال رقمی امداد اور بلا سودی قرضہ دیا جاتا ہے -

(۸۸) کارخانہ منجن مسیح

نام مالک - محمد حسین علی صاحب پتہ نامپلی - حیدرآباد دکن

آغاز کاروبار ۱۳۴۲ء ف سرمایہ ابتدائی - پانچسو روپیے

سرمایہ مشغولہ آٹھ سو روپیے

دستی آلات سے منجن - گنوفنا - لیوک اسپریم - ناریل ہیر آئیل - عطر اور وزلین تیار کئے جاتے ہیں -

خام اشیاء میں لاک - موم - سنگ زیرہ اور جڑی بوٹی تیار کئے جاتے ہیں - دو اسانذوں کی تعداد دو ہے -

(۸۹) کارخانہ نمک لاجواب

مالک کمپنی سید مختار صاحب ہیں - ان کی دوکان معظم جاہی مارکٹ حیدرآباد کے قریب واقع ہے - ۱۳۴۱ء ف میں تین سو روپیہ کے سرمایہ سے کاروبار شروع کیا گیا - جو دکن بنکنگ کمپنی حیدرآباد سے بشرح سود حاصل کیا گیا - خام پیداوار میں نمک نوسادر - جوز جاوتری - تمباکو - الائچی - کالی مرچ - زیرا - انار - ملٹی - سونٹھ - لیموں - مولی - پھٹکری - نیلا توتا

کئے جاتے ہیں۔

منجن کے علاوہ ننک لاجواب۔ قوام۔ عنبر اور لوازمات پان یہاں تیار کئے جاتے ہیں مال کی نکاسی دہلی۔ بلندشہر۔ الہ آباد۔ بنارس اور پونا میں ہوتی ہے۔

(۹۰) واسدیو ایورویدفارمیسی

واسدیو ایوروید فارمیسی کے مینجنگ ڈائرکٹر جناب وھن راؤ صاحب ہیں۔ اس کا دفتر سلطان بازار حیدرآباد دکن میں اور کارخانہ نارائن گوڑہ میں واقع ہے۔ کاروبار کا آغاز ۱۹۲۷ء میں ہوا اور ۱۹۴۲ء میں پانچ لاکھ روپیے کے سرمایہ سے رجسٹر کرایا گیا۔

اس دواخانہ میں ایورویدک ادویات مثلاً کشتہ جات۔ آسر آرشٹ اور عرقیات تیار ہوتے ہیں۔ نباتات کے ذریعہ ہر قسم کے نمک تیار کئے جاتے ہیں سفری بکس میں جو ہر دم کا ساتھی اور محافظ ہے ایک سو مریضوں کے امراض کے واسطے کافی ہو سکتے ہیں۔ اس کی قیمت دس روپیہ ہے۔

ادویات مشین اور ہاتھ سے تیار کئے جاتے ہیں۔ جڑی بوٹیوں کے علاوہ۔ سونا۔ چاندی گندھک۔ پارہ۔ موتی اور جواہرات استعمال کئے جاتے ہیں ان خام اشیاء میں ۷۵ فی صدی جڑی بوٹیوں اور ادویات ودھاتیں مملکت آصفیہ میں دستیاب ہوسکتی ہیں۔ بشرطیکہ فارمیسی کو اراضی برائے کاشت ادویات فراہم کی جائے۔

اس فارمیسی کے کارکنوں کی تعداد ۹۶ مرد ۲۲ عورتیں اور ۱۲ بچے شامل ہیں۔ تمام سال میں ۳۱۲ دن اور روزانہ آٹھ گھنٹہ کام کیا جاتا ہے۔ یہاں کے چند کارپردازوں نے ایوروید دواخانہ سرکار عالی میں تعلیم حاصل کی ہے۔

جنگ کے اثر سے ادویات۔ ڈبے۔ شیشے اور پیاکنگ کے اشیاء کی دستیابی میں مشکل ہو رہی ہے پھر بھی زیادہ مقدار میں کام کا اضافہ کیا گیا ہے تاکہ ملک میں جس قدر دواؤں کی ضرورت ہو فراہم کی جاسکیں۔ سنگ سماق اور سنگ موسیٰ جو تعلقہ امرآباد ضلع محبوب نگر میں برآمد ہوئے اُن سے ہاون دستے تیار کئے جاتے ہیں۔ ان کی بڑی مانگ ہے۔

مجلس نمائش کی منعقدہ نمائشوں میں شرکت کی وجہ سے فائدہ ہوا۔ چھٹی نمائش میں پہلی دفعہ شرکت کی گئی۔ نمائش میں سات ہزار کے ادویات لائے گئے تھے ایورویدک کانفرنس کی نمائش بمقام رائچور میں بھی شرکت کی گئی۔

اس فارمیسی کے تیار شدہ مال کی نکاسی مملکت آصفیہ میں ایجنسیوں اور اطباء کے ذریعہ ہو رہی ہے۔ بیرون ممالک محروسہ سرکار عالی میں بھی مال روانہ کیا جا رہا ہے۔ اس کمپنی کے نظماً سررشتہ ایورویدک اور یونانی سرکار عالی کی توجہ خریدی ادویات کی جانب مبذول کراتے ہیں جہاں بیرونی ایجنسیوں سے ادویات خریدی جاتی ہیں جس سے ملکی تیار کردہ ادویات کی نکاسی میں دشواریاں پیدا ہو رہی ہیں۔

گولیاں قرص اور سعوف بنانے کی مشین فراہم ہو تو یہ فارمیسی زیادہ مقدار میں ادویات تیار کر سکتی ہے۔

بعض بیرونی اطباء نے تصدیق کی ہے کہ ہندوستان کے سب سے بڑے ایورویدک دواخانوں میں اس فارمیسی کا بھی شمار ہے۔

(۹۱) محمد عبدالحکیم صاحب حکیم و ڈاکٹر

پتہ۔ فرحت جنرل اسٹور۔ کاچی گوڑہ حیدرآباد دکن

آغاز کاروبار۔ ۱۳۴۱ ف

سرمایہ ابتدائی۔ ایک ہزار روپیے سرمایہ مشغولہ۔ تین ہزار روپیے

دستی آلات سے ادویات مثلاً ہیر کریم۔ تریاقی منجن۔ اندمالہ۔ ہامنین وغیرہ تیار کئے جاتے ہیں۔

ایجنٹوں کے ذریعہ مال کی نکاسی کی جاتی ہے۔

(۹۲) وکیل اینڈ کو

نام مالک۔ وکیل احمد صاحب پتہ۔ سلطان پورہ بلدہ حیدرآباد

سرمایہ ابتدائی ایک ہزار روپیے سرمایہ مشغولہ پانچ ہزار روپیے۔

یہاں ادویات تیار کی جاتی ہیں۔ پیدل آئی ڈراپ اور ایکیور مشہور ہیں۔ پیدل آئی ڈراپ آنکھ کے امراض کے لئے مفید دوا ہے۔ اکسیر کھجلی کی بھی دوا تیار کی جاتی ہے۔

اس دواخانہ میں آٹھ دواساز کام کرتے ہیں۔ روزانہ آٹھ گھنٹہ اور سال میں ۳۰۰ دن کام کیا جاتا ہے۔ مال کی نکاسی کانپور۔ الہ آباد۔ ہردوئی۔ بجنور اور نجیب آباد میں ہوتی ہے۔

(۹۳) یم آرٹن اینڈ کمپنی

یہ کمپنی باغ عام روڈ حیدرآباد میں واقع ہے۔

اس کمپنی میں یونانی ادویات تیار کئے جاتے ہیں۔ ان کے تیار کردہ ادویات میں خواتین کے لئے بہترین ٹانک اور تقویت کی دوا ہے۔
اس کمپنی کی ایک دوا بچوں کے امراض کے لئے مفید ہے۔ اس سے قبض دور ہوتا ہے اور عام جسمانی صحت اچھی رہتی ہے۔
لال امرت امراض معدہ کے لئے گیا نفاریجی امراض کے لئے پانی لال دانتوں کے لئے مفید ادویہ ہیں۔

اس کمپنی نے ساتویں نمائش میں پہلی مرتبہ شرکت کی۔

(۹۴) یم۔ الیس۔ اندر ویدیہ کمپنی

یہ کمپنی حسینی علم حیدرآباد میں چھ سال سے قائم ہے یہاں دشمن پایوریا منجن تیار کیا جاتا ہے۔ بعض پایوریا کے مبتلا اصحاب نے اس کے مفید ہونے کی تصدیق ہے۔ اس کی ایک پیکٹ دس آنہ میں فروخت ہوتی ہے۔ ان کے پاس چھ ملازم ایک دھوبی ہے۔ نیز بالوں کے دھونے کا سرکا مصالحہ بھی تیار کیا جاتا ہے

چھٹی نمائش میں پہلی مرتبہ شرکت کی گئی

(۹۵) لیس۔ اے حسین صاحب

پتہ شاہراہ عثمانی۔ حیدرآباد دکن

آغاز کاروبار آذر ۱۳۵۳ف سرمایہ ابتدائی ایک ہزار روپیے

سرمایہ مشغولہ پانچ ہزار روپیے۔ جس میں ساڑھے بارہ فیصدی منافع حاصل ہوتا ہے

حسب ذیل اشیاء یہاں تیار کی جاتی ہیں :-

قوام عنبری۔ مشکی نددہ۔ جعفری منجن۔ پان کی گولیاں سرکا مصالحہ زلفیں دیدہ آئیل۔

دواساز اور ملازمین کی تعداد دس ہے۔ سال میں ۳۰۳ دن اور روزانہ آٹھ گھنٹہ کام کیا جاتا ہے۔

یہاں کے ادویات کلکتہ۔ بمبئی۔ کانپور۔ فرخ آباد۔ اجمیر اور دہلی کو روانہ کئے جاتے ہیں۔ آٹھویں نمائش میں پہلی دفعہ شرکت کی گئی۔ ڈیڑھ ہزار روپیے کی ادویات فروخت ہوئیں۔

روغنیات۔ عطریات وصابن سازی

(۹۶) اسلامیہ اگربتی ورکس

اسلامیہ اگربتی ورکس کا کارخانہ سکندرآباد میں جامع مسجد کے سامنے واقع ہے یہاں اگربتی ہیرآئیل۔ نظام اسنو اور وازلین تیار کئے جاتے ہیں ۱۳۲۶ف میں کاروبار آغاز کیا گیا سرمایہ مشغولہ کی مقدار پندرہ ہزار روپیے ہے۔ مزدوروں کی تعداد ۲۷ ہے۔ اس کارخانہ میں صندل میسور سے لایا جاتا ہے۔ اب وہ بھی یہاں بننے لگا ہے۔ سالانہ دو ہزار روپیے کی اگربتیاں اضلاع سرکار عالی میں فروخت کیجاتی ہیں۔

گزشتہ چار سال سے مجلس نمائش کی منعقدہ نمائیش میں شرکت کی جارہی ہے جس سے کمپنی کی شہرت ہوئی۔ پربھنی کی نمائش میں بھی اسٹال قائم کیا گیا تھا جہاں سے سند عطا ہوئی۔

(۹۷) افسر پرفیومری ورکس

نام مالک ۔ محمد فرید الدین صاحب

پتہ ۔ آغاپورہ حیدرآباد دکن ۔ آغاز کاروبار ۔ ۱۹۲۶ء

سرمایہ ابتدائی ۔ ایک ہزار روپے سرمایہ مشغولہ ۔ دو ہزار روپیے

اس کارخانہ میں ہیرآئیل۔ اسنو ویازلین۔ نمک سلیمانی اور فیس پوڈر تیار کئے جاتے ہیں۔ یہاں مزدوروں کی تعداد چھ ہے۔

(۹۸) امیر سوپ فیاکٹری

نام مالک ۔ محمد ممتاز الدین خان صاحب جاگیردار پتہ ۔ محلہ براق پنجی حیدرآباد کاروبار کی نوعیت صابن سازی ہے جس کا آغاز ۱۳۲۶ف میں پانچسو روپیے کے ذاتی سرمایہ سے ہوا۔ اب سرمایہ مشغولہ کی مقدار چار ہزار روپیے ہے جس پر چار فیصد خالص منافع حاصل ہوتا ہے دستی اسٹامپنگ مشین کے ذریعہ صابن تیار کئے جاتے ہیں۔ ایک دو آلات مقامی طور پر تیار کرائے گئے ہیں۔

خام پیداوار میں روغن مہوہ ۔ روغن ناریل ۔ مونگ پھلی ۔ ارنڈی ۔ سلیکٹ آف سوڈا

کاسٹک سوڈا اور کاسٹک پوٹاس کے علاوہ مختلف رنگ استعمال کئے جاتے ہیں۔ کیمیائی اشیاء، بیرون مملکت سے درآمد کی جاتی ہیں۔

مزدوروں میں چھ مرد شامل ہیں۔ کاروبار سال میں ۲۹۰ دن اور روزانہ آٹھ گھنٹہ کام ہوتا ہے۔ مالک کارخانہ کاروبار کی نگرانی کرتے ہیں جنھوں نے جامعہ عثمانیہ میں تعلیم حاصل کی ہے

مجلس نمائیش کی منعقدہ نمائیشوں میں شرکت کی وجہ سے تشہیر کا مقصد پورا ہوا کاروبار اور مال کی نکاسی میں بڑی سہولت ہوگئی ہے۔ ایک صابن کو معاشی صابن کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔

جنگ کے اثر سے خام اشیاء کی گرانی اور نئی مشنری کی عدم فراہمی سے اس فیاکٹری کو بحیثیت مجموعی زیادہ فائدہ نہیں ہو رہا ہے۔

مال کی نکاسی کا یہ طریقہ کار اختیار کیا گیا ہے کہ تیار شدہ مال کمیشن ایجنٹوں اور ملازموں کے ذریعہ دوکانداروں کے پاس روانہ کیا جاتا ہے جو حسب ضرورت مال حاصل کر لیتے ہیں صرف بلدہ حیدرآباد کی حد تک سپلائی ہو رہی ہے۔ اضلاع کے تاجر جو خود کبھی حیدرآباد آجاتے ہیں تو اپنے ہمراہ اپنی ضرورت کا مال لے جایا کرتے ہیں

(۹۹) اورنگ آباد سوپ فیاکٹری

نام مالک۔ اکبرالدین و نظام الدین صاحبان

پتہ - آشٹی والی گلی - اورنگ آباد

آغاز کاروبار۔ امرداد ۱۳۵۴ف

ابتدائی سرمایہ۔ پانچ سو روپیے سرمایہ مشغولہ دس ہزار روپیے

دستی آلات سے دھلوائی دحمام اور کار بالک صابن تیار کئے جاتے ہیں۔ خام پیداوار میں کھوپرے کا تیل لکڑی اور کاغذ استعمال کیا جاتا ہے۔ بیرون مملکت سے کاسٹک سوڈا اور سلیکٹ آف سوڈا درآمد کیا جاتا ہے۔

صابن سازی کے لئے ایک ماہر فن پنجاب سے مستعار لیا گیا ہے۔ جن کو ساٹھ روپیہ ماہانہ تنخواہ کے علاوہ منافع کا چوتھائی حصہ دیا جاتا ہے۔ مزدوروں میں گیارہ مرد ۵ عورتیں اور ۴ بچے شامل ہیں۔ جمعہ اور عیدین میں کاروبار بند رہتا ہے روزانہ آٹھ گھنٹہ کام کیا جاتا ہے نکاسی مصنوعات میں ان کو ریلوے سے سہولتیں حاصل نہیں ہو رہی ہیں مالک کارخانہ

کی حکومت سے یہ درخواست ہے کہ ان کی کمپنی کی رجسٹری عمل میں لائی جائے -
آٹھویں نمائش میں پہلی دفعہ شرکت کی گئی -

(۱۰۰) ایکمی لیبارٹریز

اس کارخانہ کے مالک مسٹر کے.وی. اینگار ہیں - یہ کارخانہ بشیر باغ رد ڈبلاہ حیدرآباد میں واقع ہے - تین سال قبل اس کارخانہ کا قیام عمل میں آیا سرمایہ مشغولہ کی مقدار پچاس ہزار روپیہ ہے یہاں مینالوٹ پالش - ہیر آئیل - لوٹھ پاوڈر - کریمس - فیس پاوڈر - فونٹن پن کی روشنائی تیار کی جاتی ہے -

اس کارخانہ میں مزدوروں کی تعداد ۱۶ ہے جن میں ۱۲ مرد ۲ عورتیں اور ۲ بچے شامل ہیں
میسور دسہرہ اگزبیشن سے اس کمپنی کو طلائی تمغہ عطا ہوا ہے -
ساتویں نمائش مصنوعات ملکی میں پہلی دفعہ شرکت کی گئی -

(۱۰۱) بائیو کیمیکل اینڈ انڈسٹریل کمپنی گلبرگہ

یہ کارخانہ گلبرگہ میں واقع ہے - اس کا قیام ۱۹۲۰ء میں عمل میں آیا - ایک ہزار روپیہ کے سرمایہ سے کام آغاز کیا گیا تھا - اب سرمایہ مشغولہ کی تعداد دس ہزار روپیہ ہے -

اس کارخانہ میں صابن - سیاہی - تیل - عطر - مصالحہ تیار کئے جاتے ہیں یہاں مزدوروں کی تعداد سات ہے -

اس کمپنی میں بادشاہی مصالحہ تیار کیا جاتا ہے - جو جسم کو صاف اور خوشبودار بناتا ہے - اس کے علاوہ جالمین ہیر آئیل تیار کیا جاتا ہے - جو دماغ کو فرحت افزا اور بالوں کے لئے تقویت بخش ہے نیز اس کمپنی میں اسپیشل سوپ بھی بنتا ہے
ساتویں نمائش میں پہلی دفعہ شرکت کی گئی -

(۱۰۲) ٹائیگر سوپ فیاکٹری

نام مالک - دھن راج اگروال صاحب

پتہ - کالی کمان - حیدرآباد دکن

آغاز کاروبار - ۱۹۳۶ء سرمایہ ابتدائی - پانچ ہزار روپیہ

سرمایہ مشغولہ - بیس ہزار روپیہ

یہ صابن ارزاں بہتر قسم کا ہونے کی وجہ سے اسکی مانگ میں روزافزوں اضافہ ہو رہا ہے

دستی مشینوں سے صابن تیار کیا جاتا ہے۔ یہ مشین ہمارے ہی ملک میں تیار کی گئی ہیں۔ اس فیاکٹری میں روزانہ پچاس مزدور کام کرتے ہیں۔

گذشتہ چار سال سے نمائیشوں میں شرکت کی جارہی ہے۔

(۱۰۳) حیدرآباد پرفیومری اینڈ کاسمٹکس کمپنی لمیٹڈ

۱۳۵۲ف میں اس کمپنی کی رجسٹری عمل میں آئی۔ سرمایہ مشغولہ کی مقدار دو لاکھ روپیہ ہے۔ اس کمپنی میں روغنیات اور عطریات تیار کئے جاتے ہیں۔

مزدوروں کی تعداد پچاس ہے مشنیری سے کام انجام دیا جاتا ہے۔ جنگ کے اثر سے خام اشیاء مثلاً بوتلوں کی قیمتیں بہت بڑھ گئی ہیں۔

افضل الدین صاحب اس کمپنی کے مینجنگ ڈائرکٹر ہیں جنھوں نے کالی کٹ میں اس فن سے متعلق عملی تجربہ حاصل کیا ہے۔ کمپنی کا صدر دفتر حیدرگوڑہ میں واقع ہے۔ ابتداً میں ٹام ٹام کمپنی کے نام سے نمائیش میں شرکت کی گئی تھی۔

(۱۰۴) حیدرآباد سوپ اینڈ آئیل ورکس لمیٹیڈ

حیدرآباد سوپ اینڈ آئیل ورکس لمیٹیڈ کا قیام اپریل ۱۹۴۲ء میں عمل میں آیا یہ کارخانہ سعید باغ مشیرآباد حیدرآباد دکن میں واقع ہے اس کمپنی کا مجوزہ سرمایہ پندرہ لاکھ روپیہ ہے۔ اور دس لاکھ روپئے کے حصص جاری کئے گئے ہیں

یہ کمپنی مختلف قسم کے صابن مثلاً گولکنڈہ سوپ اور صندل سوپ تیار کرتی ہے اس کے علاوہ یونیورسٹی سوپ خاص طور پر جامعہ عثمانیہ سے عقیدت کی وجہ سے اس کا نام تجویز کیا گیا ہے۔ یہاں سالانہ تین سو ٹن صابن تیار کیا جاتا ہے۔ مزدوروں کی تعداد پچاس ہے۔

اس کارخانہ کے قیام سے ذیلی صنعتوں کے امکانات بھی وسیع ہورہے ہیں چنانچہ روغن تخم سے تیل نکالنے کا کام بھی انجام دیا جارہا ہے۔

یہاں کاسٹک سوڈا بیرون مملکت سے درآمد کیا جاتا ہے۔

عالیجناب نواب صاحب چھتاری صدر اعظم وقت دولت آصفیہ نے نمائیش مصنوعات مملکت آصفیہ کا معائنہ فرماتے ہوئے جب صابن سازی کی صنعت کا معائنہ فرمایا تو نہ صرف آپ نے اظہار خوشنودی فرمایا بلکہ آپ نے عامہ کی ضروریات کے لئے بھی اس ملکی صنعت

کو استعمال کرنے کو ہدایت فرمائی - اس کمپنی کے مینیجنگ ڈائرکٹر مولوی غلام علی محمدی صاحب ناظم تجارت وحرفت وظیفہ یاب ہیں -

(۱۰۵) خان کمپنی

نام مالک - ڈاکٹر محمد عبدالرحمن خانصاحب

پتہ - نظام شاہی روڈ عقب مسجد قدیم توپ خانہ حیدرآباد

آغاز کاروبار - ۱۳۵۰ف

سرمایہ ابتدائی - چار سو روپیے

یہاں ہیر آئیل - اسنو - بام - پاوڈر ہیازلین ٹوتھ پاوڈر - ویازلین اور عطر تیار کئے جاتے ہیں

(۱۰۶) دتاتری سوپ فیاکٹری

نام مالک سام جی رگھو صاحب

پتہ سٹو گوڑہ سکندرآباد آغاز کاروبار - ۱۳۵۰ف

سرمایہ ابتدائی - دو سو روپیہ سرمایہ مشغولہ پانچ ہزار روپیے

یہاں نہانے اور کپڑے دھونے کا صابن تیار کیا جاتا ہے - مزدوروں میں اکیس مرد کام کرتے ہیں - اماس اور دیگر مذہبی تہواروں میں فیکٹری کو تعطیل دی جاتی ہے دستی اوزاروں اور سانچوں سے کام کیا جاتا ہے - خام پیداوار میں کاسٹک سوڈا اور تیل استعمال کیا جاتا ہے - مال تیار ہونے کے بعد تھوک بیوپاریوں کو فروخت کیا جاتا ہے مال کی نکاسی حیدرآباد اور اضلاع میں ہوتی ہے مالک کارخانہ خود ماہر فن ہیں -

جنگ کے اثر سے کاسٹک سوڈا ملنے میں دشواری ہو رہی ہے - لیکن بہرحال کاروبار ترقی پذیر ہیں - نمائش ۱۳۵۳ف میں پہلی دفعہ شرکت کی گئی -

(۱۰۷) ڈان پرفیومری ورکس

نام مالک - نفیس احمد صاحب

پتہ - فرحت کدہ - بیرون دبیر پورہ - حیدرآباد

آغاز کاروبار - ۱۳۵۳ف

سرمایہ ابتدائی - پچاس روپیے سرمایہ مشغولہ ۲۳۵۲ روپیے

یہاں ہیر آئیل - ویزلین - پاوڈر - ٹوتھ پاوڈر - اسنو اور صابن تیار کئے جاتے ہیں - خام اشیائے

میں کھوپرے کا تیل کاسٹک سوڈا اور دیگر خوشبوئیات استعمال کئے جاتے ہیں ۔

مزدوروں میں مردوں کی تعداد ۱۱ عورتوں کی سات اور بچوں کی ۱۴ ہے کاروبار تمام سال اور روزانہ چھ گھنٹہ کام کیا جاتا ہے ۔ جنگ کے اثر سے خام اشیاء کی دستیابی مشکل ہوگئی ہے

(۱۰۸) روغن خضراء ہیر آئیل کمپنی

نام مالک ۔ مسرس اسحاق اینڈ سنس

پتہ ۔ عیسی میاں بازار بلدہ حیدرآباد

کاروبار کا آغاز ۔ ۱۳۴۶ف سرمایہ ابتدائی ۔ پچیس روپیہ

اس کارخانہ میں روغن خضراء جدید قسم سے تیار ہو رہا ہے جو دماغ اور بصارت کے لئے مفید ہے ۔ اس روغن کی تیاری میں ملکی جڑی بوٹی اور کھوپرے کا تیل استعمال کیا جاتا ہے ساتویں نمائیش میں پہلی مرتبہ شرکت کی گئی ۔

(۱۰۹) ساگر سوپ فیاکٹری

اس فیاکٹری کے مالک شیخ عمر صاحب ہیں ۔ یہ کارخانہ پرینڈر گاسٹ روڈ سکندرآباد میں واقع ہے ۔ کاروبار کا آغاز ۱۳۵۳ف میں بارہ ہزار روپیہ کے سرمایہ سے کیا گیا یہاں آٹھ قسم کے مختلف صابن تیار کئے جاتے ہیں ۔

مزدوروں میں مردوں کی تعداد ۲۵ عورتوں کی تعداد ۴ اور بچوں کی تعداد آٹھ ہے اور روزانہ سات گھنٹے کام کیا جاتا ہے ۔

مال کی نکاسی اضلاع پر کرنے کی کوشش کی جارہی ہے ۔ یہاں پر دستی مشینوں سے کام کیا جاتا ہے جو سکندرآباد اور حیدرآباد سے ہی خریدی گئیں ہیں ۔ ساتویں نمائیش میں پہلی دفعہ شرکت کی گئی ۔

(۱۱۰) سوپ فیاکٹری

نام مالک ۔ یم لکشمی نارائن صاحب

پتہ ۔ بازار گھانسی ۔ حیدرآباد دکن

آغاز کاروبار ۱۹۴۵ء سرمایہ مشغولہ ۔ ۲۵ ہزار روپیے

اس فیاکٹری میں دستی آلات سے صابن تیار کئے جاتے ہیں ۔

مزدوروں کی تعداد ۲۵ ہے ۔ روزانہ آٹھ گھنٹہ کام کیا جاتا ہے ۔ مالک کارخانہ کی

حکومت سے درخواست ہے کہ کاسٹک سوڈا کافی مقدار میں فراہم کیا جائے۔

آٹھویں نمائش میں پہلی دفعہ شرکت کی گئی۔

(۱۱۱) گلبہار کمپنی

نام مالک ۔ سید معصوم علی صاحب

پتہ ۔ محلہ عثمان شاہی بلدہ حیدرآباد

آغاز کاروبار ۱۳۱۴ف سرمایہ ابتدائی دو ہزار روپیے

سرمایہ مشتغلہ ۔ سترہ ہزار روپیے ۔ جس پر ۱۲½ فیصدی خالص منافع حاصل ہوتا ہے

خام اشیاء میں روغن کھوپرا ۔ روغن تلی اور روغن مونگ پھلی کے علاوہ جڑی بوٹی اور خوشبودار پھول استعمال کئے جاتے ہیں ۔ جو ملک ہی میں دستیاب ہوجاتے ہیں ۔ البتہ روغن کھوپرا لوتلیس اور کارک بیرون ملک سے درآمد کی جاتی ہیں۔

اس کارخانہ میں مردوں کی تعداد ۱۰ عورتوں کی تعداد چار ہے ۔ جن کی اجرتوں کا ماہانہ اوسط تین سو پچیس روپیہ ہے ۔ کاروبار ۳۰۰ دن اور روزانہ آٹھ گھنٹہ کام کیا جاتا ہے ۔

مال کی نکاسی گلبرگہ ۔ ننگنڈہ ۔ نظام آباد اور محبوب نگر میں ہوتی ہے ۔ بیرون ملک اس کی نکاسی بند ہوچکی ہے ۔ جنگ کے اثر سے خام اشیاء کی خریدی میں دشواری ہورہی ہے ۔ مگر کاروبار بحیثیت مجموعی ترقی پر ہے ۔ صابن سازی اور اگربتی کی تیاری کا کام آغاز کیا جارہا ہے

مجلس نمائش کی منعقدہ نمائشوں میں شرکت کی وجہ سے ان کے مال کی شہرت اور قدر میں اضافہ ہورہا ہے ۔ آٹھویں نمائش میں سات سو روپیے کی مالیت کا سامان فروخت ہوا مالک کارخانہ نے مابعد جنگ اثرات میں بیرونی روغنیات سے مسابقت کا اندیشہ ظاہر کیا ہے ۔ اس لئے سرکاری قرضہ اور مشنری مطلوب ہے ۔ روغن کھوپرا لوتلیس ۔ اور کارک کی فراہمی کی صورت میں بھی مال زیادہ مقدار میں تیار کیا جاسکتا ہے ۔

(۱۱۲) محمد حسین علی صاحب

پتہ ۔ نامپلی حیدرآباد ۔ آغاز کاروبار اردی بہشت ۱۳۴۵ف

سرمایہ ابتدائی ۔ دو سو روپیہ سرمایہ مشتغلہ آٹھ سو روپیہ

یہاں منجن ۔ ہیر آئیل ۔ ویزلین ۔ عطر تیار کیا جاتا ہے ۔ خام اشیاء میں ناریل کا تیل سنگزیرہ ۔ طباشیر ۔ نمک ۔ موم اور لاک استعمال کیا جاتا ہے ۔ دو اسازوں کی تعداد چار ہے فی

کس بیس روپیہ تنخواہ دی جاتی ہے۔

روزانہ پانچ گھنٹہ کام کیا جاتا ہے اس سال مالک کارخانہ نے لپ اسٹک تیار کی ہے تیار شدہ مال کی نکاسی فروخت کنندوں کے ذریعہ عمل میں آتی ہے۔

آٹھویں نمائش میں پہلی دفعہ شرکت کی گئی۔

(۱۱۲) محمد عبدالغنی صاحب گلبرگہ

یہ کارخانہ محلہ غازی پورہ گلبرگہ شریف میں واقع ہے۔ یہاں اگربتی بدکی۔ مسالہ۔ عود بتی۔ تیل۔ عطر۔ مسی۔ سرمہ اور صندل تیار کیا جاتا ہے۔ یہ ان کا آبائی پیشہ ہے۔ اور یہ قدیم کارخانہ ہے سرمایہ مشغولہ کی مقدار دو ہزار دو سو روپیہ ہے۔ سالانہ سات سو روپیہ منافع ہوتا ہے۔ جو اہل و عیال کے اخراجات میں خرچ ہو جاتا ہے۔ کچھ رقم پس انداز نہیں ہوتی۔

مصنوعات دستی آلات سے تیار کی جاتی ہیں۔ جڑی بوٹیوں سے تیس اقسام کا سامان تیار کیا جاتا ہے۔ خام پیداوار میں لوبان۔ عود۔ اگر۔ ناگر۔ متا۔ خس۔ پھول۔ سالاس۔ مشک صندل۔ زعفران۔ دارچینی۔ شہد۔ آل مدی۔ کافور استعمال کی جاتی ہیں۔

مزدوروں میں مردوں کی تعداد ۳ اور عورتوں کی تعداد ۴ ہے۔ ماہانہ اجرت ۳۵ روپیہ ہے کاروبار سال تمام اور روزانہ آٹھ گھنٹہ کام کیا جاتا ہے۔ گرانی کی وجہ سے اجرتوں میں ۵۰ فیصدی کا اضافہ کیا گیا۔

جنگ کے اثر سے عود۔ سلاس۔ آل، مدی اور کافور کی فراہمی میں دشواری ہو رہی ہے مال کی نکاسی عرس کے موقع پر ہوتی ہے۔ مالک کارخانہ درگاہ حضرت خواجہ بندہ نواز گیسو دراز کے خاص عطار ہیں۔

مجلس نمائش کی منعقدہ نمائشوں میں شرکت کی وجہ سے فائدہ ہوا اور کاروبار کو فروغ ہوا۔ گذشتہ نمائش میں آٹھ سو روپیے کی مالیت کا سامان فروخت ہوا۔ نمائش گلبرگہ سے اسناد اور تمغہ جات عطا ہوئے ہیں۔

(۱۱۳) مرزا محی الدین بیگ صاحب

یہ کارخانہ محلہ اعظم پورہ حیدرآباد میں واقع ہے یہاں بوٹ پالش۔ پوڈر اور روغنیات تیار کئے جاتے ہیں۔ ۱۹۲۹ء میں رجسٹری کے بعد محافظ اسنو۔ محافظ دندان۔ اور محافظ معدہ بھی ایجاد کئے گئے۔

ابتدائی کاروبار ایک سو پچاس روپیہ سے کیا گیا - چونکہ کاروبار ابھی ابتدائی حالت میں ہے اس لئے ایک ہی خاندان کے لوگ فرصت کے اوقات میں کام کرتے ہیں - ان کے مال کی نکاسی کا کوئی اطمینان بخش طریقہ نہیں ہے - ان کو ٹین کی ڈبیاں بنانے کی مشین لیبل کے لئے ڈائی شیشیوں کی فراہمی کی ضرورت ہے - اس صورت میں مناسب مقدار میں بوٹ پالش - ہیر آئیل وغیرہ فراہم کر سکتے ہیں -

ساتویں نمائش میں پہلی دفعہ شرکت کی گئی -

(۱۱۴) نیشنل سوپ فیاکٹری

پتہ - سکندرآباد آغاز کاروبار ۱۹۳۰ء

سرمایہ ابتدائی - چار ہزار روپیے

سرمایہ مشغولہ - چالیس ہزار روپیے - جس پر ۱۵ فیصدی منافع حاصل ہوتا ہے

یہاں صابن سازی اور فینائل سازی کا کام ہوتا ہے - کاروبار دستی مشینوں کے ذریعہ انجام پاتا ہے - اس فیاکٹری میں مزدوروں کی تعداد ۱۱۷ ہے جن میں مردوں کی تعداد ایک سو اور عورتوں کی تعداد ۴ اور بچوں کی تعداد ۱۲ ہے اور روزانہ سات گھنٹہ کام کیا جاتا ہے -

مال کی نکاسی ممالک محروسہ سرکار عالی کے اضلاع کے سوا شولاپور - اور بجواڑہ میں ہوتی ہے جنگ کے اثر سے کاسٹک سوڈا اور کاغذ کی قیمتوں میں اضافہ ہو گیا ہے -

مجلس نمائش کی منعقدہ نمائشوں میں ابتدا سے شرکت کی جارہی ہے گذشتہ سال تین ہزار روپیہ کی مالیت کا سامان فروخت ہوا

(۱۱۵) ہمنی مون پرفیومری ورکس

نام مالک - سید تاج الدین صاحب پتہ - گوشہ محل بلدہ حیدرآباد

آغاز کاروبار ۱۳۴۲ ف سرمایہ مشغولہ - دس ہزار روپیہ

یہاں ہیر آئیل اسنو - پاوڈر - عطر - ویزلین - ہیزلین تیار کئے جاتے ہیں - کارخانہ میں ۵ مزدور کام کرتے ہیں - قائد ملت مرحوم کی یاد ہر دم تازہ رکھنے کی غرض سے اس کارخانہ کا ایک تحفہ "بہادر یار جنگ ہیر آئیل" پیش کیا گیا ہے -

ساتویں نمائش میں پہلی مرتبہ شرکت کی گئی -

سگریٹ اور بیڑی سازی

(۱۱۷) حیدرآباد دکن سگریٹ فیاکٹری

عبدالستار صاحب مرحوم مالک کارخانہ کی اہلیہ سلیم خاتون صاحبہ اب اس کارخانہ کی نگراں کار ہیں یہ کارخانہ مشیرآباد بلدہ حیدرآباد میں واقع ہے آج سے (۱۶) سال قبل اس کارخانہ کا قیام عمل میں آیا کاروبار کی ملکیت ذاتی ہے۔ یہاں گولکنڈہ۔ دکن فلاگ اور ورجینیا فائن سگریٹ تیار کئے جاتے ہیں اس کارخانہ میں حضرت والاشان ولی عہد بہادر کے لئے بھی سگریٹ تیار کئے جاتے ہیں ممدوح والاشان کے مانوگرام کے ساتھ اس کی ڈائی تیار ہوئی ہے اس کی عام طور پر فروخت نہیں ہوتی مشنیری جو برقی قوت سے چلائی جاتی ہے اس فیکٹری میں موجود ہے۔ یہ مشنیری یورپ سے خریدی گئی ہے۔

مزدوروں میں مردوں کی تعداد ۱۵۱ اور عورتوں کی تعداد ۱۲۹ ہے جن کی ماہانہ اجرت علی الترتیب چالیس روپیہ اور تیس روپیہ ہے۔ جمعہ اور عیدین کو کام بند رہتا ہے۔ اور روزانہ آٹھ گھنٹہ کام کیا جاتا ہے۔

جنگ کے پیدا کردہ اثرات کی وجہ سے تمباکو اور سگریٹ کے کاغذ کی قیمتوں میں بہت زیادہ اضافہ ہوگیا ہے۔ مشنیری کے پرزہ جات کی درآمد نہ ہونے سے بھی کاروبار پر اثر پڑ رہا ہے۔ سگریٹ کی نکاسی اضلاع سرکار عالی کے علاوہ بیرون حیدرآباد بھی کافی مقدار میں ہوتی ہے۔ جنگ کی وجہ سے نقل وحمل میں دشواری ہو رہی ہے۔ یہاں روزانہ سگریٹ کے چار ہزار ڈبے تیار ہوتے ہیں۔ ملکی تمباکو کے علاوہ علاقہ گنتور کا بھی تمباکو استعمال کیا جاتا ہے۔ ملکی تمباکو جو استعمال کیا جاتا ہے وہ پربھنی۔ مدھرہ اور پداپلی کا ہے۔ مگر اس کی مقدار کم ہے۔

(۱۱۸) وزیر سلطان تمباکو کمپنی محدود

سنہ ۱۹۲۰ء میں چارمینار سگریٹ فیاکٹری کا قیام عمل میں آیا۔ صنعتی رقبہ مشیرآباد میں یہ کمپنی سب سے پہلے جدید العصر مشنیری کے ساتھ قائم ہوئی قانون کمپنی سرکار عالی کے تحت اس کارخانہ کی رجسٹری عمل میں آئی ہے۔ اس میں امپیریل تمباکو کمپنی کا سرمایہ بھی شریک ہے محمد سلطان صاحب اس کے صدرنشین ہیں مجلس نظماء میں صنعت وحرفت کے نمائندے شریک ہیں۔

اس فیکٹری میں مزدوروں کی تعداد سات سو ہے یوروپین کارکن بھی مامور ہیں۔ یہاں

مزدوروں کے لئے بڑی سہولتیں فراہم کی گئی ہیں۔ دواخانہ موجود ہے۔ جہاں ایک ڈاکٹر متعین ہے۔ مزدوروں کے بچوں کے لئے ایک بالک گھر بھی قائم کیا گیا ہے جس میں ٹرئننگ یافتہ نرس اور ڈاکٹر مامور ہیں۔

اوقات کار میں موسیقی سے نشر کرنے کا بھی انتظام کیا جاتا ہے تاکہ روزانہ کام کی تھکن محسوس نہ ہو اور مسرت سے وقت گذر جائے اس کے علاوہ چند اور سہولتیں بھی مہیا کی گئی ہیں فیاکٹری ایک وسیع اراضی پر پھیلی ہوئی ہے۔ جہاں صفائی کا معقول انتظام ہے۔

بیڑی سازی

(۱۱۹) اقبال برادرس یادگیر

محلہ آثار شریف۔ یادگیر ضلع گلبرگہ۔ آغاز کاروبار ۱۳۵۶ف۔ سرمایہ ابتدائی پانچ سو روپے سرمایہ مشغولہ ایک ہزار روپیے۔

اصلی شیر گولہ مارکہ بیڑی تیار کی جاتی ہے اس کے علاوہ ترکی ٹوپیوں کے پھندنے بھی بنائے جاتے ہیں۔ یہ دونوں یادگیر کی خاص گھریلو صنعتیں ہیں۔ بیڑی کے لئے برگ آبنوس اور تمباکو استعمال کیا جاتا ہے۔

یہاں مزدوروں میں مردوں کی تعداد دس اور عورتوں کی چالیس اور بچوں کی تعداد ۲۵ ہے۔ جن کی ماہانہ اجرتیں علی الترتیب ۲۵ روپیے ۲۰ روپیے اور ۱۲ روپیے ہیں۔ عیدین و تہوار اور ایام متبرکہ میں کام بند رہتا ہے۔

(۱۲۰) کارخانہ بیڑی آرمور

اس کارخانہ کے مالک سید حسین صاحب ہیں۔ موڑتاڑ تعلقہ آرمور ضلع نظام آباد کا ایک معمولی موضع ہے۔ اب وہاں اس کارخانہ کی بدولت گھر گھر روزگار مل رہا ہے۔ اس کارخانہ میں دس لاکھ بیڑیاں روزانہ تیار ہوتی ہیں۔ بیڑی بنانے کے سوا بیڑی کے گٹھے باندھنا، اس پر کاغذی حلقے چڑھانا ان پر کئی سو عورتیں کام کرتی ہیں۔ اس کارخانہ میں ایک ہزار اشخاص کام کر رہے ہیں۔ یہاں سے ہر ماہ ساٹھ ستر تھیلے بیڑی سکندرآباد کو روانہ کی جاتی ہے۔

نپانی تمباکو کاٹھیاوار سے حاصل کیا جاتا ہے۔ مالک کارخانہ مسلسل سررشتہ زراعت کو توجہ دلا رہے ہیں کہ نپانی کے قسم کا تمباکو یہاں رائج کیا جائے کہ بیرون مملکت سے حمل و

نقل کی دشواری باقی نہ رہے اس طریقہ سے مالک کارخانہ نے یہ اطمینان دلایا ہے کہ سارا تمباکو وہ خرید لیں گے۔ تمباکو کے کاشت کے مصارف کی ادائی پر بھی انھوں نے آمادگی ظاہر کی ہے اب مالک کارخانہ خود ہی اس کی کاشت کا ارادہ کر رہے ہیں۔ مالک کارخانہ سید حسین صاحب ہر کار خیر میں وسعت نظر سے کام لیتے ہیں۔

فلزّیات

(۱۲۱) الائیڈ الکٹرک کرافٹس

الائیڈ الکٹرک کرافٹس واقع اعظم پورہ حیدرآباد کے مالک وحید الرحمٰن صاحب ہیں.
یہاں بیٹری اور ریڈیو وغیرہ تیار کئے جاتے ہیں۔

کاروبار کا آغاز ۱۹۴۰ء میں ریڈیو کی تیاری سے ایک سو روپیہ کے سرمایہ سے ہوا اب سرمایہ مشغولہ کی مقدار چار ہزار روپیہ ہے۔ سرمایہ مشغولہ پر تقریباً ماہانہ دو سو روپیہ منافع ملتا ہے۔

کوئی بڑی سائز کی مشین موجود نہیں ہے البتہ ہاتھ سے چلانے کے قابل ایک وائنڈنگ مشین ہے

خام پیداوار میں سیسہ ابرق جست۔ گندھک۔ منگنیز وغیرہ استعمال ہوتے ہیں۔

یہاں کاریگروں کی تعداد تین ہے۔ سالانہ تین سو دن اور روزانہ سات گھنٹہ کام ہوتا ہے

ساتویں نمایش میں پہلی دفعہ شرکت کی گئی۔ مال کے بہت سے آرڈر وصول ہوئے نکاسی کا طریقہ اطمینان بخش نہیں ہے۔ اضلاع میں چند بیاٹری اور ریڈیو تیار کر کے دیئے گئے ہیں۔ الائیڈ الکٹرک کرافٹس مشین ڈورل مشین۔ ویلڈنگ مشین نیز چند دوسری مشینیں اور اوزار فراہم کرنے پر زیادہ مقدار میں مال تیار کر سکتے ہیں۔

(۱۲۲) بیدر پراڈکٹس

نام مالک۔ محمد واحد علی خاں صاحب

پتہ۔ روبرو مسجد اٹکل پورہ۔ بیدر۔ آغاز کاروبار۔ ۱۳۴۳ف

سرمایہ ابتدائی۔ ایک سو روپیے سرمایہ مشغولہ۔ چھ ہزار روپیے

صنعت بیدری مثلاً سگریٹ کیس۔ الکٹرک ٹیبل لیمپ۔ گلدان۔ سگریٹ کیس کشتی گنڈیاں اور پیپر کٹر تیار کئے جاتے ہیں

خام پیداوار میں جست تانبا۔ چاندی اور سونا استعمال کیا جاتا ہے۔

کارگیروں کی تعداد ۲۳ ہے۔ سال میں تین سو دن اور روزانہ سات گھنٹہ کام کیا جاتا ہے تیار شدہ مال کی نکاسی فروخت گاہ مصنوعات ملکی سرکار عالی اور سکندر آباد میں ہو رہی ہے سال حال سولہ سالہ کیا لنڈر ایجاد کیا گیا ہے جس کو پیٹنٹ کرایا گیا ہے۔ نیز الکٹرک ٹیبل لیمپ بڈ روم کا جدید نمونہ بھی تیار کیا گیا ہے۔

آٹھویں نمائش میں پہلی دفعہ شرکت کی گئی دو ہزار کی مالیت کا سامان فروخت ہوا۔

(۱۲۳) حیدرآباد اسٹیل انڈسٹریز

یہ کارخانہ عثمان شاہی حیدرآباد میں واقع ہے یہاں آہنی سامان از قسم الماری پیپے بجوریاں، ٹرنک۔ سوٹ کیس تیار کئے جاتے ہیں۔ چار سال قبل کاروبار کا آغاز کیا گیا۔ سرمایہ مشغولہ کی مقدار ۷۵ ہزار روپیہ ہے کارگیروں کی تعداد پچپن ہے لوہا بیرون مملکت سے درآمد کیا جاتا ہے۔ سال میں ۳۰۰ دن اور روزانہ آٹھ گھنٹہ کام کیا جاتا ہے۔ آٹھویں نمائش میں پانچ ہزار روپیہ کا سامان فروخت ہوا۔

(۱۲۴) حیدرآباد آلوین میٹل ورکس محدود

حضرت اقدس و اعلیٰ نے پانچ سال قبل بہ نفس نفیس حیدرآباد آلوین میٹل ورکس کا افتتاح صنعتی رقبہ اعظم آباد میں فرمایا۔ یہاں مختلف آہنی سامان مثلاً الماریاں۔ بجوریاں پلنگ چاقو۔ قفل اور ردی دان وغیرہ تیار کئے جاتے ہیں۔ دفاتر مکانات بنکوں اور دواخانہ جات کے لئے فرنیچر بنایا جاتا ہے۔ اس مال کی نکاسی برطانوی ہند میں ہو رہی ہے ۱۹۳۶ء میں ۱۹ لاکھ ستر ہزار روپیے کا سامان تیار کیا گیا۔ آہنی خام اشیاء جمشید پور اور میسور سے درآمد کئے جاتے ہیں۔ اور یہاں ان کی تیاری عمل میں آتی ہے۔ اس کارخانہ کا شوروم عابد روڈ میں واقع ہے حیدرآباد آلوین میٹل ورکس کا اجرا شدہ سرمایہ بیس لاکھ روپیہ ہے مزدوروں کی تعداد ایک ہزار تین سو ہے۔ تجربہ کار بیرونی انجینئر مامور ہیں۔

مابعد جنگ کے انتظامات کے سلسلہ میں مزید مشنری کا آرڈر دیا گیا ہے۔

ریلوے لیس اور فرنیچر کی تیاری میں کارآمد ہوں گے۔ ۱۹۳۶ء میں اس کمپنی کو دو لاکھ ۴۱ ہزار کا خالص منافع حاصل ہوا۔ اس کمپنی کے مینیجنگ ڈائرکٹر خان بہادر نواب احمد نواز جنگ بہادر ہیں مجلس نمائش کی منعقدہ نمائشوں میں گذشتہ چار سال سے شرکت کی جا رہی ہے نمائش کی وجہ سے بہت سے آرڈر وصول ہوئے ہیں۔

ہندوستانی معاشیات کے مبادی

مع

خصوصی تفصیلات مملکت آصفیہ

از

مولوی شرف الدین صاحب بی اے (عثمانیہ)
اعزازی معتمد مجلس نمائش

اس کتاب پر جناب مولوی حبیب الرحمن صاحب بی ایس سی (آنرس) لندن
ناظم سررشتہ تجارت و حرفت سرکار عالی نے پیش لفظ تحریر فرمایا ہے

طلبائے انٹرمیڈیٹ، معاشیات و کامرس اور صناعوں و تاجروں
کے لئے بے حد مفید

طبع ثانی - قیمت عہ۸ر دو روپے آٹھ آنے

ملنے کا پتہ

دفتر انجمن امداد باہمی بلاسودی طیلسانین عثمانیہ نمائش گاہ، یکم جاہی روڈ، حیدرآباد

مصنوعات

اسٹیٹ عالیجناب راجہ دھرم کرن بہادر آصفجاہی

نقروی باریک جالدار سامان۔ بلفم۔ چرمی۔ شیشمی۔ لکڑی کا سامان۔ کمبل۔ ساڑیاں۔ چوڑیاں۔ پیتلی اور لوہے کا کام۔ لکڑی کے کھلونے۔ ویونگ مشین دستی ماگھ اور اسٹیٹ گرلز اسکول کا تیار کردہ سامان۔ سوزن کاری۔ کشیدہ کاری۔ کارچوب اسپرے ورک۔ ساڑی کے قور۔ بنین۔ ٹوپیاں۔ دھرم ونت ہائی اسکول کے طلبہ کا تیار کردہ سامان۔ برلنٹین۔ اسنو۔ سینٹ آئیل۔ پین بام۔ ناخن پالش۔ چرمی قالین وغیرہ وغیرہ۔

نمایش مصنوعات ملکی مکرم جاہی روڈ

میں

شعبۂ جاگیرات کے اسٹال راجہ دھرم کرن بہادر آصفجاہی

پرملاحظہ فرمائیے

مزید استفسارات انچارج افسر اسٹال سے فرمائے جاسکتے ہیں۔

(۱۲۵) حیدر آباد جنرل ویلڈنگ ورکس

اس کارخانہ کے مالک جی۔ اے۔ پٹیل صاحب ہیں۔ یہ کارخانہ گگن محل روڈ حیدرآباد میں واقع ہے۔

اس کارخانہ کا قیام ۱۳۵۳؁ ف پانچہزار روپیے کے سرمایہ سے عمل میں آیا اور اب سرمایہ مشغولہ کی مقدار دس ہزار روپیہ سکہ عثمانیہ ہے۔

ہمہ قسم کا ولڈنگ کا کام کیا جاتا ہے کچھ مشینری بمبئی سے بھی خریدی گئی ہے۔ یہاں کے کام کرنے والے عثمانیہ ٹکنیکل کالج میں تربیت حاصل کر چکے ہیں۔ مزدوروں کی تعداد آٹھ ہے۔

ساتویں نمائیش میں پہلی دفعہ شرکت کی گئی۔

(۱۲۶) دکن ٹریڈنگ کمپنی کریم نگر

دکن ٹریڈنگ کمپنی کو کریم نگر کی فلزی مصنوعات کی خریدی کے لئے سررشتہ تجارت وحرفت کی جانب سے گتہ دیا گیا ہے حکومت کی جانب سے خام مال کی فراہمی کی جاتی ہے اس ضلع میں قینچیاں۔ استرے۔ اور چھریاں تیار کی جارہی ہیں۔

ساتویں نمائیش میں پہلی دفعہ شرکت کی گئی۔

(۱۲۷) ذوالفقار کمپنی

ذوالفقار کمپنی کے مالک محمد حسین صاحب ہیں۔ یہ کارخانہ مسجد چوک بلدہ حیدرآباد میں واقع ہے اس کمپنی میں ہمہ اقسام کے تلوار جیسے۔ خنجر اور کٹھار کے علاوہ چھوٹے بڑے ہتیار تیار کئے جاتے ہیں یہ ان کا موروثی پیشہ ہے پرانے سامان کو دیکھکر ایسی ہو بہو نقل کی جاتی ہے کہ بالکل تمیز نہیں ہو سکتی۔ امرتسر کے سکھ اصحاب نے یہ رائے دی ہے کہ ایسی تلواریں انھوں نے کہیں نہیں دیکھیں۔ مالک کارخانہ مختلف اقسام کے اسلحہ کے علاوہ بیدری صنعت کا کام بھی کرتے ہیں۔ قبضے پر طلائی ونقرئی کام بھی کیا جاتا ہے۔ صیقل میں تلوار کا جوہر نکالتے ہیں عباسی تلوار کا بل نکالتے ہیں۔ یہ کام انھیں کے خاندان کے لوگ کرتے ہیں۔ جن میں سات کاریگر بھی ملازم ہیں۔ سرمایہ مشغولہ کی مقدار پانچہزار روپیہ ہے گذشتہ چار سال سے مجلس نمائیش کی منعقدہ نمائیشوں میں شرکت کر رہے ہیں۔ حضرت والاشان نواب اعظم جاہ بہادر نے دو ہزار روپیہ کی تلواریں نمائیش میں خرید فرمائیں۔ امرائے عظام کی جانب سے بھی فرمائشیں وصول ہوئیں۔

(۱۲۸) ریڈیو ہاوز

نام مالک ۔ میر حبیب اللہ صاحب

پتہ ۔ کوچہ چراغ علی ۔ حیدرآباد دکن

آغاز کاروبار ۔ سنہ ۱۹۳۶ء

سرمایہ مشغولہ تین ہزار روپیہ ۔ سرمایہ پر دس فیصدی منافع حاصل ہوتا ہے

ریڈیو سٹ تیار کرنے میں خام پیداوار میں لکڑی ۔ موم ۔ تانبا ۔ الومنیم ۔ اور سیسہ استعمال کیا جاتا ہے ۔

میر حبیب اللہ صاحب نے بمبئی ٹکنیکل انسٹیٹیوٹ میں تعلیم حاصل کی ہے ۔ کاریگروں میں مردوں کی تعداد چھ اور بچوں کی تعداد دو ہے سوائے عیدین کے روزانہ گیارہ گھنٹہ کام کیا جاتا ہے ریڈیو تیار کر کے مقامی طور پر فروخت کرتے ہیں ۔

مجلس نمایش کے منعقد کردہ نمائیشوں میں تین دفعہ شرکت کی گئی اور مظاہرات میں حصہ لیا گیا ۔

(۱۲۹) لیل بیدری ورکس

نام مالک ۔ محمد جمال صاحب پتہ ۔ آغا پورہ جدید حیدرآباد دکن

آغاز کاروبار ۔ سنہ ۱۳۴۴ف ابتدائی سرمایہ ۔ ایک سو روپیے

سرمایہ مشغولہ دو ہزار چھ سو روپیہ ۔ سالانہ ساڑھے بارہ فیصدی منافع حاصل ہوتا ہے ۔ دستی آلات سے بیدری سامان گنڈیاں اور فونٹن پن نب تیار کئے جاتے ہیں ۔ مزدوروں میں مردوں کی تعداد ۲۰ عورتوں کی چھ اور بچوں کی بارہ ہے تمام سال میں چار روز تعطیل دی جاتی ہے اور روزانہ چھ گھنٹہ کام کیا جاتا ہے

مال کی نکاسی کا انتظام اطمینان بخش نہیں ہے ۔ اس سال فونٹن پن نب تیار کیا گیا ہے ۔ آٹھویں نمائیش میں پہلی دفعہ شرکت کی گئی ۔ چھ سو روپیے کی مالیت کا سامان فروخت ہوا

(۱۳۰) صدیق انجینیرنگ ورکس

اس کارخانہ کے مالک غلام محمد صاحب صدیقی ہیں یہ کارخانہ مکرم جاہی روڈ بلدہ حیدرآباد میں واقع ہے ۔ مالک کارخانہ کو بچپن سے مشینری سے دلچسپی تھی اسی بنا پر ۱۹۱۵ء میں کاروبار کا آغاز کیا ۔ کسی ورکشاپ یا کارخانہ میں انھوں نے کوئی ٹریننگ حاصل نہیں کی ہے

اس کارخانہ میں موٹر کار ریفریجریٹر ریڈیو ہر اقسام کی مشنری اور دیگر آلات درست کئے جاتے ہیں۔ مالک کارخانہ کو اس بات کا دعویٰ ہے کہ جو مشنری کوئی کمپنی درست نہ کر سکے وہ یہاں درست کی جا سکتی ہے۔ معظم جاہی مارکیٹ کی گھڑیال کی درستی اس بات کی شاہد ہے اسپرے گن شیشن جوینٹ کرنے کے کام آتی ہے وہ یہاں تیار کی جا رہی ہے۔ ریڈیو والو کے سوا سب سامان اس انجینئرنگ ورکس میں تیار کیا جاتا ہے۔ آٹو میٹک کیمرہ کی دوا کی حفاظت کے لئے آلہ اسی کارخانہ میں تیار کیا گیا۔ جس کو پوٹیکل ورکس کمپنی نے خرید لیا ہے۔ مقامی فائر بریگیڈ کے لئے انجن کی بیاٹری سے چالو رہنے والا گھنٹہ یہاں ہی تیار کیا گیا ہے۔ اے۔ آر۔ پی اور فائر بریگیڈ کے آگ بجھانے والوں کے لئے کلہاڑیاں بھی صدیق انجینئرنگ ورکس میں تیار کی گئی ہیں۔

سرمایہ مشغولہ کی مقدار آٹھ ہزار روپیہ ہے۔ کاروبار مشینوں کے ذریعہ انجام دیا جاتا ہے کچھ مشینری بمبئی سے خریدی گئی ہے۔ مزدوروں کی تعداد پانچ ہے۔ سال میں ۳۰۶ دن اور روزانہ آٹھ گھنٹہ کام کیا جاتا ہے۔ جنگ کی وجہ سے کاروبار کو ترقی ہوئی۔ مگر مال دستیاب نہیں ہو رہا ہے۔ اگر رقمی امداد کیجائے تو بہت سی چیزیں تیار کر سکتے ہیں اور مشنری خرید سکتے ہیں جنگ کی وجہ سے بجلی کے پنکھے ریڈیو کا سامان اور لاؤڈ اسپیکر تیار کئے۔ اس کے علاوہ تار جو آگہ لپٹا ہوا باہر سے آتا ہے اس کی تیاری بھی ان کے کارخانے میں ہو رہی ہے برقابی کے لئے بھی کل پرزے تیار کر رہے ہیں۔ مجلس نمائش کی منعقدہ نمائشوں میں ابتداء سے شرکت کی جا رہی ہے۔

(۱۳۱) کارخانہ تاج دکن بیدر

اس کارخانہ کے مالک غلام غفار صاحب ہیں۔ یہ کارخانہ بیدر میں واقع ہے۔ بیدری ظروف تیار کئے جاتے ہیں۔ بیدر کے سوا کہیں یہ صنعت نہیں ہوتی۔ یہی وجہ ہے کہ یورپین اور ماہرین سیاح خاص دلچسپی اور شوق سے یہ سامان خریدتے ہیں۔

سرمایہ مشغولہ کی مقدار پانچ ہزار روپیہ ہے خام اشیاء میں جست تانبا۔ سونا۔ چاندی استعمال کیا جاتا ہے۔

اس کارخانہ میں مزدوروں کی تعداد ۳۰ ہے جمعہ اور عیدین کے سوا تمام سال اور روزانہ چھ گھنٹہ کام ہوتا ہے۔

اس کارخانہ کے مصنوعات کی نکاسی فروخت گاہ مصنوعات ملکی سرکار عالی واقع توپ کا سانچہ میں ہوتی ہے۔

مجلس نمائش کی منعقدہ نمائشوں میں پہلے سے شرکت کی جارہی ہے۔ گذشتہ سال نمائش میں ایک ہزار روپیہ کی مالیت کا سامان فروخت ہوا۔

(۱۳۲) کارخانہ سید اسمٰعیل اینڈ برادرس

گپتی سازی کا یہ کارخانہ محلہ دھونڈہ پورہ مستقر بیڑ میں واقع ہے۔ ۱۳۵۳ف میں اس کارخانہ کا قیام عمل میں آیا۔ پچاس روپیہ کے سرمایہ سے کاروبار آغاز کیا گیا اب سرمایہ مشغولہ دو ہزار روپیے ہے۔ جس پر چالیس فیصدی منافع ملتا ہے۔

گپتی سازی کے لئے خام اشیاء اندرون مملکت آصفیہ ہی میں دستیاب ہوجاتے ہیں۔

اس کارخانہ میں کاریگروں کی تعداد چار ہے۔ سال بھر کام کیا جاتا ہے اور روزانہ آٹھ گھنٹے کام کیا جاتا ہے۔

اسپرٹ اور لاک کی فراہمی میں مشکل ہو رہی ہے۔ مال کی نکاسی ضلع بیڑ ہی میں ہوتی ہے دو سال سے نمائش میں شرکت کی جارہی ہے۔ مجلس نمائش کی جانب سے رقمی امداد کی گئی۔ گذشتہ نمائش میں نو سو روپیہ کا مال فروخت ہوا۔ اس سال انھوں نے کڑبی کاٹنے کا آلہ بھی تیار کیا ہے۔

(۱۳۳) کارخانہ گپتی سازی ضلع بیڑ

نام مالک ۔ شیخ احمد جان محمد صاحب ۔ پتہ ۔ محلہ دھونڈا پورہ بیڑ

آغاز کاروبار ۱۲۸۲ف سرمایہ ابتدائی ۔ ایک سو روپیہ

سرمایہ مشغولہ ۔ چار ہزار روپیہ جس پر ایک سو روپیہ ماہانہ منافع ملتا ہے۔

کاروبار کی نوعیت گپتی سازی ہے جو آبائی پیشہ ہے۔ مختلف قسم کی گپتیاں۔ پرپچے۔ چاقو تیار کئے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ قلم چھری اور اسٹک میں گپتیاں بنائی جاتی ہیں۔ سال حال سروتہ بھی تیار کیا گیا۔

خام اشیاء میں فولاد۔ چاندی۔ پیتل المونیم اور لکڑی استعمال کیجاتی ہے۔

ایک ہی گھرانے کے لوگ اس کاروبار میں مشغول ہیں۔ مزدوروں میں چھ مرد اور چار بچے ہیں جن کی ماہانہ اجرت علی الترتیب ۳۰ اور ۲۰ روپیے ہے۔ سال میں نو ماہ کام

ہوتا ہے اور روزانہ آٹھ گھنٹہ جنگ کے اثر سے فولاد کی دستیابی میں مشکل ہو رہی ہے۔

مال کی نکاسی میں ان کو امداد کی ضرورت ہے۔ بیرون مملکت میں بمبئی۔ احمد نگر۔ شولاپور اور پونا کو مال برآمد ہوتا ہے مجلس نمائش کی منعقدہ نمائشوں میں شرکت سے مال زیادہ مقدار میں فروخت ہو رہا ہے مگر آمد و رفت میں زیر باری ہوتی ہے اور مجلس نمائش سے صرف پچاس روپیہ کی امداد کی جاتی ہے۔ گذشتہ سال ایک ہزار روپیے کا سامان فروخت ہوا۔ اورنگ آباد، بمبئی، بیڑ اور گلبرگہ کی نمائشوں سے اسناد و تمغہ جات عطا ہوئے ہیں۔

(۱۳۴) کارخانہ گلزار دکن بیدر

کارخانہ گلزار دکن کے مالک سید تصدق حسین صاحب ہیں یہ کارخانہ بیدر میں واقع ہے۔ ۱۳۲۶ف میں اس کارخانہ کا آغاز کیا گیا۔ بیدری ظروف۔ سگریٹ کیس۔ گلدان۔ ٹیبل لیمپ۔ گنڈیال پاندان اور تمغہ جات و کپ خوشنما و پائیدار تیار کئے جاتے ہیں۔ سرمایہ مشغولہ کی مقدار سات ہزار روپیے ہے جس پر سالانہ پچیس فیصدی خالص منافع حاصل ہوتا ہے۔ خام اشیاء میں جست۔ تانبا۔ چاندی اور سونا استعمال کیا جاتا ہے۔ ہاتھ سے کام کیا جاتا ہے۔ لوہے کے قلم تیار کرکے یہ بیدری کام کیا جاتا ہے

اس کارخانہ میں مزدوروں کی تعداد بیس ہے۔ جن کی اوسط اُجرت ماہانہ ۲۸۰ روپیہ ہے اور عیدین کے سوا تمام سال کام کیا جاتا ہے۔ روزانہ چھ گھنٹہ کام ہوتا ہے۔

ان کے مال کی نکاسی فروخت گاہ مصنوعات ملکی سرکار عالی میں ہوتی ہے۔ جنگ کے اثر سے جست اور تانبا گراں ہو گیا ہے۔ جس کی وجہ سے اس کارخانہ کو زیادہ منافع نہیں مل رہا۔ مجلس نمائش کی منعقدہ نمائشوں میں ابتدا سے شرکت کی جا رہی ہے۔ اس کی وجہ سے مال کی اچھی نکاسی ہو جاتی ہے۔ سال گذشتہ نمائش میں تین ہزار روپیے کی مالیت کا سامان لایا گیا تھا ساتویں نمائش میں حضرت اقدس و اعلیٰ کے حضور میں جو کاسکٹ مجلس نمائش کی جانب سے گزرانہ گیا وہ اسی کارخانہ کا تیار کردہ تھا۔ اس کارخانہ کو بمبئی اور پونا کی نمائشوں سے تمغہ جات عطا ہوئے ہیں

(۱۳۵) محمد جعفر علی صاحب

پتہ۔ نظام شاہی روڈ۔ حیدرآباد دکن

آغاز کاروبار۔ سنہ ۱۹۳۹ء   سرمایہ ابتدائی۔   پانچسو روپیے

سرمایہ مشغولہ۔ پانچ ہزار روپیے۔ اس پر دس فیصدی منافع حاصل ہوتا ہے۔

دستی مشین سے۔ یہاں رنگ ریلونگ۔ مونوگرام پرنٹنگ۔ مونوگرام اسپیشل۔ بیاڈ۔ بیاس

بلاکس۔ فونٹین پن نب۔ شوگر سیس اور مولڈ گرام اسٹیل ڈائی تیار کئے جاتے ہیں۔
خام اشیا میں پیتل۔ فولاد۔ چاندی۔ سونا۔ تیزاب۔ ہاتھی دانت۔ اور رنگ استعمال کیا جاتا ہے کاریگروں کی تعداد آٹھ ہے۔ جن کی ماہانہ اجرتوں کا اوسط ۲۵۰ روپیہ ہے۔ جمعہ اور عیدین کے سوا تمام سال اور روزانہ آٹھ گھنٹہ کام کیا جاتا ہے۔
آٹھویں نمائش میں تین سو روپیے کی مالیت کا سامان فروخت ہوا۔ مالک کارخانہ کو برقی قوت کی ضرورت ہے تاکہ کاروبار کو ترقی دیجا سکے۔

(۱۳۶) نیو الکٹرک ورکس

اس کارخانہ کے مالک مسٹر ملیچکر ہیں جنھوں نے عثمانیہ ٹکنیکل کالج میں تعلیم حاصل کی ہے یہ کارخانہ شاہ علی بنڈہ بلدہ حیدرآباد میں واقع ہے۔ پانچ سال قبل کاروبار کا آغاز کیا گیا۔
ادویات اور دوسرے کیمیائی اشیاء کی تیاری کے لئے برقی بھٹی اسی کارخانہ کی ایجاد ہے۔ بجلی کے علاج کے آلات فالج اور لقوے جیسے امراض کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔ حون ٹنک کے لئے مالک کارخانہ نے چند آلات ایجاد کئے ہیں اس کے علاوہ بغیر سایہ کا چراغ ایجاد کیا ہے جو آپریشن کے لئے مفید ہے۔ پانی گرم کرنے کے لئے بھی برقی چولہے تیار کئے جاتے ہیں یہ آلات دکھاوے اور کام میں بالکل ولایتی آلات کے مماثل ہیں بعض آلات میں تو خاص جدتیں پیدا کیگئی ہیں
ان کے علاوہ خریداروں کے حسب خواہش دوسرے برقی آلات۔ ان کی خاص ضروریات کے موافق تیار کئے جاتے ہیں۔ اس کارخانہ کے تیار کردہ اکثر آلات سررشتہ طبابت، دواخانہ عثمانیہ میڈیکل کالج، شعبہ کیمیا جامعہ عثمانیہ اور سررشتہ اے۔ آر۔ پی میں استعمال ہورہے ہیں۔ بیرونی دوا ساز اداروں بجواڑہ اور مچھلی پٹم سے بھی خریداری جاری ہے اس سال انھوں نے برقی مشین سے مرغیوں کے بچے پیدا کرنے کا مشین اور الکٹرک گھڑیال بھی تیار کی۔
گذشتہ پانچ سال سے نمائش میں شرکت کیجارہی ہے۔ بلاکرایہ اسٹال اور روشنی کے علاوہ رقمی امداد اور طلائی تمغوں سے ان کی حوصلہ افزائی کیجارہی ہے تاکہ نئے ایجادات سے ملک کو فائدہ پہنچائیں۔

(۱۳۷) ہند انڈسٹریل ورکس

نام مالک آر۔ ڈی۔ مالوی صاحب
پتہ۔ مہاراج گنج حیدرآباد دکن آغاز کاروبار مارچ ۱۹۲۲ء

سرمایہ ابتدائی بارہ سو روپیہ سرمایہ مشغولہ ۳۵ ہزار روپیے

آہنی فرنیچر مثلاً تجوریاں۔ صندوق۔ الماریاں۔ جھولے۔ نکل پلیٹنگ۔ حاسٹیل و مکانات کے آہنی فرنیچر اور موٹر کے گیاس پلانٹ تیار کئے جاتے ہیں۔

لوہے کی چادریں وسلاخیں بیرون مملکت سے درآمد کی جاتی ہیں مردوں کی تعداد ۸ ہے۔ سوائے جمعہ اور عام تہوار کے روزانہ سات گھنٹہ کام کیا جاتا ہے ان کے مال کی نکاسی کرنول بجواڑہ اور ناگپور میں ہوتی ہے۔

آٹھویں نمائش میں پہلی دفعہ شرکت کی گئی۔ پانچسو روپیے کی مالیت کا آہنی سامان فروخت ہوا

(۱۳۸) یوسفی صنعت گاہ

نام مالک۔ میر راحت علیصاحب

پتہ۔ کالی کمان۔ حیدرآباد آغاز کاروبار ۱۳۵۲ف

سرمایہ ابتدائی دو سو روپیے سرمایہ مشغولہ ایکہزار روپیے

یہاں گھڑی کا کیس۔ فونٹن پن کی پتی عینک کے فریم نقرئی و طلائی گلاس۔ پوڈر کے ڈبے اور زیورات تیار کئے جاتے ہیں۔

کاریگروں کی تعداد چار ہے۔ ہفتہ میں ایک دن تعطیل دی جاتی ہے۔ روزانہ آٹھ گھنٹہ کام کیا جاتا ہے۔ مالک کارخانہ کو مشنری کی ضرورت ہے۔

بٹن سازی

(۱۳۹) اننت بٹن فیاکٹری

نام مالک۔ اننت سوامی صاحب پتہ۔ سلطان بازار حیدرآباد دکن

آغاز کاروبار۔ تیر ۱۳۵۳ف سرمایہ ابتدائی پانچ سو روپیے

یہاں دستی آلات سے گنڈیاں تیار کی جاتی ہیں خام پیداوار میں ہاتھی دانت۔ ناریل اور سینگ استعمال کیا جاتا ہے۔ ہاتھی دانت بیرون مملکت سے درآمد کیا جاتا ہے۔

کاریگروں کی تعداد دو ہے۔ جن کو پچیس روپیے اجرت دی جاتی ہے سال میں دو سو دن اور روزانہ ۸ گھنٹہ کام کیا جاتا ہے۔

ان کے مال کی نکاسی دہلی اور بمبئی میں بھی ہوتی ہے۔ ہائیکورٹ اور جام نگر کے بیرسٹر نی

مال سے مسابقت کا اندیشہ ہے۔

آٹھویں نمائش میں ۴۵۰ روپیے کی مالیت کا سامان لایا گیا تھا۔

(۱۴۰) بہادر بٹن فیکٹری

نام مالک - سید معین الدین صاحب

پتہ - منگل ہاٹ - حیدرآباد دکن آغاز کاروبار ۱۳۳۹ف

سرمایہ ابتدائی بارہ روپیہ سرمایہ مشغولہ ایک ہزار روپیے

یہاں مختلف قسم کی گنڈیاں - ہاتھی دانت اور ناریل کے خول وغیرہ سے تیار کئے جاتے ہیں مالک کارخانہ خود گنڈیاں تیار کر لیتے ہیں - کاریگروں میں تین مرد دو عورتیں اور دو بچے شامل ہیں - بجز جمعہ کے تمام سال اور روزانہ آٹھ گھنٹے کام کیا جاتا ہے۔

مالک فیکٹری کو کاروبار کی ترقی کے لئے سرمایہ کی ضرورت ہے۔ اشیائے خام میں ہاتھی دانت پیتل - چاندی - تانبا ۔۔۔ سلولائیڈ - سینگ - ناریل کے خول اور مختلف رنگ استعمال کئے جاتے ہیں۔

نکاسی کا کوئی خاص انتظام نہیں ہے کبھی کسی کے ذریعہ کچھ مال - بمبی پونا اور احمد آباد روانہ کیا جاتا ہے

اس سال مالک کارخانہ نے مصنوعی کانچ کے گنڈیاں تیار کئے ہیں۔

(۱۴۱) بھارت بٹن فیکٹری

مالک کارخانہ سکھ دیو پرشاد صاحب

پتہ - شاہ گنج - حیدرآباد آغاز کاروبار ۱۳۳۵ف

سرمایہ ابتدائی پانچ ہزار روپیے سرمایہ مشغولہ دو لاکھ روپیے

جس پر پانچ فیصدی خالص منافع حاصل ہوتا ہے

کارخانہ میں بٹن - ایرنگ - ساڑی پن اور بیلیٹ مشین کے ذریعہ تیار کئے جاتے ہیں طلبائے جامعہ عثمانیہ کے یونیفارم کے لئے جو بٹن بنائے گئے ہیں وہ اسی کارخانہ کے تیار کردہ ہیں۔

مزدوروں میں مردوں کی تعداد ایک سو چالیس اور بچوں کی تعداد ساٹھ ہے مزدوروں کی اوسط اجرت ماہانہ چار ہزار روپیے ہے گرانی کی وجہ سے اجرتوں میں ۵۰ فیصدی کا اضافہ کیا گیا ہے سال میں ۳۱۰ دن اور روزانہ ساڑھے آٹھ گھنٹے کام کیا جاتا ہے

خام پیداوار میں سونا چاندی - پیتل - تانبا - ریٹھا - نیٹرک الیسڈ - سلفورک الیسڈ پوٹاشیم

پڑاسیم سائنیڈ کو استعمال کیا جاتا ہے۔ مال کی نکاسی اطمینان بخش طریقہ پر ہو رہی ہے اس کارخانہ کا مال ممالک محروسہ سرکار عالی میں فروخت ہوتا ہے۔ کسی ضلع میں بھی اس کا خاص ایجنٹ نہیں ہے۔ اضلاع سے تاجر آتے اور خرید کرتے جاتے ہیں۔ بیرون ممالک سرکار عالی میں مدراس۔ دھلی۔ بمبئی۔ کلکتہ۔ آکولہ اندور اور کراچی کو مال برآمد کیا جاتا ہے۔ بیرونی مسابقت فی الحال نہیں ہے۔ البتہ مقامی کارخانوں میں مسابقت جاری ہے جنگ کے اثر سے دھاتوں کی قیمت میں اضافہ ہوگیا ہے کیمیائی اشیاء کی بھی قلت ہوگئی ہے۔

لکی مصنوعات کی نمائش کی وجہ سے اس صنعت کو کافی فروغ ہوا اور تشہیر خوب ہوئی نمائش میں ایک ہزار پانچ سو روپیے کی مالیت کا سامان فروخت ہوگیا۔ ورنگل۔ الوال کی نمائشوں میں اس فیاکٹری نے شرکت کی ہے۔ جہاں سے اسناد عطا ہوئے ہیں۔

(۱۴۲) پربھات بٹن فیاکٹری

پربھات بٹن فیاکٹری کے مالک شیو چند رائے موہن لال صاحب ہیں۔ یہ کارخانہ چارکمان بلدہ حیدرآباد میں واقع ہے۔ یہاں روزانہ ایک سو روپیہ کی مالیت کی گنڈیاں تیار کی جاتی ہیں اس فیکٹری کو قائم ہوکر نو سال کا عرصہ ہوتا ہے۔ مزدوروں کی تعداد ساٹھ ہے۔ اس فیکٹری کو اے۔ آر۔ پی کے بیاجس تیار کرنے کا آرڈر ملا تھا۔

(۱۴۳) پریم بٹن فیکٹری

نام مالک۔ دیوی چند صاحب

پتہ چندریکا پور۔ کبوتر خانہ قدیم۔ حیدرآباد دکن

آغاز کاروبار۔ ۱۳۵۰ف سرمایہ ابتدائی۔ پانچ ہزار روپیے

سرمایہ مشغولہ۔ بیس ہزار روپیے جس پر ساڑھے بارہ فیصد منافع حاصل ہوتا ہے۔

دستی آلات سے یہاں گنڈیاں تیار کی جاتی ہیں۔

مزدوروں میں مردوں کی تعداد ۲۵ عورتوں کی ۳ اور بچوں کی تعداد ۱۵ ہے۔ جنکی اجرتوں کا ماہانہ اوسط پچیس روپیہ ہے۔ سال میں ۲۹۰ دن اور روزانہ آٹھ گھنٹہ کام کیا جاتا ہے۔ گنڈیوں کی برآمد۔ امرتسر۔ دھلی۔ بمبئی۔ مدراس اور بنگلور کو ہو رہی ہے۔

(۱۴۴) خسرو بٹن فیکٹری

نام مالک: نظام علی خاں صاحب و اکبر علی خاں صاحب

پتہ۔ فتح دروازہ بلدہ حیدرآباد دکن۔

آغاز کاروبار۔ ۱۳۵۳ف سرمایہ مشغولہ دو ہزار روپیہ

یہاں شیروانی و کوٹ کے بٹن اور مکان کے بندے اتامل کے تیار کئے جاتے ہیں۔ اس میں دس مزدور کام کرتے ہیں۔ سالِ رواں نمائش میں پہلی مرتبہ شرکت کی گئی۔

(۱۴۵) دکن بٹن فیکٹری

اس فیکٹری کے مالک محمد غوث الدین صاحب ہیں۔ ۱۳۱۲ف میں اس فیکٹری کا قیام عمل میں آیا۔ ایک معمولی سرمایہ سے کام شروع کیا گیا۔

خام اشیاء میں پیتل چاندی۔ سونا۔ لوہا۔ تانبا۔ جست۔ المونیم۔ سیانیڈ۔ اسپرٹ۔ پٹرول مٹی کا تیل استعمال کیا جاتا ہے۔ اس فیکٹری میں پاور مشین موجود ہیں۔

محمد غوث الدین صاحب مالک فیکٹری خود ایک بڑے ماہر فن ہیں۔ آرٹسٹ۔ انگریور انجنیر۔ میکانک۔ ڈزائنر۔ سب قسم کے کام کے ہر شعبہ میں کمال رکھتے ہیں۔

اس فیکٹری میں ڈیڑھ سو مزدور ملازم ہیں۔ ان سب کی تنخواہ ماہانہ تین ہزار ہے۔ ہفتہ میں ایک دن تعطیل دی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ اہم عیدوں اور تہواروں میں بھی تعطیل دی جاتی ہے۔ سرمایہ مشغولہ کی مقدار پانچ لاکھ روپیہ ہے۔

مال کی نکاسی ایجنٹ کے ذریعہ کی جاتی ہے۔ ہندوستان کے بڑے بڑے شہروں میں ایجنسیاں ہیں۔ بہ نسبت حیدرآباد کے بیرون ملک میں مال زیادہ فروخت ہوتا ہے۔ پبلک ان کے مال کو قدر کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ گنڈیوں کی تیاری کے لئے یہ ہندوستان کا سب سے بڑا کارخانہ ہے۔

محمد غوث الدین صاحب مالک کارخانہ جدید بٹن کے موجد ہیں ان کے خاص خاص بٹن اعلیٰ حضرت بندگان عالی۔ شہزادگان والاشان استعمال کرتے ہیں۔ علاوہ انہیں [illegible] اکثر امراء اور عہدہ داروں نے بھی یہاں اعلیٰ سے اعلیٰ بٹن تیار کرائے ہیں۔

آج سے بیس برس پہلے جو نمائش منعقد ہوئی تھی۔ اس میں ایک گولڈ میڈل عطا کیا گیا تھا غوث الدین صاحب کو مختلف تمغے اور متعدد اسناد عطا ہوئے ہیں۔

آل انڈیا اگزیبیشن دہلی میں بھی درجہ اول کا انعام عطا ہوا تھا۔

(۱۴۶) ریگل بٹن فیکٹری

نام مالک۔ محمد کرامت خاں صاحب

پتہ - پنچ محلہ - حیدرآباد دکن۔ آغاز کاروبار امرداد ۱۳۵۱ف
سرمایہ مشغولہ - پندرہ ہزار روپیے۔ جس پر ۲۵ فیصد منافع حاصل ہوتا ہے۔
دستی مشینوں سے گنڈیاں تیار کی جاتی ہیں۔ بیا جس بھی تیار کئے جاتے ہیں۔ خام اشیاء میں پیتل - چاندی - لوہا - روغن گیاس اور رنگ استعمال کیا جاتا ہے۔
مزدوروں میں مردوں کی تعداد ۶۰ اور بچوں کی تعداد ۴۰ ہے جمعہ اور عیدین میں کام بند رہتا ہے۔ اور روزانہ ۸ گھنٹہ کام کیا جاتا ہے۔
مال کی نکاسی دہلی - امرتسر کلکتہ بمبئی - مدراس میں ہوتی ہے۔ آٹھویں نمائش میں چھ سو روپیے کی مالیت کے گنڈیاں فروخت ہوئے۔

(۱۴۷) سندر الیوری بٹن ورکس

پتہ - اندرون لعل دروازہ - حیدرآباد دکن - آغاز کاروبار - خورداد ۱۳۵۲ف
سرمایہ ابتدائی - ایک ہزار روپیے سرمایہ مشغولہ ۲۷۵۰ روپیے
دستی آلات سے ہاتھی دانت - سینگ - ناریل کے گنڈیاں اور پن تیار کئے جاتے ہیں۔
مزدوروں کی تعداد آٹھ ہے۔ ان کی ماہانہ اوسط اجرت بیس روپیہ ہے۔ سال میں دو سو پچاس دن اور روزانہ آٹھ گھنٹے کام کیا جاتا ہے۔ آیندہ ان کے گنڈیوں کو جام نگر کے مال سے مقابلہ کا اندیشہ ہے۔
آٹھویں نمائش میں پہلی دفعہ شرکت کی گئی۔ ۲۰۰ روپیہ کے گنڈیاں فروخت ہوئے۔

(۱۴۸) طاہر بٹن فیکٹری

اس فیکٹری کے مالک میر محمد علی صاحب ہیں۔ یہ کارخانہ محلہ مینار پٹی قدیم بازار عیسیٰ میاں بلدہ حیدرآباد میں واقع ہے۔ ۱۳۵۱ف میں اس صنعت کا آغاز کیا گیا۔ ابتداء کھجور کے تخم کے بٹن بنائے گئے۔ اس کے بعد رفتہ رفتہ دوسرے پھل مثلاً بیر - شفتالو - ستیا پھل اور سرو کے تخم سے گنڈیاں تیار کی گئیں۔ بٹن کے علاوہ نالڑے - سوتی دستیاں تیار کی جاتی ہیں۔ صوفہ اور کرسیوں کے کشن کانچ کے شیشہ میں درخت وگلدستہ کی دستکاری بھی کیجاتی ہے۔ اس کے لئے مناسب گلاس کے مرتبان کی ضرورت ہے۔ اس سے کمرے کی آرائش مقصود ہے۔
ہاتھ کانہ کے ذاتی سرمایہ سے کام کا آغاز کیا گیا۔ اسوقت سرمایہ مشغولہ کی مقدار ایک ہزار روپیہ ہے ایک ہی خاندان کے لوگ اس صنعت میں مشغول ہیں جن کی تعداد آٹھ ہے۔ ان کے پاس

کوئی مشنری نہیں ہے تمام کام ہاتھ سے کیا جاتا ہے

خام پیداوار میں وارنش سفیدہ ۔ مختلف اقسام کے روغن ۔ رنگ ۔ السی ۔ روغن گیاس جست کا تار کانچ کے نگ استعمال کئے جاتے ہیں ۔

دھات کے بٹن کا ایک سٹ ایک روپیہ میں ملتا ہے تو یہ آٹھ آنہ میں دستیاب ہو سکتے ہیں غرباء کے لئے بڑی مفید صنعت ایجاد کی گئی ہے کھجور کے تخم سے ابتداء تجربہ کیا گیا ۔ مگر اس تخم میں جلد کیڑا لگ جاتا ہے ۔ سرو کے تخم سے ایرنگ اور بالیاں بھی تیار کی جا رہی ہیں ۔

نمائش میں گزشتہ تین سال سے شرکت کی جا رہی ہے ۔ گنڈیوں کے بہت سے آرڈر اطلاع سے وصول ہوتے ہیں ۔

(۱۴۹) غوثیہ بٹن فیکٹری

اس کارخانہ کے مالک غلام غوث خاں صاحب ہیں ۔ یہ کارخانہ جلال کوچہ حیدرآباد میں واقع ہے ۔ کاروبار کا آغاز ۱۹۱۸ء میں پانچ سو روپیے کے سرمایہ سے شروع کیا گیا ۔ اب سرمایہ مشغولہ کی مقدار پچیس ہزار روپیہ ہے ۔ گذشتہ سال سرکار عالی سے سات ہزار روپیہ بطور قرض حاصل کئے گئے ہیں ۔ سرمایہ مشغولہ پر دس فیصد خالص منافع حاصل ہوتا ہے ۔

اس کارخانہ میں مختلف قسم کے گنڈیوں کے علاوہ ایرنگ انگوٹھیاں ، چوڑیاں اور ڈبیاں دستی پریس مشین سے تیار کی جاتی ہیں ۔ الیکٹرو پلیٹ کام (؟) بھی کیا جاتا ہے کارخانہ کی مشینری بمبئی سے نقد قیمت ادا کر کے خریدی گئی ۔ خام اشیاء میں چاندی ۔ پیتل ۔ نکل ۔ تانبا ۔ لوہا ۔ کوئلہ ۔ ریتی ۔ روغن گیاس ۔ السی روغن ناریل ۔ اسپرٹ گندھک ۔ شورا اور کاسٹک سوڈا استعمال کیا جاتا ہے

اس کارخانہ میں ۱۲ مرد اور ۵۰ بچے ملازم ہیں سال میں ۳۰۵ دن اور روزانہ ساڑھے آٹھ گھنٹہ کام کیا جاتا ہے ۔

مال کی نکاسی اطمینان بخش طریقہ پر ہو رہی ہے ۔ جو بمبئی ۔ دہلی ۔ کلکتہ ۔ ناسک ۔ لاہور ۔ امرتسر کو برآمد کیا جاتا ہے ۔ سلور جوبلی مبارک کے تاج اسی کارخانہ کے تیار کردہ ہیں ۔ گلبرگہ و بھونگیر کے عرس کے موقع پر نمائشوں میں حصہ لیا گیا یہاں سے تمغہ جات عطا ہوئے ہیں ۔ اس کارخانہ نے پرلیس بٹن ایجاد کی ہے اور جدید بٹن تیار کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے ۔ زیادہ مقدار میں مال تیار کرنے کے لئے اس کارخانہ کو ڈائی پریس مشین کی ضرورت ہے ۔

۱۵۰ - محبوبیہ بٹن ورکس

نام مالک۔ سید محمد صاحب قادری پتہ۔ شاہ علی بنڈہ۔ حیدرآباد

آغاز کاروبار ربیع الثانی ۶۳ھ سرمایہ ابتدائی۔ دس ہزار روپیے

یہاں دستی آلات سے گنڈیاں تیار کی جاتی ہیں۔ خام پیداوار میں پیتل۔ جست۔ لوہا۔ تانبا پیتل۔ سلولائیڈ اور الیبرونائیٹ استعمال کیا جاتا ہے۔ آخر الذکر اشیاء بیرون مملکت سے درآمد کئے جاتے ہیں۔

عام مزدوروں میں چالیس مرد اور آٹھ عورتیں اور بیس بچے شامل ہیں ہفتہ میں ایک دن تعطیل دی جاتی ہے اور روزانہ آٹھ گھنٹہ کام کیا جاتا ہے ان کے مال کی نکاسی دہلی۔ بمبئی آگرہ۔ مرادآباد علیگڈھ اور کلکتہ میں ہوتی ہے۔ بہرحال نکاسی مال کا کوئی اچھا انتظام نہیں ہے۔ ان کو ایجنٹوں کی ضرورت ہے آٹھویں نمائش میں پہلی دفعہ شرکت کی گئی۔ پانچ سو روپیے کی مالیت کا سامان فروخت ہوا۔

۱۵۱ - محمدیہ بٹن فیکٹری

نام مالک۔ محمد غوث صاحب

پتہ۔ چوک اسپان شاہ علی بنڈہ حیدرآباد۔ آغاز کاروبار ۱۳۴۶ف

سرمایہ ابتدائی۔ دس ہزار روپیے سرمایہ مشغولہ۔ پچیس ہزار روپیے

جس پر ۲۵ فیصدی سالانہ منافع حاصل ہوتا ہے۔ مصنوعات میں بٹن ساڑی کے علاوہ ایرنگ۔ چوڑیاں۔ انگوٹھیاں اور ساڑی پن تیار ہوتے ہیں۔ انامل کے بٹن بھی تیار ہوتے ہیں۔ مشنری بمبئی سے نقد قیمت پر خریدی گئی۔ خام پیداوار میں سونا چاندی۔ پیتل۔ تانبا۔ گندھک۔ شورا پوٹاش۔ ریٹھ۔ املی پارہ۔ روغن گیاس استعمال کیا جاتا ہے۔

مرد مزدوروں کی تعداد ۱۵۰ ہے اور بچوں کی تعداد ایک سو ہے

مال کی نکاسی خاطر خواہ طور پر ہو رہی ہے جس قدر مال تیار ہوتا ہے وہ فروخت ہو جاتا ہے۔ بیرون ممالک محروسہ سرکار عالی میں دھلی۔ بمبئی۔ پٹنہ۔ امرتسر کو مال روانہ کیا جا رہا ہے۔

جنگ کے اثر سے کیمیائی اشیاء کی درآمد میں بڑی دشواری ہو رہی ہے۔ مجلس نمائش کی منعقدہ نمائشوں میں شرکت کی وجہ سے منافع کے علاوہ کافی تشہیر بھی ہوئی۔ گذشتہ نمائش میں تین ہزار چھ سو روپیے کا سامان فروخت ہوا۔ پربھنی کی نمائشوں میں شرکت کی جا رہی ہے جہاں سے نقرئی تمغے عطا ہوئے ہیں حیدرآباد کی دوسری بٹن فیکٹریوں سے مسابقت ہوتی رہتی ہے جس

کی وجہ سے ایک حد تک نقصان رہتا ہے چونکہ جس قدر مال تیار ہوتا ہے فروخت ہو جاتا ہے اور بسا اوقات آرڈر کی سپلائی میں تاخیر ہو جاتی ہے۔ اس لئے برقی سے چلنے والے مشین فراہم کئے جائیں تو مال زیادہ مقدار میں تیار ہو سکیگا۔

(۱۵۲) نرسنگ بٹن فیکٹری

نام مالک۔ نرسنگ راؤ صاحب پتہ۔ مغل پورہ۔ حیدرآباد دکن

آغاز کاروبار۔ ۱۳۳۵ف سرمایہ ابتدائی۔ ۵۰ روپیے

سرمایہ مشغولہ۔ سولہ سو روپیے۔ جس پر چالیس فیصد منافع حاصل ہوتا ہے۔

ہاتھی دانت اور سینگ کے گنڈیاں دستی آلات سے تیار کئے جاتے ہیں۔ خام پیداوار میں ہاتھی دانت۔ سینگ اور ناریل استعمال کیا جاتا ہے۔ ہاتھی دانت بیرون مملکت سے درآمد کیا جاتا ہے۔ مزدوروں کی تعداد تین ہے۔ سال میں ہر جمعہ کو تعطیل اور روزانہ آٹھ گھنٹہ کام کیا جاتا ہے۔

ان کے مال کی نکاسی بمبئی اور دہلی میں بھی ہوتی ہے۔ جام نگر کے بیرونی مال سے آئندہ مسابقت کا اندیشہ ہے

آٹھویں نمائش میں پہلی دفعہ شرکت کی گئی جس سے کارخانہ کی ساکھ میں اضافہ اور کام کی تشہیر ہوئی۔

زیورات

(۱۵۳) آر۔ آر۔ کھوروراؤ صاحب

پتہ۔ گلزار حوض حیدرآباد دکن۔ آغاز کاروبار ۱۳۴۰ف

مالک کارخانہ نے اپنی کاروباری زندگی کا آغاز مزدوری سے کیا۔ اب سرمایہ مشغولہ کی مقدار پانچ ہزار روپیے ہے۔ دستی آلات سے زیورات تیار کئے جاتے ہیں۔

سادہ کاروں کی تعداد ۷ ہے جن کی اوسط ماہانہ اجرت ایک سو پچاس روپیے ہیں سال میں ۳۴۰ دن اور روزانہ آٹھ گھنٹہ کام کیا جاتا ہے۔

آٹھویں نمائش میں پہلی دفعہ شرکت کی گئی۔ سات سو روپیے کے زیورات فروخت ہوئے اس سال انھوں نے نکلس۔ ایرنگ اور پن بالکل نئے ڈزائین کے تیار کئے ہیں۔

(۱۵۴) پورن لال صاحب

پتہ چوک میدان خان - چارمینار - حیدرآباد دکن - آغاز کاروبار ۱۳۵۲ف - سرمایہ ابتدائی ایک ہزار روپیے - سرمایہ مشغولہ ساڑھے چھ ہزار روپے - منافع ۲۰ فیصدی سالانہ دستی آلات سے زیورات مثلاً ایرنگ - انگشتری اور نیکلس وغیرہ تیار کئے جاتے ہیں مزدوروں کی تعداد پانچ ہے - جن کی اوسط ماہانہ اجرت دو سو روپیے ہے تمام سال اور روزانہ ۸ گھنٹہ کام کیا جاتا ہے -

آٹھویں نمائش میں پہلی دفعہ شرکت کی گئی ڈیڑھ ہزار روپیے کے زیورات فروخت ہوئے

(۱۵۵) دسرتھ راؤ صاحب

شاہ علی بنڈہ حیدرآباد - آغاز کاروبار ۱۳۵۰ف سرمایہ ابتدائی ایک ہزار سو پیسے سرمایہ مشغولہ چار ہزار تین سو روپیے - کم قیمت کے زیورات ایرنگ، نیکلس، انگوٹھی تیار کئے جاتے ہیں اس کارخانہ میں مرد کاریگروں کی تعداد ۳ اور عورتوں کی تعداد ۴ ہے - جنگ کے اثر سے چاندی کی قیمت میں اضافہ ہوگیا ہے - جس کی وجہ کارخانہ کے منافع خالص میں کمی ہوگئی ہے اس سال مالک کارخانہ نے جدید قسم کا پاندان تیار کیا ہے -

گذشتہ نمائش میں آٹھ سو روپیہ کی مالیت کا زیور فروخت ہوا -

(۱۵۶) زینت گولڈ مینوفیکچرنگ کمپنی سلطان بازار

نام مالک پریم جی آتما رام صاحب - پتہ سلطان بازار حیدرآباد دکن - طلائی اور نقرئی زیورات - مثلاً انگوٹھیاں - ایرنگ چوڑیاں اور نکلس تیار ہوتے ہیں - نو سال قبل اس کارخانہ کا قیام ایک ہزار روپیے کے سرمایہ سے عمل میں آیا - اب سرمایہ مشغولہ کی مقدار پانچ ہزار روپیہ ہے - دستی آلات و اوزار سے زیورات تیار کئے جاتے ہیں - کاریگروں کی تعداد چھ ہے - نمائش میں چار سال سے شرکت کی جارہی ہے -

(۱۵۷) ایس - جے - موتی لال صاحب

پتہ محلہ اردو شریف چارکمان حیدرآباد - کاروبار کا آغاز ۱۳۳۰ف - پندرہ ہزار روپیہ سرمایہ ابتدائی - ۲۵ ہزار روپیہ سرمایہ مشغولہ - جس پر تین سو روپے ماہانہ منافع ہوتا ہے ان کے کاروبار کی نوعیت جواہرات کا کام، میناکاری اور سونے چاندی کے زیورات تیار کرنا ہے کارخانہ میں ڈھلوائی کٹوائی اور تار کھینچنے کا کام مشین کے ذریعہ کیا جاتا ہے - یہ مشنری نقد رقم ادا کرکے

بمبئی سے خریدی گئی ہے۔

مزدوروں کی تعداد ۱۰ ہے ان کی ماہانہ اجرت کا اوسط دو سو روپیہ ہے۔ سال میں دس ماہ اور روزانہ آٹھ گھنٹہ کام کیا جاتا ہے۔

جنگ کے اثر سے دھات اور کیمیائی اشیاء گراں ہوگئے ہیں اس لئے کاروبار میں زیادہ منافع (نفع) نہیں ہو رہا ہے۔ مجلس نمائش کی نمائشوں میں شرکت سے دوکان مشہور ہوگئی ہے اور زیورات کی فروخت میں نفع ہوتا ہے۔ گذشتہ سال نمائش میں دو ہزار کا مال فروخت ہوا۔ ضلع پربھنی کی نمائش میں بھی شرکت کی گئی۔ جہاں سے ایک تمغہ عطا ہوا۔ مالک کارخانہ کو بہ ترقی قوت کیلئے ضرورت ہے

(۱۵۸) ایس۔ ایم۔ حسین صاحب

ایس۔ ایم حسین صاحب اس کمپنی کے مالک ہیں۔ یہ کارخانہ عابد روڈ حیدرآباد میں واقع ہے یہاں زیورات تیار کئے جاتے ہیں۔ سرمایہ مشغولہ کی مقدار چار ہزار روپیہ ہے۔ دو کاریگر کام کرتے ہیں

(۱۵۹) سید عبدالحمید صاحب

پتہ۔ کالی کمان حیدرآباد دکن۔ آغاز کاروبار ۱۳۳۵ف سرمایہ ابتدائی دو سو روپیہ۔ سرمایہ مشغولہ دو ہزار پانچسو روپیہ۔ ماہانہ ایک سو روپیہ منافع ہوتا ہے۔ یہاں ہمہ اقسام کے زیورات تیار کئے جاتے ہیں جن میں ایرنگ۔ نکلیس۔ گلوبند دسرن۔ کیل۔ کرن پھول اور جھمکہ شامل ہیں۔

کاریگر کی تعداد ایک ہے۔ سال میں نو ماہ اور روزانہ ۸ گھنٹہ کام کیا جاتا ہے زیورات تیار کرکے تاجران زیورات کو فروخت کرتے ہیں۔ کاروبار کی ترقی کے لئے مالک کارخانہ کو سرمایہ کی ضرورت ہے

(۱۶۰) سید عبدالرحمٰن صاحب

پتہ مغل پورہ حیدرآباد دکن۔ آغاز کاروبار ۱۳۳۶ف سرمایہ ابتدائی۔ پانچسو روپیے۔ سرمایہ مشغولہ چار ہزار پانچ سو روپیے۔

دستی آلات سے زیورات تیار کئے جاتے ہیں۔ جن میں عطردان۔ دوات وقلم اور پاندان شامل ہیں کاریگروں کی تعداد دس ہے۔ جنکی اجرتوں کا ماہانہ اوسط چار سو پچاس روپیے ہے سال میں دس ماہ اور روزانہ آٹھ گھنٹہ کام کیا جاتا ہے۔

پیتل تار اور روغن گیاس نہ ملنے سے زیورات کم مقدار میں تیار ہو رہے ہیں۔

(۱۶۱) سید مہدی حسین صاحب

کاروبار کا مقام گلزار حوض حیدرآباد ہے۔ کاروبار کا آغاز آج سے بیس سال قبل پانچ

سو روپیہ کے ذاتی سرمایہ سے ہوا۔ اس وقت سرمایہ مشغولہ کی مقدار سات ہزار روپیہ ہے۔ کاروبار کی نوعیت زیورات کی تیاری ہے۔ بغیر مشین کے ہاتھ سے کام انجام دیا جاتا ہے۔

کاریگروں کی تعداد چار ہے جن میں تین مرد ایک بچہ شامل ہے۔ روزانہ اُجرت دو روپیہ آٹھ آنے فی کس ہے۔ روزانہ دس گھنٹے کام کیا جاتا ہے۔ جمعہ کے دن نصف یوم تعطیل دی جاتی ہے جنگ کے اثرات سے نگینوں اور کیمیائی اشیاء کی دستیابی مشکل ہوگئی ہے۔ نمائش میں شرکت کی وجہ سے فائدہ ہوا۔

گذشتہ نمائش میں چار ہزار روپیہ کی مالیت کا سامان لایا گیا تھا۔

(۱۶۲) سورج بھان کمپنی

نام مالک۔ بنواری لعل گوکل چند صاحب۔ پتہ چار کمان۔ گلزار حوض۔ حیدرآباد آغاز کاروبار ۱۳۵۴ف۔ سرمایہ ابتدائی دو ہزار روپیے۔ سرمایہ مشغولہ دس ہزار روپیے۔ جملہ سرمایہ پر ایک ہزار روپیہ سالانہ منافع حاصل ہوتا ہے۔ دستی آلات سے ہمہ اقسام کے زیورات تیار کئے جاتے ہیں۔ کاریگروں میں پانچ مرد اور تین بچے شامل ہیں۔

آٹھویں نمائش میں پندرہ سو روپیہ کی مالیت کے زیورات فروخت ہوئے

(۱۶۳) سی۔ وھن راج اینڈ برادرس

پتہ کالی کمان حیدرآباد دکن۔ آغاز کاروبار ۱۳۵۰ف۔ سرمایہ ابتدائی پانچسو روپیہ۔ سرمایہ مشغولہ پانچ ہزار آٹھ سو روپیے۔ پچیس فیصدی سالانہ منافع حاصل ہوتا ہے۔ یہاں دستی آلات سے زیورات تیار کئے جاتے ہیں۔ سادہ کاروں کی تعداد تین ہے۔ سال بھر میں گیارہ مہینے اور روزانہ آٹھ گھنٹہ کام کیا جاتا ہے۔

آٹھویں نمائش میں آٹھ سو روپیے کی مالیت کا زیور فروخت ہوا۔

(۱۶۴) غلام محی الدین صاحب

پتہ چوک میدان خان۔ حیدرآباد دکن۔ آغاز کاروبار ۱۳۵۳ف سرمایہ ابتدائی دو روپیے۔ سرمایہ مشغولہ دو ہزار پانچسو روپیے۔ ایک سو روپیے ماہانہ منافع حاصل ہوتا ہے دستی آلات سے ہمہ اقسام کے زیورات طلائی و نقرئی تیار ہوتے ہیں۔ سادہ کاروں میں مردوں کی تعداد چھ اور بچوں کی تعداد ۸ ہے۔ جنگی اوسط ماہانہ اجرت دو سو پچاس روپیے ہے۔

سال میں ۵۲ دن تعطیل دی جاتی ہے اور روزانہ ۸ گھنٹہ کام کیا جاتا ہے۔ آٹھویں

نمائش میں پہلی دفعہ شرکت کی گئی ایک ہزار روپیے کی مالیت کے زیورات فروخت ہوئے۔

(۱۶۵) کارخانہ رحمانیہ

گلزار حوض حیدرآباد۔ کاروبار کا آغاز ۱۳۲۴ف ابتدائی سرمایہ دوسو روپیہ۔ سرمایہ مشغولہ ۳ ہزار روپیہ ہے جس پر ۱۵ فیصدی سالانہ منافع ہوتا ہے

کاروبار کی نوعیت جڑاوی زیورات کی تیاری ہے۔ جس میں نکلس۔ گلوبند۔ ست لڑا۔ ایرنگ۔ کرن پھول۔ چاندبالی۔ کیل وغیرہ تیار کئے جاتے ہیں۔ کٹنگ مشین نہ ہونے کی وجہ سے قدیم زیورات دوسرے کارخانے میں کٹوائے جاتے ہیں۔ خام پیداوار میں نوسادر۔ نمک۔ سونا۔ چاندی سلفورک۔ الیسڈ استعمال کیا جاتا ہے۔ روزانہ سات گھنٹہ کام کیا جاتا ہے۔

اس کارخانہ میں کوئی فرد ملازم نہیں ہے۔ تین بھائی ہی کام کرلیتے ہیں حکومت سے سرمایہ کے علاوہ کٹنگ پریس مشینوں کی فراہمی کے طالب ہیں۔ ان کے مال کی نکاسی عرف بلدہ حیدرآباد میں ہوتی ہے۔

(۱۶۶) محمد تراب صاحب

پتہ۔ اندرون کالی کمان۔ حیدرآباد دکن۔ آغاز کاروبار ۱۳۴۶ف۔ سرمایہ مشغولہ پانچ ہزار روپیے

مختلف زیورات مثلاً ایرنگ۔ نکلس اور انگشتریاں تیار کی جاتی ہیں

کاریگروں کی تعداد دو ہے سال میں دس ماہ اور روزانہ ۸ گھنٹہ کام کیا جاتا ہے۔

(۱۶۷) محمد چاند صاحب

پتہ گلزار حوض۔ حیدرآباد دکن۔ آغاز کاروبار ۱۳۴۵ف۔ ابتدائی سرمایہ چار ہزار روپیے سرمایہ مشغولہ ساڑھے آٹھ ہزار روپیے

یہاں زیورات ازقسم پاندان۔ صراحی و پان کی ڈبیاں۔ گلاس کیس۔ عطردان۔ صابن دان کشتیاں۔ سرمہ دان۔ برش۔ آئینہ۔ نکلس اور ایرنگ تیار کئے جاتے ہیں۔

خام اشیاء میں جرمن سلور۔ پیتل۔ چاندی اور سونا استعمال کیا جاتا ہے۔

کاریگروں میں ۸ مرد اور ۶ بچے شامل ہیں۔ جن کی اجرت کا ماہانہ اوسط پانچسو روپیے ہے سال میں ۳۰۰ دن اور روزانہ ۸ گھنٹہ کام کیا جاتا ہے۔ جنگ کے پیدا کردہ اثرات کی وجہ سے جرمن سلور اور پتیل کی فراہمی میں دشواری ہو رہی ہے۔ جس کی وجہ سے زیورات کی تیاری میں رکاوٹ پیدا ہو رہی ہے۔

ان کے زیورات کی نکاسی بمبئی میں ہو رہی ہے پربھنی کی نمائش میں شرکت کی گئی۔

آٹھویں نمائش میں ایک ہزار پانچسو روپیے کے زیورات فروخت ہوئے۔ سال حال مالک کارخانہ نے جدید وضع کے عطردان تیار کئے ہیں۔

(۱۶۸) محمد نواز صاحب

پتہ۔ گلزار حوض۔ حیدرآباد دکن۔ آغاز کاروبار۔ یکم ذوالحجہ ۱۳۶۱ھ۔ ایک سو روپیہ ایک فی صد شرح سے قرض لیکر زیورات کی تیاری کا کام آغاز کیا گیا۔ ایرنگ۔ انگوٹھیاں۔ نکلس اور چوڑیاں دستی آلات سے تیار کئے جاتے ہیں۔ مالک کارخانہ خود کام کرتے ہیں۔ اور دو لڑکے ملازم ہیں۔ تمام سال اور روزانہ ۸ گھنٹہ کام کیا جاتا ہے۔ ان کے مال کی نکاسی دہلی میں بھی ہو رہی ہے۔ نمائش ان کے مال کی نکاسی کا بہترین ذریعہ ثابت ہوا ہے۔ آٹھویں نمائش میں پہلی دفعہ شرکت کی گئی۔ ایک ہزار روپیہ کی مالیت کا سامان لایا گیا تھا جس میں سے پانچسو روپیے کا فروخت ہوا

(۱۶۹) محمود حسین اشفاق حسین صاحب

زیورات کا یہ کارخانہ عابد روڈ حیدرآباد میں واقع ہے۔ گذشتہ چار سال سے نمائش میں شرکت کی جارہی ہے۔ کم قیمت کے زیورات نمائش میں لائے گئے تھے۔ یوم خواتین میں ان کے سامان کی اچھی فروخت ہوتی ہے۔

(۱۷۰) مشتاق حسین اینڈ سنس

یہ کارخانہ گلزار حوض بلدہ حیدرآباد میں واقع ہے۔ تیس سال قبل اس کا قیام پیمانہ صغیر پر عمل میں آیا تھا۔ اب کاروبار ترقی پر ہے۔ یہاں ایرنگ۔ ساڑی پن۔ نکلس۔ پاندان۔ عطردان۔ گلدان اور ہمہ اقسام کے طلائی و نقرئی زیورات تیار کئے جاتے ہیں سرمایہ مشغولہ کی مقدار پچاس ہزار روپیہ ہے مزدوروں کی تعداد دس ہے جس میں دو عورتیں اور چھ بچے بھی شامل ہیں۔ تار کھینچنے کی اور کٹنگ مشین موجود ہیں۔ اس کارخانہ میں پتھر کو بھی تراشا جاتا ہے بیرون مملکت سے نگینہ کی درآمد کیجاتی ہے ان کے پاس کریمنگر سے بھی زیورات تیار کر کے طلب کئے جاتے ہیں۔

مجلس نمائش کی منعقدہ نمائشوں میں ابتدا سے شرکت کی جارہی ہے زیورات بہت بڑی مقدار میں فروخت ہوتے ہیں

(۱۷۱) ممتاز حسین تجمل حسین صاحب

کاروبار کا مقام گلزار حوض حیدرآباد ہے۔ طلائی نقرئی اور جڑاؤی زیورات دستی اوزارات سے تیار کئے جاتے ہیں۔ کاروبار موروثی ہے اور پچاس سال سے قائم ہے۔ سرمایہ مشغولہ کی مقدار

آٹھ ہزار روپیہ ہے جس پر سالانہ ۱۲ فیصدی منافع ہوتا ہے۔ جنگ کے اثر سے سونا اور چاندی کی قیمتیں بڑھ گئیں ہیں جس سے اس کارخانہ کو کامیابی حاصل نہیں ہورہی ہے۔ یہاں مزدوروں کی تعداد آٹھ ہے۔

نمائش کی وجہ سے خالص منافع حاصل ہوتا ہے۔ آٹھویں نمائش میں ایک ہزار روپیہ کا سامان فروخت ہوا۔ مال کی نکاسی کا کوئی خاص انتظام نہیں ہے۔ اضلاع سے آرڈر وصول ہونے پر تعمیل کی جاتی ہے۔

(۱۷۲) موتی بیگم

یہ کارخانہ جیمس اسٹریٹ سکندرآباد میں واقع ہے پانچسو روپیے کے ذاتی سرمایہ سے کاروبار کا آغاز کیا گیا۔ اب سرمایہ مشغولہ کی مقدار پانچ ہزار روپیہ ہے۔ سونا۔ چاندی کے علاوہ کم قیمت کے مصنوعی زیورات بھی تیار کئے جاتے ہیں۔ کاریگروں میں چار مرد پانچ عورتیں اور ایک بچہ شامل ہے۔ سال میں ۲۹۶ دن اور روزانہ آٹھ گھنٹہ کام کیا جاتا ہے مال کی نکاسی بمبئی میں ہوتی ہے چھٹی نمائش میں پہلی دفعہ شرکت کی گئی۔

(۱۷۳) نرسنگ راؤ صاحب لوگرے

ان کا مقام کاروبار متصل مسجد چوک کبھا نٹہ بلدہ حیدرآباد ہے۔ زیورات تیار کئے جاتے ہیں۔ ۱۳۵۱ف میں کاروبار آغاز کیا گیا۔ یہ پیشہ ان کا آبائی ہے۔ سرمایہ مشغولہ کی مقدار پانچ ہزار روپیہ ہے اس کارخانہ میں مزدوروں کی تعداد چھ ہے ان کے پاس کوئی مشینری نہیں ہے ہاتھ سے کام کیا جاتا ہے۔ دھات۔ کیمیائی مرکبات بمبئی اور کلکتہ سے درآمد کئے جاتے ہیں جنگ کے اثر سے ان کی قیمتوں میں بہت زیادہ اضافہ ہوگیا ہے۔ سال میں گیارہ ماہ اور روزانہ دس گھنٹہ کام کیا جاتا ہے

(۱۷۴) ونکٹ کشٹیا صاحب کریمنگر

یہاں زیورات از قسم کانٹے۔ چوڑیاں۔ ایرنگ۔ سگریٹ کیس۔ کھلونے کے ہوائی جہاز اور پان کی ڈبیاں اچھے تیار کئے جاتے ہیں۔ زیورات کی تیاری وینکٹ کشٹیا صاحب کا آبائی پیشہ ہے۔ کاریگروں کی تعداد صرف ایک ہے

گذشتہ تین سال سے نمائش میں شرکت کی جارہی ہے۔

(۱۷۵) دی ہنمنت ریڈی صاحب

پتہ۔ سلطان بازار حیدرآباد دکن۔ آغاز کاروبار ۱۳۵۲ف

ابتدائی سرمایہ چار ہزار روپیے سرمایہ مشغولہ بارہ ہزار روپیے

یہاں زیورات تیار کئے جاتے ہیں مزدوروں کی تعداد چھ ہے روزانہ آٹھ گھنٹہ کام کیا جاتا ہے

آٹھویں نمائیش میں دو ہزار روپیے کے زیورات فروخت ہوئے۔

(۱۷۶) ایم۔ چندو لعل صاحب

زیورات کا یہ کارخانہ چارکمان حیدرآباد میں واقع ہے۔ سرمایہ مشغولہ کی مقدار ۲۵ ہزار روپیے ہے۔ اس کارخانہ میں بارہ کاریگر کام کرتے ہیں۔

(۱۷۷) یم جینتی لال صاحب

یہ کارخانہ محلہ اردو شریف چارکمان حیدرآباد میں واقع ہے۔ یہاں طلائی و نقروی زیورات مثلاً برنگ نکلس اور انگوٹھیاں تیار کی جاتی ہیں سنہ ۱۳۵۰ف میں اس کارخانہ کا دو ہزار روپیے کے سرمایہ سے قیام عمل میں آیا۔ اب سرمایہ مشغولہ کی مقدار پانچ ہزار روپیے ہے۔ کٹنگ مشین یہاں موجود ہے کاریگروں کی تعداد چار ہے۔

(۱۷۸) ین۔ کے جوہری صاحب

یہ کارخانہ سلطان بازار حیدرآباد میں واقع ہے۔ سرمایہ مشغولہ کی مقدار چھ ہزار روپیے ہے یہاں مصنوعی اور کم قیمت کے زیورات تیار کئے جاتے ہیں۔ گذشتہ سال تک یہ کمپنی بیرون مملکت سے زیورات لاکر یہاں فروخت کرتی تھی اب یہ کام سلطان بازار میں کیا جارہا ہے۔ کاریگروں کی تعداد چار ہے۔ مالک کارخانہ نے میٹرک تک تعلیم حاصل کی ہے۔

گذشتہ پانچ سال سے نمائیش میں شرکت کی جارہی ہے۔ ارزان زیورات کثیر مقدار میں فروخت ہوتے ہیں۔

کاغذسازی

(۱۷۹) سرلوپیپر ملز محدود

سرلوپیپر ملز موضع کاغذ نگر ضلع عادل آباد میں واقع ہے۔ فروری ۱۹۳۹ء میں سرلوپیپر ملز کا قیام عمل میں آیا اور حیدرآباد کنسٹرکشن کمپنی نے اس کی مینجنگ ایجنسی قبول کی سرلوپیپر ملز کا سرمایہ منظورہ دو کروڑ روپیہ اور اجراشدہ سرمایہ کی مقدار ایک کروڑ ۲۳ لاکھ روپیے سکۂ عثمانیہ ہے حکومت سرکار عالی نے انڈسٹریل ٹرسٹ فنڈ سے ۱۵ لاکھ کے حصص خرید کئے ہیں جس کی وجہ سے سرکاری

تائید بھی اس کارخانہ کو حاصل ہے۔

اس کارخانہ نے ضلع عادل آباد کے بالس کے رقبہ جات ۲۰ سال کے لئے پٹہ پہ حاصل کئے ہیں حق شاہی تین روپیہ آٹھ آنہ فی ٹن بالس پر ادا کیا جاتا ہے۔

کارخانہ کا قیام عمل میں آتے ہی جولائی ۱۹۳۹ء میں مشنری کا آرڈر دیا گیا لیکن اس کے دو ماہ بعد ہی عالمگیر جنگ شروع ہوگئی۔ اس وجہ سے مشنری کے آنے میں تاخیر ہوگئی۔ بہر حال سویڈن کی مشنری روس سے ہوتی ہوئی خلیج فارس کے راستہ ہندوستان آئی اور سرپور میں قائم کی گئی۔ اب ہر قسم کا کاغذ تیار ہوتا ہے۔ اس کارخانہ میں سالانہ پانچ تا چھ ہزار ٹن کاغذ بنانے کی گنجائش ہے اس کارخانہ میں بالس کے علاوہ پھٹے پرانے اور مستعملہ کپڑوں سے بھی کاغذ تیار کیا جاتا ہے۔

سرپور پیپر ملز نے ڈیڑھ ہزار اشخاص کے لئے روزگار فراہم کر دیا ہے کاغذ کی کمیابی کی وجہ سے دن رات کام ہو رہا ہے۔ ہر مزدور سے آٹھ گھنٹہ کام لیا جاتا ہے۔ پندرہ دن میں ایک دن تعطیل دی جاتی ہے اس کارخانہ کے لئے کاغذ نگر ریلوے اسٹیشن سے متصل چھ سو ایکڑ کی اراضی حاصل کی گئی ہے اور اس رقبہ میں فیکٹری کی وسیع اور بلند عمارت تعمیر کی گئی ہے۔ عملہ کے کوارٹرس عہدہ داروں کی رہائش اور بود و باش وغیرہ کے لئے چھوٹے مکانات تعمیر کئے گئے ہیں۔ رفاہ عام کے کاموں میں مدرسہ دواخانہ۔ مسجد۔ کلب اور تھیٹر خانہ تعمیر کئے گئے ہیں۔ بڑی اور کشادہ سڑکیں تعمیر کی گئی ہیں۔ آبرسانی اور برقی روشنی کی اسکیمیں بھی تکمیل کر لی گئی ہیں اور امداد باہمی کا ایک اسٹور قائم ہے جہاں غلہ اور شکر سستے داموں فروخت کی جاتی ہے

سرپور پیپر ملز میں جامعہ عثمانیہ کے بہت سے طالب علم روزگار سے لگے ہوئے ہیں۔ دوسرے کارخانوں اور اداروں کو اس سے سبق لینا ضروری ہے ملازمین کو ۲۵ فیصدی گرانی الونس دیا جاتا ہے۔ ان کے لئے بلا کرایہ مکان مفت روشنی اور مصفا پانی کا اچھا انتظام ہے طبی امداد بھی بلا معاوضہ حاصل ہوتی ہے۔

مملکت آصفیہ میں بیرونی کاغذ دو ہزار ٹن درآمد ہوا کرتا تھا۔ اس کارخانہ کی بدولت کاغذ کیلئے حیدرآباد خود مکتفی ہو چکا ہے۔ سرپور پیپر ملز کے اعلیٰ عہدہ داروں میں مولوی میر لائق علی صاحب چیف انجینئر و جزل ڈائرکٹر ہیں جنھوں نے سرکاری ملازمت کے تنگ دائرہ کو اپنی ذہانت تنظیم اور جوش عمل کے مظاہرہ کے لئے بہت محدود خیال کیا اور ہمت و جرأت سے کام آغاز کر کے کاروباری زندگی کی برتری اور فوقیت ثابت کر دی۔ خواجہ نظام الدین صاحب نے ملک میں کاغذ سازی کی صنعت

جاری کرنے کے لئے جو کامیاب کوشش کی وہ دوسروں کے لئے قابل تقلید ہے۔

۴۵-۱۹۴۶ء میں اس کمپنی کو ۱۵ لاکھ ۷۴ ہزار روپیے کا خالص منافع ہوا۔ تقریباً ۷۲ لاکھ روپیے کا کاغذ اس سال فروخت کیا گیا۔

توسیع اسکیم کے سلسلہ میں پلانٹ مشنری اور دوسرے ضروری آلات کے لئے۔ انگلستان ممالک متحدہ امریکہ اور سویڈن کو آرڈر دیئے گئے ہیں۔ توقع ہے کہ ۴۶-۱۹۴۷ء میں یہ مشینری حاصل ہو جائے گی۔

اس کمپنی نے اپنے بعض عہدہ داروں کو اعلیٰ تعلیم کے لئے بیرون ہند بھی روانہ کیا ہے۔

(۱۸۰) سید اسماعیل اینڈ سنس

کاغذسازی کا یہ کارخانہ مستعد پورہ حیدرآباد میں واقع ہے ۱۳۴۶ف میں پانچ ہزار روپے کے ذاتی سرمایہ سے کاروبار آغاز کیا گیا۔ اب سرمایہ مشغولہ کی مقدار ایک لاکھ روپیہ ہے جس پر پانچ فیصدی خالص منافع حاصل ہوتا ہے۔

یہاں کاغذ ہاتھ سے تیار کیا جاتا ہے۔ البتہ کاغذ کی تیاری کے بعد مشین سے تراشا جاتا ہے یہ مشین بمبئی سے خریدی گئی ہے۔ کاغذ کے علاوہ مقوے کے ڈبے بھی تیار کئے جاتے ہیں۔

خام پیداوار میں روئی بالنس ٹاٹ۔ پرال کی گھانس۔ کاسٹک سوڈا اور بلیچنگ پوڈر استعمال کیا جاتا ہے۔ کاسٹک سوڈا اور بلیچنگ پوڈر بیرون مملکت سے درآمد ہوتا ہے۔ اس کارخانہ میں مزدوروں کی تعداد ۱۲۱ عورتوں کی تعداد ۹۹ اور بچوں کی ۲۲ ہے مزدوروں کی اوسط ماہانہ اجرت تین ہزار روپیے ہے سال میں ۳۱۴ دن کام ہوتا ہے۔ روزانہ سات گھنٹے کام کیا جاتا ہے۔ ماہرین فن میں ایک نے تجربہ خانہ سرکار عالی میں کام سیکھا ہے۔

سررشتہ دارالطبع سرکار عالی یہاں سے کاغذ خریدتا ہے بیرون ممالک محروسہ سرکار عالی میں لونا اور بمبئی کو کاغذ برآمد کیا جاتا ہے جنگ کے اثر سے روی کے حصول میں دشواریاں اور قیمتوں میں اضافہ ہو گیا ہے۔ جنگ کے اثر سے بلیچنگ پوڈر اور کاسٹک سوڈا کی قیمتوں میں بھی بہت اضافہ ہو گیا ہے

مجلس نمائش کی منعقدہ نمائشوں میں ہر سال شرکت کی جا رہی ہے جس کی وجہ سے شہرت میں اضافہ ہوا اور مال کی نکاسی اچھی رہی۔

(۱۸۱) کارخانہ دیسی کاغذ

اس کارخانہ کے مالک حاجی محمد شہاب الدین صاحب ہیں یہ کارخانہ کاغذی پورہ تعلقہ خلدآباد

ضلع اورنگ آباد میں واقع ہے۔ سلطان محمد تغلق کے زمانے سے کاغذ اورنگ آباد میں تیار ہو رہا ہے یہاں کاغذ اور بندے تیار کئے جاتے ہیں۔ سرمایہ مشغولہ کی مقدار پانچ سو روپیہ ہے۔

ان کا کاغذ بہت نفیس ہوتا ہے اس لئے مالک کارخانہ کی یہ خواہش ہے کہ ان کو سرکاری دفاتر سے ردی کاغذ ملا کرے اور دفاتر سرکاری میں ان کے تیار شدہ کاغذ کو خرید اجائے۔

مجلس نمائش کی جانب سے ان کا تمام کاغذ جو نمائش میں فروخت سے بچ جاتا ہے خرید لیا جاتا ہے اور ان کو نقدی امداد بھی دیجاتی ہے۔ ابتدا سے یہ کارخانہ نمائش میں شرکت کر رہا ہے

کھلونا۔ قلم سازی وسامان صادر

(۱۸۲) احمد حسین صاحب

کھلونے سازی کا یہ کارخانہ بیرون لال دروازہ حیدر آباد میں واقع ہے۔ پانچ سال قبل کاروبار آغاز کیا گیا۔ سرمایہ مشغولہ کی مقدار سات سو روپیہ ہے یہاں بچوں کے لئے کھلونا مقوے اور آئینے سے تیار کیا جاتا ہے۔ یہ کام ہاتھ سے تیار کیا جاتا ہے۔

اس کارخانہ میں دو مرد اور چار عورتیں کام کرتی ہیں۔ جنگ کے اثر سے کاغذ۔ مقوہ اور آئینہ کی قیمتوں میں بہت اضافہ ہوگیا ہے۔ عرس میلہ اور جاتراؤں کے موقع پر مال کی کاسی ہوجاتی ہے گذشتہ نمائش میں تین سو روپیہ کی مالیت کا سامان لایا گیا۔ جملہ سامان فروخت ہوگیا۔

(۱۸۳) احمد خان صاحب

پتہ چنچلگوڑہ۔ قریب مسجد محبوبیہ۔ حیدر آباد۔ آغاز کاروبار ۱۳۲۶ ف ابتدائی سرمایہ دو سو روپیہ۔ سرمایہ مشغولہ۔ تین ہزار روپیے۔

قلم سازی کا کام کیا جاتا ہے۔ جو اضلاع سرکار عالی کو بھی روانہ کئے جاتے ہیں۔

(۱۸۴) اسٹار انک پربھنی

اس کارخانہ کے مالک حاجی محمد الکریم چاند صاحب ہیں۔ یہ کارخانہ پربھنی میں واقع ہے پانچ سال قبل مختصر سرمایہ سے اس کی ابتدا کی گئی۔ موجودہ سرمایہ مشغولہ کی مقدار دو ہزار روپیہ ہے فونٹن پن کے لئے پانچ قسم کی روشنائی تیار کی جاتی ہے۔

مزدوروں کی تعداد دو ہے۔ رنگ کیمیائی اشیاء شیشے اور کارک بیرون مملکت سے درآمد کئے جاتے ہیں تین سال قبل نمائش میں پہلی دفعہ شرکت کی گئی۔

(۱۸۵) آصفیہ پن ہولڈر کمپنی

کھلونا سازی اور اشیائے صادر کی تیاری کا یہ کارخانہ چنچل گوڑہ بلدہ حیدرآباد میں واقع ہے دستی چرخ سے کھلونا سازی اور اشیائے صادر تیار کئے جاتے ہیں۔

مجلس نمائش کی منعقدہ نمائشوں میں گذشتہ پانچ سال سے شرکت کی جارہی ہے۔

نمائش میں جس قدر سامان لایا گیا وہ تمام فروخت ہوگیا۔

(۱۸۶) کارخانہ امین الدین صاحب

یہاں کھیل کے کھلونے تیار کئے جاتے ہیں امین الدین صاحب خود تنہا یہ کھلونا تیار کرتے ہیں کوئی کاریگر ملازم نہیں ہے۔

چھٹی نمائش میں پہلی دفعہ شرکت کی گئی۔

(۱۸۷) بہادر انک فیاکٹری

نام مالک سید خواجہ معین الدین صاحب۔ پتہ علی میاں بازار کاچی گوڑہ۔ حیدرآباد۔ مالک کارخانہ پولیس پائیگاہ میں ملازم تھے۔ حق تلفی کی وجہ سے ملازمت ترک کرکے اس صنعت میں مشغول ہوتے ہیں۔

اس کارخانہ میں عمدہ روشنائی کی تیاری جاتی ہے۔ رنگ چمکدار۔ خوشنما اور دیرپا ہوتا ہے ایک ہی گھرانہ کے لوگ اس صنعت میں مصروف ہیں۔ جن میں مردوں کی تعداد ۲ عورتوں کی دو اور بچوں کی تعداد چار ہے۔ روزانہ ۱۰ گھنٹہ کام کیا جاتا ہے۔ مالک کارخانہ کی یہ خواہش ہے کہ سررشتہ سربراہی صادرات سے روشنائی خریدا کرے۔ گذشتہ دو سال سے نمائش میں شرکت کی جارہی ہے

(۱۸۸) ہنداسٹارفل پن ہولڈر کمپنی

کھلونا سازی اور اشیائے صادر کی تیاری کا یہ کارخانہ نظام شاہی روڈ بلدہ حیدرآباد میں واقع ہے۔ دستی چرخ سے کھلونا اور اشیائے صادر تیار کئے جاتے ہیں۔ مجلس نمائش کی منعقدہ نمائشوں میں گذشتہ چار سال سے شرکت کی جارہی ہے۔

نمائش میں جس قدر سامان لایا گیا وہ تمام فروخت ہوگیا۔

(۱۸۹) چیارٹی انک فیکٹری

نام مالک مسرس۔ یم۔ جمیل ہنڈبرادرس ہیں۔ پتہ بیرون دبیرپورہ حیدرآباد۔ آغاز کاروبار شہر یور ۱۳۵۳ف ابتدائی سرمایہ ڈھائی ہزار روپیہ۔ اس فیکٹری میں روشنائی فونٹن پن

کے لئے تیار کی جاتی ہے فی شیشی ایک آنہ چھ پائی منافع ملتا ہے۔ روشنائی کے لئے بھاپ کے ذریعہ حاصل کیا ہوا پانی قدیم طریقہ سے بذریعہ دستی ترمبنق تیار کیا جاتا ہے اور روشنائی کی فلٹرنگ بھی دیسی طریقہ پر کی جاتی ہے سرمایہ زیادہ نہ ہونے کی وجہ سے آلات و اوزار نہیں خریدے گئے مزدوروں میں صرف ایک ملازم ہے روشنائی کی شیشیاں اور کارڈ بورڈ کے ڈبے گراں ہو گئے ہیں۔ مالک فیاکٹری کی رائے ہیں اگر مقامی فیکٹریاں یہ اشیا مہیا کریں تو روشنائی ارزاں قیمت پر مہیا ہو سکتی ہے۔ بحالت موجودہ یہ اشیاء احمد نگر گلاس فیکٹری اور آل انڈیا سپلائینگ کمپنی بمبئی سے خریدی جاتی ہیں وہاں سے پارسل کے ذریعہ شیشیاں طلب کرتے ہیں اوسطاً بیس فیصدی شیشیاں ریلوے حمالوں کے ہاتھ سے اوٹ پھوٹ جاتی ہیں۔

روشنائی کی نکاسی فی الحال حیدرآباد اور سکندرآباد میں ہو رہی ہے جو اطمینان بخش ہیں ہے مالک کارخانہ کو کاروبار کے فروغ کے لئے بائیلو اور پیسے مہیا کر دیں تو زیادہ سے زیادہ مقدار میں روشنائی تیار کر سکتے ہیں۔

ساتویں نمائیش میں پہلی مرتبہ شرکت کی گئی۔ گذشتہ نمائیش میں سات سو روپیہ کی مالیت کا سامان فروخت ہوا۔

(۱۹۰) حمیدیہ کارخانہ جلد سازی

حمیدیہ کارخانہ جلد سازی کے مالک محمد عبد الحمید صاحب ہیں یہ کارخانہ باغ مرلیدھر بلدہ حیدرآباد میں واقع ہے ۱۳۲۶ف میں کاروبار آغاز کیا گیا۔ سرمایہ مشغولہ کی مقدار چار ہزار روپیہ ہے قدیم اسنادات جن کا کاغذ بوسیدہ ہو گیا ہو ان پر جھلی منڈھ کر محفوظ کرنے کا کام اس کارخانہ میں انجام دیا جاتا ہے۔ فولڈنگ جلدیں۔ فوٹو البم۔ آٹو گراف۔ رائٹنگ پیاڈ۔ الوگرام۔ ہمہ اقسام کے لفافے نوٹ بک اور عید کارڈ تیار کئے جاتے ہیں۔

مزدوروں کی تعداد چھ ہے۔ کٹنگ مشین اور دستی پریس موجود ہیں۔

محمد عبد الحمید صاحب نے شمشیر پرینٹنگ پریس بمبئی میں تربیت حاصل کی ہے۔ بلدہ حیدرآباد کے دفاتر و مدارس میں جلد بندی کا کام انجام دیتے ہیں۔ مجلس نمائیش کی منعقدہ نمائیشوں میں ہر سال شرکت کی جاتی ہے۔ ان کی رقمی امداد کی جاتی ہے۔

(۱۹۱) حیدرآباد ٹائز اینڈ ربڑ ہولڈر کمپنی

اس کمپنی کے مالک احمد خاں صاحب ہیں جو چنچل گوڑہ میں مسجد سنگ کے قریب واقع ہے

کھلونے سازی اور قلم سازی کا کام کیا جاتا ہے ۔

تمام خام چیزیں اندرون ممالک محروسہ سرکار عالی سے حاصل کی جاتی ہیں ۔ مجلس نمائش کی منعقدہ نمائشوں میں گذشتہ چار سال سے شرکت کی جا رہی ہے ۔

(۱۹۲) دکن ٹائے لینڈ

اس کارخانہ کے مالک مسٹر ۔ اے ۔ سی ہیرن ہیں ۔ جو جیمس اسٹریٹ سکندرآباد میں واقع ہے بارہ سال قبل لکڑی کا کاروبار آغاز کیا گیا ۔ ٹین اور مقوے کے کھلونے تیار کئے جاتے ہیں ۔ ان کے پاس فریٹ ورکس مشین موجود ہے مزدوروں کی تعداد آٹھ ہے ۔ نمائش میں گذشتہ چار سال سے شرکت کی جا رہی ہے

سرمایہ مشغولہ کی مقدار دو ہزار روپیہ ہے ۔ ماہانہ پانچسو روپیہ کے کھلونے تیار کرتے ہیں ۔

(۱۹۳) دکن چاک فیکٹری شرزنگر

اس فیاکٹری کے مالک خواجہ معین الدین صاحب ہیں جو شرزنگر میں واقع ہے ابتدائی کام چاک کی تیاری ۱۳۵۱ف سے شروع کی گئی ۔ پلاسٹر جو بذات خود جاذب کا عمل کرتا ہے ۔ پلاسٹر سے مجسمے بھی تیار کرتے ہیں ۔ بیدر سے کھریی فراہم کی جاتی ہے اورنگ آباد سے پتھر لایا جاتا ہے اور ان دونوں کے آمیزہ سے چاک تیار کی جاتی ہے ۔ چاک سازی کام ہاتھ سے سانچوں کی مدد سے کیا جاتا ہے خام پیداوار میں کھریا ۔ گوند اور جپسم کا استعمال کیا جاتا ہے ۔ بیرون حیدرآباد سے جپسم درآمد کیجاتی ہے

اس فیکٹری میں مزدوروں کی تعداد ۱۹ ہے ۔ مالک کارخانہ نے مدراس میں اس فن کی تعلیم حاصل کی ہے ۔ سرمایہ مشغولہ کی مقدار دو ہزار روپیہ ہے مال کی نکاسی کے لئے مالک کارخانہ کو سرمایہ کی ضرورت ہے ۔ بیرونی درجہ اعلیٰ چاک یہاں کی درجہ ادنیٰ کی چاک سے اچھی طرح مقابلہ کرسکتا ہے ۔ جس کی قیمت تیرہ آنہ فی گروس ہے درجہ اعلیٰ کی چاک کی قیمت ایک روپیہ چار آنہ فی گروس ہے ۔

جنگ کے اثر سے اس فیکٹری کو روغن گیاس نہیں مل رہا ہے جس کی وجہ سے بعض اوقات کاروبار کو روک دینا پڑتا ہے

گذشتہ تین سال سے یہ فیکٹری نمائش میں شرکت کر رہی ہے اور اسکو امداد بھی دیجاتی ہے اس فیکٹری نے نقشہ کشی کے لیے رنگین پنسل بھی ایجاد کی ہے اس کے علاوہ درزیوں کے لئے کپڑوں پر نشان کرنے کی گھڑی مارک چاک بھی بنائی ہے ۔ اس ٹکیہ کی قیمت دو آنہ ہے ۔ فوجی ضروریات

کی سربراہی کرنے والے وزریاں اسے زیادہ مقدار میں خرید رہے ہیں یہ ٹیکہ بیدر کی لال مٹی گیسرو سے تیار ہو رہی ہے۔

(۱۹۴) رایل پن ہولڈر کمپنی

اس کمپنی کے مالک سید مظہر علی صاحب ہیں ان کا کارخانہ چیچل گوڑہ حیدر آباد میں واقع ہے اس کی ایک شاخ نظام شاہی روڈ پر قائم ہے

یہاں لکڑی کے قلم۔ کھلونے اور اشیائے صادر تیار کئے جاتے ہیں۔ ابتدائی کاروبار ۱۳۴۱ف میں ایک سو روپیہ کے سرمایہ سے آغاز کیا گیا۔ اب سرمایہ مشغولہ کی مقدار پانچ ہزار روپیہ ہے کاریگروں کی تعداد دونوں مقامات میں تیس ہے۔

بیرون مملکت بھی مال روانہ کیا جاتا ہے۔ سررشتہ سربراہی صادر سرکارعالی میں رول پن کشن ڈوجن اور قلم خریدا جاتا ہے۔ لکڑی کے آلات و اوزار سے کام کیا جاتا ہے جو صرف بیس روپیہ میں تیار ہو سکتے ہیں۔ جمعہ اور عیدین کے سوا تمام سال اور روزانہ آٹھ گھنٹہ کام کیا جاتا ہے۔

خام پیداوار یہاں سے حاصل ہو جاتی ہے۔ البتہ قلم کے ڈاٹ ریاست میسور سے درآمد کئے جاتے ہیں۔ جنگ کے اثر سے رنگ کی فراہمی میں دشواری ہو رہی ہے۔

مجلس نمائش کی منعقدہ نمائشوں میں ابتدا سے شرکت کی جا رہی ہے۔

(۱۹۵) رتن اسٹور

نام مالک۔ مسٹر بالوجی

پتہ۔ جنرل اسٹور کاچیگوڑہ۔ حیدر آباد۔ آغاز کاروبار۔ ۱۳۵۵ف

ابتدائی سرمایہ۔ دو ہزار روپیے سرمایہ مشغولہ پانچ ہزار روپیے

دستی آلات سے لکڑی کے کھلونے تیار کئے جاتے ہیں۔

(۱۹۶) رحیم اینڈ کمپنی

نام مالک۔ عبدالرحیم غالب صاحب

پتہ۔ گول بنگلہ۔ افضل گنج۔ حیدر آباد آغاز کاروبار۔ آبان ۱۳۵۴ف

ابتدائی سرمایہ۔ دو ہزار روپیے۔ زیورات فروخت کرکے کاروبار آغاز کیا گیا۔

سرمایہ مشغولہ۔ تین ہزار روپیے۔

دستی پریس سے فونٹن پن اور قلم کی پتیاں تیار کی جاتی ہیں۔ کاریگروں کی تعداد سات ہے

جن کو ۲۰ سے ۲۵ روپے تک اجرت دیجاتی ہے۔ روزانہ ۸ گھنٹہ کام کیا جاتا ہے۔
مالک کارخانہ کی حکومت سے استدعا ہے کہ ان کی کمپنی سے پتیاں خرید اکرے۔ آٹھویں نمائیش میں پہلی دفعہ شرکت کی گئی۔

(۱۹۷) سید صابر حسینی صاحب

یہ کارخانہ کوچہ مقرب جنگ بلدہ حیدرآباد میں واقع ہے۔ بارہ سال قبل کاروبار تین روپے کے سرمایہ سے آغاز کیا گیا۔ یہاں کارڈ بورڈ کے صوفہ سٹ اور مختلف کھلونے تیار کئے جاتے ہیں۔
کاریگروں میں چار مرد اور ایک عورت ہے مالک کارخانہ نے مڈل تک تعلیم حاصل کی ہے جنگ کے اثر سے مقوہ اور کاغذ کی قیمتوں میں اضافہ ہوگیا ہے جس کی وجہ سے کاروبار میں زیادہ منافع نہیں مل رہا ہے۔

(۱۹۸) فریٹائیز لمیٹیڈ

دکن فریٹی ورکس کے نام سے یہ کارخانہ ۱۳۵۱ھ ف میں پانچ سو روپیے کے ذاتی سرمایہ سے محبوب مہندی حیدرآباد میں قائم ہوا۔ جس کے بانی میر معین علی صاحب (عثمانیہ) جاگیردار ہیں ۱۳۵۵ھ ف میں قانون کمپنی سرکار عالی کے تحت پانچ لاکھ روپیے کے مجوزہ سرمایہ سے رجسٹری کیگئی ہے۔ اس کمپنی کا مجریہ سرمایہ ۱½ لاکھ روپیہ ہے۔ انڈسٹریل ٹرسٹ فنڈ نے پچیس ہزار روپیے کے حصص خرید کئے ہیں۔
اس کارخانہ میں دھاتی۔ چوبی۔ کاغذ۔ کارڈ بورڈ۔ پلاسٹر۔ کپڑے اور مٹی کے ساختہ فنی تعلیمی کہلونے سامان صادر الکٹرک کیننگ دکیمپنگ۔ بچکانی گیمس و اسپورٹس کا سامان۔ جغرافی و ہندسی مجسمات و آلات موسیقی۔ اشیاء آرائیش خانہ داری مثلاً فرنیچر۔ گلدان۔ فریمس۔ کنگھے کتاب دان۔ قلمدان دیدہ زیب مجسمات۔ جھولے۔ بچوں کی گاڑیاں اور ہمہ اقسام کے لیس تیار کئے جاتے ہیں۔
فریٹائیز لمیٹیڈ کا صدر دفتر پتھر گٹی میں واقع ہے۔ ممالک محروسہ سرکار عالی میں اس کمپنی کے سول ایجنٹس مقرر ہو چکے ہیں جو مملکت حیدرآباد میں مال کی تقسیم کرتے ہیں اس سال سامان صادر جدید طرز سے تیار کیا گیا ہے
یہاں برقی مشنریز اور دستی آلات سے کام انجام دیا جاتا ہے۔ یہاں مزدوروں میں مردوں کی تعداد ۲۴ عورتوں کی ۵ اور بچوں کی تعداد ۶ ہے۔ تنخواہوں کا اوسط پندرہ روپیے سے ایک سو

پچاس روپیے ہے

مذہبی تعطیلات کے سوا تمام سال اور روزانہ ۸ گھنٹہ کام کیا جاتا ہے

آٹھویں نمائش میں آٹھ ہزار روپیے کے کھلونے فروخت ہوئے

(۱۹۹) فقیر محمد صاحب

فقیر محمد صاحب آئینہ کارڈ بورڈ اور لکڑی سے کھلونے تیار کرتے ہیں ان کے کاروبار کا مقام چوک اسپان حیدرآباد ہے۔ تقریباً بائیس سال سے اس کاروبار میں مشغول ہیں۔ بیس روپیہ سے اس کی ابتدا کی گئی۔ سرمایہ مشغولہ پر ۲۵ فیصدی منافع حاصل ہوتا ہے۔

دستی آلات و اوزار سے کھلونے تیار کرتے ہیں ایک ہی خاندان کے لوگ اس صنعت میں مصروف ہیں جن میں مردوں کی تعداد ۲ اور عورتوں کی تعداد ۲ ہے۔

عرس۔ میلہ اور جاترے کے موقع پر مال کی اچھی نکاسی ہوجاتی ہے۔ ساتویں نمائش میں پہلی دفعہ شرکت کی گئی تین سو روپیہ کا مال لایا گیا تھا۔ جس میں تقریباً تمام سامان فروخت ہوگیا۔

(۲۰۰) قیاسنی ٹائے مارٹ

مالک ۔ کے۔ جی سوامی

پتہ ۔ سلطان بازار ۔ حیدرآباد آغاز سرمایہ ۔ ۱۳۵۲ف

سرمایہ ابتدائی ۔ تین سو روپیے سرمایہ مشغولہ ۸۰۰ روپیے

دستی آلات سے لکڑی کے کھلونے تیار کئے جاتے ہیں ۔ یہاں مزدوروں کی تعداد تین ہے۔ سال میں ۲۵۰ دن اور روزانہ ۶ گھنٹہ کام کیا جاتا ہے ۔

آٹھویں نمائش میں ۲۷۵ روپیے کے کھلونے فروخت ہوئے ۔

(۲۰۱) کارخانہ کھلونا سازی محبوب نگر

کارخانہ کھلونا سازی کے مالک سید زین العابدین صاحب ہیں جو مستقر محبوب نگر محلہ برہمن واڑی میں واقع ہے ۔ یہاں لکڑی کا کھلونا اور اشیائے صادر تیار ہوتے ہیں ۔ مزدوروں کی تعداد پانچ ہے ۔ چھٹی نمائش میں پہلی مرتبہ شرکت کی گئی

(۲۰۲) کارخانہ نفیس کھلونا سازی

نام مالک سید عبدالمجید صاحب پتہ بیرون یاقوت پورہ بلدہ حیدرآباد ۔ ایک ساہوکار سے قرضہ لے کر یہاں فریٹ ورکس اور کھلونا سازی کا کام دستی مشین سے کیا جاتا ہے ۔ آٹھ سال

پیشتر کاروبار آغاز کیا گیا۔

نمائش میں چار سال سے شرکت کی جارہی ہے۔

جس قدر سامان نمائش میں لایا گیا تھا وہ تقریباً تمام کا تمام فروخت ہوگیا۔

مزدوروں میں مردوں کی تعداد دو اور بچوں کی تعداد ۲ ہے مالک کارخانہ کو سرمایہ کی ضرورت ہے۔جس کی وجہ کاروبار ترقی نہیں کئے ہیں ۔

۲۰۳ کراؤن انک فیاکٹری

نام مالک مرزا رفیق بیگ صاحب پتہ کاچیگوڑہ ۔ اعظم جاہی روڈ حیدر آباد دکن آغاز کاروبار ۱۹۱۲ء۔ سرمایہ مشغولہ ۔ دس ہزار روپیے ۔ سرمایہ مشغولہ پر چار سو روپیے ماہانہ منافع حاصل ہوتا ہے ۔یہاں روشنائی تیار کی جاتی ہے فی شیشی کی قیمت ۹ آنے ہے ۔

مزدوروں میں مردوں کی تعداد چھ اور بچوں کی تعداد تین ہے جن کی اجرتوں کا اوسط ماہانہ ایک سو پچاس روپیے ہوتا ہے ۔

نویں نمائش میں پہلی دفعہ شرکت کی جارہی ہے۔

(۲۰۴) کے ۔ ایرانی اینڈ سنس

یہ کارخانہ آکسفورڈ اسٹریٹ سکندر آباد میں واقع ہے یہاں سنگ مرمر کا سامان اور کھلونے تیار کئے جاتے ہیں ۔ فرش سازی کا کام بھی کیا جاتا ہے۔ سائن بورڈ ۔ مجسمے اور پیپرویٹ بھی تیار کئے جاتے ہیں ۔

(۲۰۵) لطافت حسین خاں صاحب

پتہ ۔منگل ہاٹ ۔حیدر آباد دکن ۔آغاز کاروبار فروری ۱۳۵۲ف ابتدائی سرمایہ سات روپیہ ۔سرمایہ مشغولہ چھ سو روپیے ۔دستی قینچی سے ہمہ اقسام کے لفافہ اور ڈبے تیار کئے جاتے ہیں ۔خام پیداواریں کاغذ اور مقوہ استعمال کیا جاتا ہے ۔جو مملکت ہی میں دستیاب ہوجاتا ہے ۔ مزدوروں کی تعداد چار ہے ۔ روزانہ ۹ گھنٹہ کام کیا جاتا ہے ۔

بعض کمپنیوں سے آرڈر حاصل کر کے مال تیار کیا جاتا ہے ۔

آٹھویں نمائش میں پہلی دفعہ شرکت کی گئی ۔

(۲۰۶) محبوب صاحب

پتہ ۔پنج محلہ ۔حیدر آباد ۔ دکن ۔ آغاز کاروبار ۔ دے ۱۳۵۲ف ۔سرمایہ ابتدائی پچاس روپے

ساہوکار سے سودی قرض پر حاصل کیا گیا ۔ سرمایہ مشغولہ ۸۳۰ روپیہ ہے ۔
یہاں کھلونے سازی کا کام کیا جاتا ہے ۔ لکڑی کی تلوار ۔ مصنوعی سانپ اور بچکانی موفد
سنٹ تیار کئے جاتے ہیں ۔
مالک کارخانہ خود ہی تمام سال کام کرتے ہیں ۔ مال کی نکاسی بلدہ حیدرآباد میں ہی ہوتی ہے

(۲۰۷) محبوب مرزا صاحب چغتائی ۔ نظام آباد

پتہ ۔ محلہ اسلامیہ ۔ نظام آباد ۔ آغاز کاروبار اسفندار ۱۳۵۴ف سرمایہ ابتدائی ایک ہزار
پانچسو روپیہ ۔ سرمایہ مشغولہ ۔ دو ہزار پانچسو روپیہ ۔ سالانہ چالیس فیصدی منافع ملتا ہے ۔
دستی آلات سے روشنائی تیار کی جاتی ہے ۔ ہیر اکس رنگ انڈین کیمیکل انڈسٹریز سے
خریدا جاتا ہے ۔
اس کارخانہ میں مزدوروں کی تعداد چار ہے ۔ کاروبار سال میں دس ماہ اور روزانہ ۸ گھنٹہ
کام کیا جاتا ہے ۔
جنگ کے اثر سے اس کاروبار کو فروغ حاصل ہوا ۔ تیار شدہ روشنائی کی نکاسی سفری
ایجنٹوں کے ذریعہ عمل میں آتی ہے ۔
آٹھویں نمائش میں پہلی دفعہ شرکت کی گئی ۔ پانچ سو روپیہ کی روشنائی فروخت ہوئی

(۲۰۸) محمد اشرف خاں صاحب

یہ کارخانہ فتحیاب خاں بازار مغل گوڑہ میں واقع ہے ۔ کھلونا سازی اور قلمسازی کا کام کیا جاتا ہے
جملہ خام پیداوار اندرون ملک ہی سے حاصل کی جاتی ہے ۔
نمائش میں پانچ سال سے شرکت کی جارہی ہے ۔

(۲۰۹) محمد ابراہیم صاحب

پتہ ۔ آصف نگر ۔ حیدرآباد دکن ۔ آغاز کاروبار اردی بہشت ۱۳۵۲ف ابتدائی سرمایہ
پچاس روپیہ ۔ سرمایہ مشغولہ ۲۷۰ روپیہ ۔
کھلونا سازی اور سوزن کاری کا کام کیا جاتا ہے جس کو مدارس طالبات تعطیلات
میں تیار کرتی ہیں ۔ ان کے پاس نکاسی کا کوئی معقول انتظام نہیں ہے ۔ اسٹال نمائش سے
جو کچھ منافع ملا وہ مدینہ فنڈ میں ادا کردیا گیا
آٹھویں نمائش میں پہلی دفعہ شرکت کی گئی ۔

(۲۱۰) محمد ابراہیم خاں صاحب

پتہ - برہمن واڑی - بیرون یاقوت پورہ - حیدرآباد - آغاز کاروبار ۱۳۵۵ ف
ابتدائی سرمایہ - پچاس روپیہ - کشن لعل مارواڑی سے قرضہ حاصل کیا گیا -
دستی آلات سے قلم سازی کا کام کیا جاتا ہے - قلم پر کیلنڈر بھی بنایا جاتا ہے - یہاں کاریگروں
میں مردوں کی تعداد ۲ عورتوں اور بچوں کی تعداد ایک ایک ہے - روزانہ سات گھنٹہ کام کیا جاتا ہے

(۲۱۱) محمد پیر خاں

پتہ - پنچل گوڑہ بلدہ حیدرآباد میں لکڑی کے کھلونے کے علاوہ قلم رول پن کشن اور ڈوچن وغیرہ
بھی تیار کئے جاتے ہیں -
بارہ سال قبل پچاس روپیہ کے ذاتی سرمایہ سے کاروبار آغاز کیا گیا - اب سرمایہ مشغولہ کی
مقدار دو ہزار روپیہ ہے - جس پر ۲۵ فیصدی منافع حاصل ہوتا ہے
ہاتھ سے کھلونا تیار کیا جاتا ہے - جس کے لئے لوہے کے اوزار اور لکڑی کا چرخہ استعمال
کیا جاتا ہے - خام اشیاء میں لکڑی مملکت حیدرآباد میں دستیاب ہو جاتی ہے - البتہ لاک اور
لوہا بیرون مملکت سے درآمد کیا جاتا ہے -
مزدوروں کی تعداد چار ہے - روزانہ نو گھنٹہ کام کیا جاتا ہے - مال کی نکاسی صرف بلدہ
حیدرآباد میں ہو رہی ہے - جنگ کے اثر سے لاک اور رنگ کی قیمتوں میں اضافہ ہو گیا ہے -
آٹھویں نمائش میں تین سو پچاس روپیہ کا مال فروخت ہوا -

(۲۱۲) محمد خواجہ صاحب

چوراہا جنسی - حیدرآباد - ان کے پاس پارچہ کی گڑیاں اور دوسرے چوبی و ٹین کے کھلونے
تیار کئے جاتے ہیں -
۱۳۴۳ ف میں یہ کاروبار پچاس روپیہ کے سرمایہ سے آغاز کیا گیا - اس صنعت میں تاگہ
چمکی سلمہ رنگ ابرک بوسیدہ پارچہ استعمال کیا جاتا ہے -
کاریگروں میں مردوں کی تعداد ۲ اور عورتوں کی تعداد ۳ ہے -
مذکورہ بالا اشیاء کے علاوہ چکانی دوربین اور مٹی کے سامان کی خرید و فروخت بھی شروع
کی گئی ہے -
دو سال سے نمائش میں شرکت کی جا رہی ہے - میلوں اور عرسوں کے موقع پر ان

کے مال کی نکاسی ہوتی ہے۔

(۲۱۳) محمد رسول خاں صاحب

پتہ۔ فتحیاب خاں بازار چیچل گوڑہ بلدہ حیدرآباد

پچیس روپیہ کے سرمایہ سے کاروبار بارہ سال قبل آغاز کیا گیا تھا۔ اب سرمایہ مشغولہ کی مقدار ایک ہزار روپیہ ہے۔ دستی چرخ سے کھلونا اور اشیاء صادر تیار کئے جاتے ہیں۔

یہاں کاریگروں میں مردوں کی تعداد تین اور بچوں کی تعداد ۲ ہے۔ روزانہ آٹھ گھنٹہ کام کیا جاتا ہے۔

لاک، پوڈر اور قلم کی ڈاٹ بیرون مملکت سے درآمد کئے جاتے ہیں۔ مجلس نمایش کی منعقدہ نمائشوں میں گزشتہ پانچ سال سے شرکت کی جارہی ہے گزشتہ سال چار سو روپیہ کی مالیت کا سامان لایا گیا تھا۔ جملہ سامان فروخت ہوگیا۔

(۲۱۴) محمد شرف الدین صاحب

پتہ۔ ہندوستانی گلی۔ ترپ بازار۔ حیدرآباد

آغاز کاروبار۔ ۱۳۵۲ف

سرمایہ ابتدائی۔ پانچ سو روپیے سرمایہ مشغولہ دو ہزار روپیے

دستی آلات سے چوبی کھلونا تیار کیا جاتا ہے۔ یہاں مزدوروں کی تعداد چار ہے۔ جن کی ماہانہ اوسط اجرت ایک سو روپیے ہے۔

گذشتہ نمایش میں آٹھ سو روپیے کی مالیت کا کھلونا فروخت ہوا۔

(۲۱۵) محمد عبدالکریم اینڈ سنس

پتہ۔ چیچل گوڑہ حیدرآباد آغاز کاروبار۔ ۱۳۳۵ف

سرمایہ ابتدائی۔ ایک ہزار پانچسو روپیہ۔ سرمایہ مشغولہ۔ چالیس ہزار روپیے

اس کارخانہ میں اشیاء صادر قلم، رول، کشتی، پن کشن۔ بلاٹر، مثل بند کی ڈوریاں۔ آفس بکس لوٹن۔ ردی دان۔ فائیل بورڈ، نکل کی گھنٹی دوات پیپرویٹ کے علاوہ کاغذ بھی تیار کیا جاتا ہے۔

کاریگروں کی تعداد ۷۵ ہے جس میں ۳۰ پردہ نشین خواتین بھی شامل ہیں۔ اس کارخانہ میں دستی چرخ کٹنگ مشین اور رولنگ مشین سے کام انجام دیا جاتا ہے۔ سررشتہ سربراہی مادر سرکار عالی یہاں کے تیار کردہ اشیاء خریدرہا ہے۔ تانبہ، پیتلی اور آہنی پتر بیرون مملکت سے درآمد کئے جاتے ہیں

(۲۱۶) محمد عبداللہ صاحب

پتہ - محلہ کھلنڈی حیدرآباد

یہاں کتھں کے کھلونے تیار کئے جاتے ہیں اس کارخانہ کا قیام ۱۳۵۱ف میں دو سو روپیہ کے سرمایہ سے عمل میں آیا سوا چھ فیصد منافع ملتا ہے - ان کے پاس کوئی مشنری نہیں ہے بلغم کے سانچوں سے یہ کھلونے تیار کئے جاتے ہیں -

کاریگروں کی تعداد چھ ہے جن میں دو مرد دو عورتیں اور دو بچے شامل ہیں فی کس تیس روپیے تنخواہ دی جاتی ہے - روزانہ چھ گھنٹے اور بتمام سال کام کیا جاتا ہے - پھیری فروش کے ذریعہ مال کی نکاسی کی جارہی ہے -

گذشتہ نمائش میں پانچ سو روپیے کی مالیت کا سامان فروخت ہوا

(۲۱۷) محمد عبدالرشید صاحب صدیقی

پتہ - محلہ رکاب گنج - حیدرآباد - آغاز کاروبار ۱۳۶۵ھ سرمایہ ابتدائی دو سو روپیہ

یہاں کھلونا سازی اور رفریٹ ورکس کا کام کیا جاتا ہے - مزدوروں کی تعداد دو ہے -

(۲۱۸) محمد عثمان صاحب

پتہ - قریب معظم جاہی مارکٹ - حیدرآباد - آغاز کاروبار ۱۳۶۳ھ

دستی آلات سے چوبی اور کتھیل کے کھلونے تیار کئے جاتے ہیں - کاریگروں کی تعداد چار ہے - جالنہ اورنگ آباد میں ان کے کھلونے کی نکاسی ہو رہی ہے -

(۲۱۹) محمد لال خاں صاحب

کھلونے سازی کا یہ کارخانہ نقیاب خان بازار چپل گوڑہ حیدرآباد دکن میں واقع ہے اس کارخانہ کی ابتدا دو سو روپیہ کے سرمایہ سے دس سال قبل شروع کی گئی تھی -

دستی آلات سے بچوں کا ہر قسم کا تعلیمی و تفریحی کھلونہ تیار کیا جاتا ہے

مزدوروں میں چھ مرد اور چار عورتیں شامل ہیں سال میں دس ماہ اور روزانہ آٹھ گھنٹہ کام کیا جاتا ہے -

مجلس نمائش کی منعقدہ نمائشوں میں ابتدا سے شرکت کی جارہی ہے جس قدر کھلونا تیار کیا جاتا ہے وہ تقریباً تمام فروخت ہو جاتا ہے تعاس سال انھوں نے لکڑی کے ٹیلیفون کو اصلی نمونہ پر تیار کیا ہے -

(۲۲۰) محمد مصطفیٰ خاں صاحب

مالک کارخانہ محمد مصطفیٰ خاں صاحب ہیں جو چنچل گوڑہ میں رہتے ہیں۔ پچاس روپیہ کے سرمایہ سے کاروبار کا آغاز کیا گیا۔ اب سرمایہ مشغولہ کی مقدار چھ سو روپیہ ہے۔ دستی چرخہ سے قلمیں۔ رول۔ پن کش اور لوٹ چن تیار کی جاتی ہیں۔

مزدوروں میں چھ مرد کام کرتے ہیں۔ لاک اور رنگ بیرون مملکت سے درآمد کیا جاتا ہے۔

مالک کارخانہ نے میسور میں قلم سازی کی عملی تربیت حاصل کی ہے

نکاسی مال کا کوئی خاص انتظام نہیں ہے آرڈر وصول ہونے پر مال تیار کیا جاتا ہے۔

(۲۲۱) محمد مرتضیٰ خاں صاحب

یہ کارخانہ چنچل گوڑہ فتحیاب خاں بازار میں واقع ہے۔ یہاں کھلونے اور اشیائے صادر تیار کئے جاتے ہیں پچیس روپیہ کے سرمایہ سے کاروبار آغاز کیا گیا۔ اب سرمایہ مشغولہ کی مقدار پانچسو روپیہ ہے۔

دستی چرخ سے یہ سامان تیار کیا جاتا ہے مزدوروں کی تعداد چار ہے

بیرون مملکت سے لاک۔ پوڈر۔ اور قلم کے ڈاٹ درآمد کئے جاتے ہیں۔ جنگ کے اثرات سے سامان کے حصول میں دقت پیدا ہو گئی ہے۔

گذشتہ نمائش میں دو سو روپیہ کی مالیت کا سامان لایا گیا۔ جو سب فروخت ہو گیا

(۲۲۲) محمد مقبول احمد صاحب

پتہ۔ حبیب نگر۔ حیدرآباد۔ دکن۔ سرمایہ ابتدائی ۲۵ روپیے۔ سرمایہ مشغولہ آٹھ سو روپیے

دستی آلات سے چوبی اور کتھیں کے کھلونے تیار کئے جاتے ہیں۔ خام اشیاء میں ٹین۔ تیزاب۔ نوشادر۔ جست کا تار کتھیل اور مختلف قسم کے رنگ استعمال کئے جاتے ہیں

کاریگروں میں مردوں کی تعداد ۲ عورتوں کی تعداد تین اور بچوں کی تعداد چار ہے تمام سال اور روزانہ آٹھ گھنٹہ کام کیا جاتا ہے۔

نویں نمائش میں پہلی دفعہ شرکت کی جا رہی ہے

(۲۲۳) محمد یوسف صاحب گلبرگہ شریف

اس کارخانہ کے مالک محمد یوسف صاحب ہیں یہ کارخانہ درگاہ حضرت خواجہ بندہ نواز گلبرگہ

کے قریب واقع ہے۔ دس سال سے کاروبار جاری ہے۔ کاروبار کا آغاز ۱۵۰ روپیہ سے کیا گیا اب سرمایہ مشنولہ کی مقدار ۸۰۰ روپیہ ہے لکڑی کے کھلونے اور کپڑے کی گڑیاں تیار کی جاتی ہیں کاریگروں میں دو مرد ایک عورت شامل ہے۔ بیرون مملکت سے رنگ درآمد کیا جاتا ہے۔

(۲۲۴) محمد یوسف الدین صاحب پٹیل

پتہ۔ لاڈ بازار۔ حیدرآباد دکن۔ ابتدائی سرمایہ۔ پانچسو روپیے۔ سرمایہ مشنولہ ایک ہزار سات سو روپیے۔

دستی آلات سے کھلونے تیار کئے جاتے ہیں۔ کاریگروں کی تعداد پانچ ہے فی کس ۳۵ روپیے اجرت دی جاتی ہے سال میں ۳۱۰ دن اور روزانہ سات گھنٹہ کام کیا جاتا ہے اضلاع ورنگل گلبرگہ اور محبوب نگر میں مال کی نکاسی کی جاتی ہے۔

(۲۲۵) محمود خاں صاحب

یہ کارخانہ چیچل گوڑہ حیدرآباد میں واقع ہے۔ لکڑی کے کھلونے بنانا اور لکڑی پر رنگ کرنے کا کام بارہ سال قبل پچاس روپیہ کے سرمایہ سے آغاز کیا گیا۔ اب سرمایہ مشنولہ کی مقدار نو سو روپیہ ہے۔ جس پر سالانہ ۲۵ فیصدی منافع حاصل ہوتا ہے۔ کام ہاتھ سے بسولہ اور چرخی کی مدد سے کیا جاتا ہے۔ دودھیا کی لکڑی مملکت ہی میں دستیاب ہو جاتی ہے البتہ لاک بمبئی سے درآمد کی جاتی ہے۔

کام تمام سال اور روزانہ آٹھ گھنٹہ کیا جاتا ہے۔ جنگ کے اثر سے لاک اور رنگ کی قیمتوں میں اضافہ ہو گیا ہے۔ ان کی فراہمی میں دشواری ہو رہی ہے۔

مجلس نمائش کی منعقدہ نمائشوں سے کافی فائدہ حاصل ہوا ہے۔ چار سو روپیے کی مالیت کا سامان لایا گیا تھا۔ اور وہ تمام کا تمام فروخت ہو گیا۔

(۲۲۶) نصیب خاتون

پتہ۔ کاماٹی پورہ۔ شاہ عنایت گنج۔ آغاز کاروبار ۱۳۳۶ف۔ ابتدائی سرمایہ ساٹھ روپیے۔ بعد وضعات اخراجات ماہانہ تیس روپیہ منافع ملتا ہے۔

دستی آلات سے کپڑے کی گڑیاں مٹی اور لکڑی کا کھلونا تیار کیا جاتا ہے دو عورتیں اس گھریلو صنعت میں مصروف ہیں۔

سال میں چھ ماہ اور روزانہ آٹھ گھنٹہ کام کیا جاتا ہے۔ گذشتہ چار سال سے نمائش میں

شرکت کی جارہی ہے۔

(۲۲۷) نیو ڈیزائن بے بیبیز ٹائیز کمپنی

نام مالک محمد عبدالحسین۔ پتہ۔ اندرون فتح دروازہ حیدرآباد دکن۔ سرمایہ ابتدائی پانچ سو روپیے۔ لکڑی کا کھلونا تیار کیا جاتا ہے۔

کاریگروں کی تعداد ۶ ہے فی کس تیس روپیہ ماہانہ اُجرت دی جاتی ہے سال میں ۳۰۸ دن اور روزانہ ۸ گھنٹے کام کیا جاتا ہے۔ نویں نمائش میں پہلی دفعہ شرکت کی جارہی ہے۔

(۲۲۸) وحید الدین صاحب صدیقی

پتہ معظم جاہی روڈ۔ حیدرآباد دکن۔ آغاز کاروبار ۱۳۵۵ ف ابتدائی سرمایہ تین سو روپیے وحید الدین صاحب صدیقی نے ۱۳۵۱ ف میں عثمانیہ سے میٹرک کا امتحان بہ درجہ سوم کامیاب کیا۔ لیکن چند ہنرات کی کمی کی وجہ سے انٹرمیڈیٹ میں شرکت نہ ہوسکی۔ اس لئے اسکول آف آرٹس میں شریک ہوکر ڈرائنگ انٹرمیڈیٹ کا امتحان دیا۔ تفریحی۔ تعلیمی۔ اور میکانی کھلونے جات دستی آلات سے تیار کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ سامان صادر بھی تیار کیا جاتا ہے۔

آٹھویں نمائش میں پہلی دفعہ شرکت کی گئی ان کا کافی شہرہ ہوا۔ عوام نے ان کے مال کو پسند کیا اور اب یہ مستقل طور پر اس صنعت میں مشغول ہوگئے ہیں۔

(۲۲۹) وکٹری ٹائے لینڈ

نام مالک۔ سید شبیر حسین صاحب۔ پتہ چھاؤنی ناد علی بیگ۔ بیرون یاقوت پورہ حیدرآباد آغاز کاروبار امرداد ۱۳۵۳ ف ابتدائی سرمایہ پچاس روپیہ۔ سرمایہ مشغولہ ایک ہزار سات سو روپیے۔ یہاں کھلونے پارچہ اور روئی سے تیار کئے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ اون کے پائتابہ ٹوپیاں اور سوئٹر تیار کئے جاتے ہیں۔ کپڑے کے پھول۔ سہرے گجرے اور گلدستے بھی دستی آلات سے بنائے جاتے ہیں تمام خام اشیاء مملکت میں دستیاب ہوجاتے ہیں۔

مالک کارخانہ اہم کام خود کرتے ہیں۔ روئی بھرنے اور ٹانکے مارنے والے عورتیں اور بچے کام کرتے ہیں۔ جن کی تعداد آٹھ ہے۔ عورتوں کو آٹھ آنے اور بچوں کو چار آنہ اجرت دی جاتی ہے تمام سال اور روزانہ سات گھنٹے کام کیا جاتا ہے۔

جنگ کی وجہ سے اس قسم کا مال آنا موقوف ہوگیا ہے۔ اس لئے ان کے مال کی نکاسی میں

اضافہ ہورہا ہے۔ حیدرآباد سکندرآباد کے جنرل مرچنٹس تیار کیا ہوا مال خرید لیتے ہیں۔ عوام ان کے مصنوعات سے واقف نہیں تھے۔ نمائش میں اسٹال قائم کرنے کی وجہ سے کافی شہرت حاصل ہوگئی ہے مختلف دوکانداروں کو مال کا آرڈر دے رہے ہیں۔ آٹھویں نمائش میں ایک ہزار کی مالیت کا سامان لایا گیا تھا جس میں سے تین چوتھائی سے زائد مال فروخت ہوگیا۔ مالک کارخانہ کو آیندہ بیرونی پارچہ اور اون سے تیار کئے ہوئے کھلونوں سے مسابقت کا اندیشہ ہے

(۲۳۰) یم۔یم۔انصاری صاحب آرٹسٹ

یم۔یم۔انصاری صاحب آرٹسٹ محصول خانہ بلدہ کروڑگیری میں ملازم ہیں۔ فرصت کے اوقات میں اپنے مکان واقع بازار لنڈخاں میں قلم سازی اور پینٹنگ کا کام کرتے ہیں۔ یہ کاروبار ۱۹۱۸ء میں آغاز کیا گیا اس وقت سرمایہ مشغولہ کی مقدار پندرہ سو روپیہ ہے۔ ماہانہ ۲۵ روپیہ خالص منافع ہوتا ہے۔ قلم سازی کا کام دستی چرخہ الیان اور برما سے کیا جاتا ہے۔ خام پیداوار میں دودھیہ کی لکڑی۔ ہنڈارساگوان لاکھ اور ہمہ اقسام کا رنگ استعمال کیا جاتا ہے۔

انصاری صاحب کا انگریزی خط خوشنما اور دیدہ زیب ہے۔ مملکت میں ان کا ثانی نہیں ہے جو اس خوشنمائی اور تیزی سے اس قدر پاکیزہ خطاطی کا مظاہرہ کرے۔

مزدوروں میں چار بچے ملازم ہیں تمام سال کام کیا جاتا ہے اور روزانہ نو گھنٹہ کام ہوتا ہے مال کی نکاسی اطمینان بخش طریقہ پر نہیں ہے۔ ممالک محروسہ کے اضلاع پربھنی اور گلبرگہ کے عرس کے موقع پر مال کی نکاسی ہورہی ہے رنگ اور لاک کی قیمتوں میں اضافہ ہوگیا ہے۔ یہ اشیاء مشیرآباد کا ٹیچ انسٹیٹیوٹ سے حاصل کئے جاتے ہیں۔

مجلس نمائش کی منعقدہ نمائشوں میں ہر سال شرکت کی جارہی ہے۔ بیرونی نمائشوں میں اندور۔ کانپور۔ پٹنہ۔ اور پونہ سے تمغہ جات عطا ہوئے ہیں

(۲۳۱) یوسف پن ہولڈر کمپنی

یہ کمپنی فتحیاب خاں بازار چپل گوڑہ حیدرآباد میں واقع ہے۔ کھلونا سازی کے علاوہ لکڑی کے قلم۔ لٹو چین۔ رولی۔ پین کشن اور اشیائے صادر تیار کئے جاتے ہیں۔ کاروبار دوسو روپیہ سے ۱۵ سال قبل آغاز کئے گئے تھے۔ اب سرمایہ مشغولہ کی مقدار بارہ سو روپیہ ہے۔

دستی چرخ سے یہ سامان تیار کیا جاتا ہے۔ مزدوروں کی تعداد ۴ ہے۔ لاک اور قلم کے ڈانڈے بیرون مملکت سے درآمد کئے جاتے ہیں۔

جنگ کے اثر سے اشیاء کی تیاری میں مشکل پیش آرہی ہے۔ نمائش میں ابتداء سے شرکت کی جارہی ہے۔

مٹی اور شیشہ کی صنعتیں (ترابیات)

(۲۳۲) انڈین ہیوم پائپ کمپنی

انڈین ہیوم پائپ کمپنی صنعتی رقبہ اعظم آباد میں واقع ہے۔ یہاں مختلف قسم کے پائپ تیار کئے جاتے ہیں۔

۱۳۵۲ف میں ایک لاکھ ۴۳ ہزار روپیے کے پائپ تیار ہوئے۔ مزدوروں کی تعداد ۷۵ ہے۔ ساتویں نمائش میں پہلی دفعہ شرکت کی گئی۔

(۲۳۳) تاج کلے ورکس محدود

تاج کلے ورکس کی داغ بیل ۱۳۴۳ف میں مولوی تجمل حسین صاحب۔ ایم۔ ایس۔ سی نے اپنے دس لاکھ روپیے کے سرمایہ سے ڈالی۔ ابتدائی کاروبار مختلف تجربات ہی کی حد تک محدود رہے۔ البتہ تاج اینٹ کو جو اپنی مضبوطی کے اعتبار سے مقبول ہو چکی ہے۔ بڑیمانہ کبیر بنانا شروع کیا۔ تاج اینٹ کے ساتھ فیر ہرکس کی صنعت نے بھی بہت جلد ہر دلعزیزی حاصل کرلی اس کارخانہ کو مزید دس لاکھ روپیے کے سرمایہ سے رجسٹرڈ کمپنی کی صورت میں وسعت دی گئی۔

اس کے بعد اسٹون ویر پائپ بدرون کے لئے چینی کے پائپ۔ ٹائلز۔ فرشی اینٹ۔ استوائے تزئینی۔ دواخانوں کے لئے نہانے کے ٹب بیسن پاٹ۔ مرتبان۔ رکابیاں۔ کٹورے۔ پیالیاں۔ طشتریاں۔ بنچ اور کرسیاں تیار کئے گئے۔ ان تمام چیزوں کے علاوہ اس کارخانہ کی خاص صنعت منگلور ٹائلز ہیں جو مکانوں کی چھتوں کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں۔ یہ دراصل ایک اعلیٰ قسم کی کویلو ہے جس میں ہوا کی گذر کا بہترین انتظام کیا جا سکتا ہے۔

تاج کلے ورکس کا کارخانہ کٹہ حسین ساگر حیدرآباد میں واقع ہے۔ صدر دفتر عابد روڈ پر واقع ہے۔ ۱۳۵۲ف میں ۲۲۰ ۳ ٹن اشیاء تیار کئے گئے۔ جن کی قیمت دو لاکھ ۵۴ ہزار روپیے ہوئی۔ یہ کمپنی گذشتہ دس سال سے اپنے حصہ داروں کو سوا چھ فیصدی منافع تقسیم کررہی ہے۔

(۲۳۴) تاج گلاس ورکس محدود

تاج گلاس ورکس کا کارخانہ تاج نگر اسٹیشن فتح نگر کے قریب تیار ہوا ہے۔ حال ہی میں اس

کمپنی کا سرمایہ ایک کروڑ روپیہ کیا گیا۔ جو فی حصہ دس روپیہ پر مشتمل ہے۔ اس کارخانہ میں شیشہ گلاس سیاہی کی شیشیاں۔ ڈنرسٹ۔ نقش و نگار گلاس اور بوتلیں وغیرہ جیسی مختلف اشیاء اور شیشے تیار ہورہے ہیں۔ اس کمپنی کا مال بازار میں بڑی قدر سے فروخت ہو رہا ہے۔ ابتدائی تین ماہ میں ۸۲ ہزار روپیے کا خالص منافع ہوا۔ یہاں شیشے کی چادروں کا یونٹ زیر تعمیر ہے۔ یہ کارخانہ جدید العصر مشنری سے آراستہ ہے۔ مزدوروں کی تعداد ایک ہزار آٹھ سو ہے۔

تاج گلاس ورکس کے مینجنگ ڈائریکٹر تجمل حسین صاحب صنعت ترابیات کے ماہر ہیں آپ نے امریکہ اور یورپ میں تیرہ سال اس صنعت کا تجربہ حاصل کیا ہے۔ اور وہاں کی فیکٹریوں میں بحیثیت کنسلٹنگ انجینیر کے کام کیا ہے۔ اس کارخانہ کا صدر دفتر تاج بلڈنگس عابد روڈ حیدر آباد میں واقع ہے۔

آٹھویں نمائش میں تاج گلاس ورکس کو بہترین صنعت کا انعام ایک نقروی کپ قیمتی پانچ صدروپیے مجلس نمائش کی جانب سے عطا کیا گیا۔

(۲۳۵) چارمینار پاٹری ورکس

پتہ۔ ٹولی گوڑہ سکندرآباد آغاز کاروبار ۱۹۴۱ء

سرمایہ ابتدائی دس ہزار روپیے سرمایہ مشغولہ ایک لاکھ روپیے

مٹی کے ہمہ اقسام کے مرتبان۔ چاردان۔ کٹورے۔ اور برتن تیار کئے جاتے ہیں یہاں مزدوروں کی تعداد ۸۰ ہے۔ روزانہ آٹھ گھنٹہ کام کیا جاتا ہے کام تمام سال ہوتا ہے۔ مگر کوئلہ نہ ملنے سے اکثر کام بند رہتا ہے۔

جتنا مال تیار کیا جاتا ہے۔ یہاں فروخت ہو جاتا ہے۔ بمبئی کو بھی مصنوعات روانہ کی جاتی ہیں مالک کارخانہ کی حکومت سے یہ درخواست ہے کہ اس کارخانہ کو کوئلہ کا پرمٹ کافی مقدار میں عطا کیا جائے

(۲۳۶) حیدرآباد نیشنل انڈسٹریز لمیٹڈ

یہ کارخانہ لنگم پلی ریلوے اسٹیشن سے قریب رحیم آباد میں ساٹھ ایکڑ اراضی پر واقع ہے۔ عثمان علی صاحب اس کے مینجنگ ڈائرکٹر ہیں۔ روغنیات وارنش پینٹ یہاں کی ہی خام اشیاء سے تیار ہورہے ہیں۔ ان خام اشیاء کو اضلاع نلگنڈہ۔ بیدر۔ کریم نگر اور عادل آباد کے جنگلوں سے حاصل کیا جاتا ہے۔ اکتالیس قسم کے رنگ اس کارخانہ میں تیار ہو رہے ہیں۔ اس کمپنی کی مصنوعات سررشتہ تعمیرات کے علاوہ حکومت ہند کا سررشتہ تعمیرات اور دوسری بڑی کمپنیاں استعمال کر رہی ہیں۔

اس کارخانہ کے سرمایہ مشغولہ کی مقدار ساڑھے بارہ لاکھ روپیہ ہے۔

روغنیات - رنگ فینائیل ۱۳۵۱ف میں چودہ ہزار گیلن تیار ہوا جس کی قیمت ایک لاکھ ۳۹ ہزار روپیے ہوئی - مزدوروں میں مردوں کی تعداد دو سو اور عورتوں کی ایک سو اور بچوں کی تعداد پچاس ہے ان کی ماہانہ اوسط اجرت پچیس روپیہ سے تیس روپیہ ہوتی ہے -

مذکورہ بالا مصنوعات کے علاوہ شیشہ سازی کا کام بھی ہوتا ہے - یہ گلاس فیکٹری ۲۵ لاکھ کے سرمایہ سے قائم کی گئی ہے جس میں گلاس اور چمنیاں تیار کئے جاتے ہیں - ۱۳۵۱ف میں سات ہزار گروس تیار ہوئے جس کی قیمت ایک لاکھ ۸۵ ہزار روپیہ ہوئی - آٹھویں نمائش میں ۳۵ ہزار کا مال فروخت ہوا -

(۲۳۷) دکن پورسلین اینڈ انامل ورکس محدود

منیجنگ ڈائرکٹر - مسٹر ڈنشاجی دادابھائی اٹالیہ

پتہ - باکارم - مشیر آباد روڈ - حیدرآباد دکن

سرمایہ ابتدائی - ایک لاکھ روپیے

سرمایہ مشغولہ دو لاکھ روپیے - سات فیصدی منافع حاصل ہوتا ہے -

مشین اور دستی آلات سے تمام چینی کے ظروف - سائن بورڈ - چینی کے کپ وساسر تیار کئے جاتے ہیں - کیمکل بیرون مملکت سے طلب کئے ہیں - جنگ کے اثر سے ان کی طلب میں مشکلات ہیں - یہاں مزدوروں میں مردوں کی تعداد ۸۰ اور عورتوں کی ستر ہے - جن کی اجرتوں کا ماہانہ اوسط تیس روپیے فی کس ہے - سال میں تین سو دن کام کیا جاتا ہے -

رات دن دو بدلیوں میں آٹھ آٹھ گھنٹہ کام کیا جاتا ہے -

آٹھویں نمائش میں ۲۵ ہزار روپیے کی مالیت کا سامان فروخت ہوا - بہترین صنعت کا دوسرا انعام بشکل نقرئی کپ اس کمپنی کو عطا کیا گیا -

اس کمپنی کے مال کی نکاسی برطانوی ہند و برما اور جنوبی افریقہ میں بھی ہو رہی ہے -

سال حال اس کمپنی نے روزمرہ کے استعمال کی اشیاء زیادہ تر تیار کئے ہیں -

(۲۳۸) دکن پورسلین اینڈ پاٹریز لمیٹڈ

۱۳۵۲ف میں بمقام تانڈور کارخانہ کی ابتداء ہوئی - فیکٹری کی عمارتیں مکمل اور مشنری نصب ہو چکی ہے - اور سامان تیار ہو رہا ہے -

سرمایہ مشغولہ کی مقدار پانچ لاکھ روپیہ ہے - یہاں ہمہ اقسام کے ظروف چینی و تمام چینی تیار کئے

جاتے ہیں۔ مصنوعات کی نکاسی۔ سیلنگ ایجنسی کے ذریعہ ہورہی ہے۔

(۲۳۹) سیتل سنگھ صاحب

پتہ۔ منگل بازار۔ حیدرآباد دکن　　آغاز کاروبار　۱۳۳۶ف

سرمایہ ابتدائی۔ دو سو روپیے　　سرمایہ مشغولہ　ایک ہزار روپیے

دستی آلات سے مٹی کے کھلونے تیار کئے جاتے ہیں ایک ہی گھر کے لوگ اس صنعت میں مشغول ہیں۔ کام تمام سال اور روزانہ ۹ گھنٹہ کام کیا جاتا ہے۔ جنگ کے اثر سے مٹی کا تیل اور رنگ کی دستیابی میں مشکل ہوگئی ہے۔

آٹھویں نمائش میں پانچ سو روپیے کی مالیت کا سامان فروخت ہوا۔

(۲۴۰) کوہ نور گلاس فیکٹری

یہ کارخانہ بمقام فتح نگر واقع ہے۔ یہاں چمنیاں۔ گلاس۔ سوڈا واٹر باٹل وغیرہ تیار کئے جاتے ہیں۔ سرمایہ مشغولہ کی مقدار ایک لاکھ ۲۵ ہزار روپیے ہے۔

۱۹۲۸ء میں یہ کارخانہ دکن گلاس ورکس کے نام سے بمقام فتح نگر قائم ہوا۔ لیکن مالی مشکلات کی وجہ سے بہت جلد کارخانہ بند کردینا پڑا۔ اس موقع پر حکومت سرکار عالی نے اس کارخانہ کی مالی امداد کی۔ نیز مملکت آصفیہ میں صنعت شیشہ سازی کے امکانات پر بھی غور کیا گیا اور کوہ نور گلاس فیکٹری کے نام سے اس کارخانہ کی دوبارہ تجدید عمل میں آئی۔ یہ کارخانہ تشفی بخش طور پر ترقی کررہا ہے۔

۱۹۳۵ء میں جو کانچ کا سامان بارہ ہزار من تیار کیا گیا۔ اس کی قیمت تین لاکھ پچاس ہزار روپیہ ہوئی۔ اس کارخانہ میں اوسطاً ۶۰۰ مزدور کام کرتے ہیں۔

دو تین دفعہ نمائش میں شرکت کی گئی۔

(۲۴۱) محمود اینڈ برادر

اس کارخانہ کا قیام ۱۳۴۵ف میں عمل میں آیا۔ سرمایہ مشغولہ کی مقدار پانچ ہزار روپیہ ہے مالک کمپنی نے جے۔ جے اسکول آف آرٹس بمبئی میں تعلیم حاصل کی ہے۔

اس اسٹال میں کمپنی کے تیار کردہ کلے ورکس کے اچھے نمونے موجود تھے۔ خوبصورتی اور لطافت میں چائے کا سٹ گلدان اور دیگر ظروف ولایتی مال سے بہتر دکھائی دیتے تھے۔ لیکن پائیداری میں ابھی اضافہ کی گنجائش ہے۔ اس کی وجہ شاید یہ ہو کہ کمپنی ابھی فائر برکس کی بڑی بھٹی فراہم نہیں ہوسکی۔ اس کمپنی کے اشیاء تیاری کے لئے مقامی مٹی استعمال کی جاتی ہے۔ نمائش میں ابتداء سے

شرکت کی جارہی ہے۔

(۲۴۲) حیدرآباد انامل ورکس

نام مالک ۔ محمد منظور اللہ صاحب پتہ ۔ سلطان بازار ۔ حیدرآباد

آغاز کاروبار ۔ ۱۹۳۰ء سرمایہ مشغولہ ۔ ۲۵ ہزار روپیے

دستی پریس سے یہاں تام چینی کے ظروف اور سین بورڈ تیار کئے جاتے ہیں اشیاء خام میں سلیکا فلسپا اور بریٹاس استعمال کئے جاتے ہیں جو حمایت ساگر کے قریب پہاڑی سے ملتے ہیں۔

یہاں مزدوروں میں مردوں کی تعداد ۰ اور عورتوں کی تعداد ۵ ہے۔ جن کی اجرتوں کا اوسط ماہانہ چار سو روپیہ ہے۔ ان کے مال کی نکاسی بجواڑہ ۔ کرنول ۔ ویلور اور کوئمبٹور میں ہوتی ہے۔

چوڑی سازی

(۲۴۳) حاجی شیخ بالے صاحب

حاجی شیخ بالے صاحب نے ۱۳۳۵ف میں کارخانہ صنعت چوڑی سازی کی لاڈ بازار بلدہ حیدرآباد میں بنا ڈالی جس کا ابتدائی سرمایہ چالیس روپیہ تھا۔ اب سرمایہ مشغولہ کی مقدار بیس ہزار روپیہ ہے۔ جس پر دس فیصدی منافع حاصل ہوتا ہے۔

خام پیداوار میں چاندی ۔ تانبا ۔ نگینہ ۔ کانچ ورق ۔ لاک اور پوت استعمال کئے جاتے ہیں کارخانہ میں کوئی مشینری نہیں ہے۔ تمام سال کاروبار کیا جاتا ہے اور روزانہ ۹ گھنٹہ کام کیا جاتا ہے۔ جو مال تیار کیا جاتا ہے۔ وہ ان کی دوکان واقع لاڈ بازار میں فروخت کیا جاتا ہے۔ آرڈر موصول ہونے پر اضلاع کو مال فراہم کیا جاتا ہے۔ بیرون مملکت میں بمبئی اور کلکتہ میں یہاں کی چوڑیوں کی مانگ ہے۔

کانچ کی چوڑیوں کی وجہ سے اس قدیم صنعت کی چوڑیوں کو نقصان پہنچ رہا ہے۔ جنگ کے اثر سے تمام خام اشیاء میں اضافہ ہوگیا ہے۔ اس وجہ سے قدیم کام جالو کیا گیا ہے جو مصالحہ کی چوڑیوں کے نام سے مشہور ہیں۔

مجلس نمائش کی منعقدہ نمائشوں میں شرکت کی وجہ سے کافی شہرت ہورہی ہے خریداروں کی تعداد میں اضافہ ہوگیا ہے۔ صنعتی نمائش کی وجہ سے ہر سال ایجاد کرنے کا ایک شوق اور ولولہ پیدا ہوگیا ہے۔

سولہ سنگھار

بھی ماند پڑجاتے ہیں

اگر دستِ حنائی میں کھبا ہوا جوڑا نہ ہو



حیدرآباد کے مشہور صنعت کار

حاجی شیخ بالے

نے جدّت اور اُپج کے ایسے انمول
نمونے پیش کئے ہیں کہ نازنینانِ
ہندوستان حیدرآباد کے تذکرہ کے وقت ان جوڑیوں
کو نہیں بھولتیں۔

کارخانہ وشوروم۔ لاڈ بازار حیدرآباد دکن

آٹھویں نمائش میں دو ہزار پانچ سو روپیہ کی چوڑیاں فروخت ہوئیں۔

سرکار عالی کی جانب سے منعقدہ ضلع کانفرنس کی نمائشوں میں بھی شرکت کرتے ہیں۔ بیرون مملکت کی نمائشوں میں مدراس۔ پونا اور بجواڑہ میں شرکت کی گئی اور اسناد حاصل کئے۔ مالک کارخانہ پیمانہ کبیر پر ایک چوڑی سازی کے کارخانہ کے خواہشمند ہیں۔ چوڑی سازی کا کوئی بڑا کارخانہ ملک میں موجود نہیں ہے۔ اگر حکومت سرکار عالی اور مجلس نمائش ان کی امداد کرے تو ایک کارخانہ کانچ کی چوڑیوں کے بنانے پر آمادہ ہیں۔ جس کا نام انھوں نے "کارخانہ معاشیٔ چوڑی سازی" تجویز کیا ہے۔

(۲۴۴) راگھولو انجینلو صاحب

یہ کارخانہ محلہ لاڈ بازار بلدہ حیدرآباد میں واقع ہے۔ کاروبار کی نوعیت چوڑی سازی ہے جو آبائی پیشہ ہے۔ سرمایہ مشغولہ کی مقدار تین ہزار روپیہ ہے جس پر سالانہ پانچسو روپیہ خالص منافع حاصل ہوتا ہے۔ کاروبار ہاتھ سے انجام دیا جاتا ہے۔

خام پیداوار میں لاک کٹوری۔ چکی کا نچ۔ روغن۔ رنگ اور پوڈر استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ خام اشیاء اندرون ملک حاصل ہو جاتی ہے۔ البتہ آئینہ بیرون مملکت سے درآمد کیا جاتا ہے مزدوروں میں آٹھ مرد پانچ عورتیں اور تین بچے شامل ہیں۔ تمام سال کام کیا جاتا ہے۔ صرف مذہبی تعطیلات دیجاتی ہیں۔

روزانہ آٹھ گھنٹہ کام کیا جاتا ہے۔ جنگ کے اثر سے اشیاء کی فراہمی میں دشواری ہورہی ہے تیار شدہ مال ذاتی دوکان میں فروخت کیا جاتا ہے۔ بمبئی۔ پونا۔ مدراس کو بھی مال روانہ کیا جاتا ہے۔ مجلس نمائش کی منعقدہ نمائشوں میں شرکت کی وجہ سے شہرت میں اضافہ ہوا۔

آٹھویں نمائش میں ایک ہزار روپیہ کا سامان فروخت ہوا۔ دو سو روپیہ کا منافع ہوا۔

(۲۴۵) شیخ زین الدین اینڈ برادرس

پتہ۔ بخشی گنج۔ بیرون فتح دروازہ۔ حیدرآباد۔ آغاز کاروبار ۱۳۵۹ف

سرمایہ ابتدائی۔ تین سو روپے سرمایہ مشغولہ۔ ایک ہزار نو سو روپیے

دستی آلات سے کانچ کی چوڑیاں تیار کیجاتی ہیں۔ خام اشیاء میں ٹوٹے پھوٹے کانچ کے ٹکڑے۔ کیمیائی اشیاء اور رنگ استعمال کیا جاتا ہے۔ کاریگروں کی تعداد چھ ہے ہر ہفتہ میں چار یوم اور روزانہ آٹھ گھنٹہ کام کیا جاتا ہے۔

جس قدر مال تیار کیا جاتا ہے۔ تھوک فروش بیوپاریوں کو فروخت کر دیا جاتا ہے۔ آٹھویں نمائش میں پہلی دفعہ شرکت کی گئی۔ سات سو روپیہ کی چوڑیاں فروخت ہوئیں۔

(۲۴۶) کارخانہ مسلم چوڑی فروش

نام مالک۔ شیخ جہانگیر صاحب   پتہ لاڑبازار بلدہ حیدرآباد

آغاز کاروبار۔ سنہ ۱۳۳۲ف   سرمایہ ابتدائی۔ تین ہزار روپیہ

سرمایہ مشغولہ۔ چھ ہزار روپیہ۔ جس پر سالانہ ۱۰ فیصدی منافع حاصل ہوتا ہے۔

ان کے پاس چوڑی سازی کی کوئی مشینری نہیں ہے ہاتھ سے کام کیا جاتا ہے۔

مزدوروں میں مردوں کی تعداد دس عورتوں کی تعداد چار اور بچوں کی تعداد دو ہے۔ تمام سال اور روزانہ نو گھنٹہ کام کیا جاتا ہے۔ جو مال تیار کیا جاتا ہے وہ ان کی دوکان واقع لاڑبازار میں فروخت ہو جاتا ہے۔ بیرون مملکت نکاسی کی ان کو سخت ضرورت ہے۔ ساہوکاروں سے خام مال بطور قرض حاصل کیا جاتا ہے۔ جنگ کے اثر سے خام اشیاء کی قیمتوں میں اضافہ ہو گیا ہے مابعد جنگ بیرونی کانچ کی چوڑیوں سے مسابقت کا اندیشہ ہے۔

مجلس نمائش کی منعقدہ نمائشوں میں ابتداء سے شرکت کی جارہی ہے آٹھویں نمائش میں دو ہزار روپیہ کا سامان فروخت ہوا۔

محفوظ اغذیہ۔ شکر و شیرینی

(۲۴۷) ابراہیم خاں صاحب

یہ کمپنی بازار گھانسی حیدرآباد میں واقع ہے۔ یہاں شیرینی اور مربّے تیار کئے جاتے ہیں گذشتہ تین سال سے نمائش میں شرکت کی جارہی ہے۔

(۲۴۸) بادشاہ اینڈ سنس

نام مالک۔ محمد فصیح الدین صاحب۔   پتہ۔ اسٹیشن روڈ۔ حیدرآباد

آغاز کاروبار۔ سنہ ۱۳۹۵ف   سرمایہ مشغولہ۔ ساٹھ ہزار روپیے

سوڈا واٹر۔ سویٹ ڈرنک۔ فروٹ کرسٹیل۔ دیملو تیار کئے جاتے ہیں۔ یہاں مزدوروں میں مردوں کی تعداد بیس عورتوں کی دو اور بچوں کی تعداد چھ ہے۔ جنکی اجرتیں علی الترتیب تیس بیس اور دس روپیہ ہے۔ تمام سال اور روزانہ دس گھنٹہ کام کیا جاتا ہے ایک گرایجویٹ بھی مامور

ہے۔جوان کے تجرباتی کام انجام دیتا ہے۔

ان کے مشروبات کی طلب میں اضافہ ہوگیا ہے۔شکر اور بوتلیں نہ ملنے سے تکمیل نہیں کی جارہی ہے۔آٹھویں نمائش میں پہلی دفعہ شرکت کی گئی ہے۔

(۲۴۹) بیدری گھی کمپنی

نام مالک۔ سورج بھان صاحب

پتہ۔ گلزار حوض۔حیدرآباد۔ آغاز کاروبار اپریل ۱۹۲۵ء

سرمایہ ابتدائی۔ پانچ ہزار روپیے سرمایہ مشغولہ۔ بارہ ہزار روپیے

موجودہ زمانہ میں اصلی گھی دستیاب نہیں ہورہا ہے۔اس لئے سورج بھان صاحب بیدر سے اصلی گھی لاتے ہیں اور گھی کو صاف کرکے بغیر کسی آمیزش کے ڈبوں میں بندکر کے فروخت کرتے ہیں۔

مزدوروں کی تعداد ۳۲ ہے جن میں ۲۰ مرد ۲ عورتیں اور ۱۰ بچے شامل ہیں۔ان کی اجرتوں کا ماہانہ اوسط پانچ سو پچاس روپیہ ہے۔

حکومت اگر اجازت دے تو مالک کمپنی بیدری گھی کو برطانوی ہند میں سپلائی کرسکتے ہیں۔بلدہ حیدرآباد میں راتب بندی کی دوکانوں پر دستیاب ہوتا ہے۔

آٹھویں نمائش میں پہلی مرتبہ شرکت کی گئی۔

(۲۵۰) پاپولر فوڈ پراڈکٹس کمپنی

پتہ۔ باکارم روڈ۔مشیرآباد۔حیدرآباد۔ آغاز کاروبار جنوری ۱۹۴۳ء

ابتدائی سرمایہ۔ تین ہزار روپیے سرمایہ مشغولہ۔ اسی ہزار روپیے

مشین اور دستی آلات سے بسکٹ۔پیپرمنٹ۔ٹافی۔چاکلیٹ۔کرلیفس اور کیک پیسٹری تیار کئے جاتے ہیں۔خام اشیاء میں۔میدہ۔شکر۔سکہ۔گھی۔ترکاری۔انڈا۔دودھ۔بالائی۔گلوکوس اسنس اور پاوڈرس استعمال کئے جاتے ہیں۔گلوکوس اور اسینس پاوڈر بیرون مملکت سے طلب کئے جاتے ہیں۔

مزدوروں میں مردوں کی تعداد ۲۴ عورتوں کی آٹھ اور بچوں کی آٹھ ہے۔جنکی اجرتوں کا ماہانہ اوسط علی الترتیب۔۴۰ روپیے ۲۰ روپیے اور سولہ روپیہ ہے۔کاروبار سال میں دس ماہ اور روزانہ آٹھ گھنٹہ کام کیا جاتا ہے۔بیرون مملکت مال کی نکاسی میں ان کو فی الحال رکاوٹیں ہیں۔

چھٹی نمائش سے شرکت کی جارہی ہے۔

(۲۵۱) ٹی۔ سنڈیکیٹ

نام مالک ۔ عبدالطیف صاحب پتہ ۔ افضل گنج۔ حیدر آباد دکن

آغاز کاروبار ۱۳۱۵ف سرمایہ مشغولہ۔ دس ہزار روپیے

دستی مشین سے جام۔ جیلی۔ اور بسکٹ تیار کئے جاتے ہیں۔ مزدوروں کی تعداد بارہ ہے

ساتویں نمائش میں پہلی دفعہ شرکت کی گئی

(۲۵۲) حیدر آباد لاسنجر فیکٹری

نام مالک ۔ سید جلال الدین صاحب

پتہ ۔ بیگم بازار۔ حیدر آباد۔ دکن

آغاز کاروبار ۔ اکتوبر ۱۹۳۴ء

دستی مشین سے لاسنجر۔ پیپرمنٹ۔ بسکٹ اور کیک تیار کئے جاتے ہیں۔ مزدوروں کی تعداد نو ہے۔ روزانہ آٹھ گھنٹہ کام کیا جاتا ہے۔

آٹھویں نمائش میں لوسو روپیے کے مالیت کے غذائی اشیاء لائے گئے تھے۔

(۲۵۳) دکنی چٹخارے

نام مالک ۔ محمد غوث الدین صاحب

پتہ ۔ ملے۔ پلی۔ حیدر آباد۔ دکن

مٹھائی اور مربے اور تلن کی اشیاء تیار کئے جاتے ہیں۔ یہاں مزدوروں کی تعداد چار ہے

(۲۵۴) ذائقہ کمپنی

ذائقہ کمپنی کے مالک محمد فریدالدین صاحب ہیں۔ اچار اور چٹنیوں کی تجارت کی جاتی ہے۔ شو روم معظم جاہی مارکٹ میں واقع ہے۔ گزشتہ تین سال سے نمائش کی جارہی ہے۔

(۲۵۵) روز بسکٹ ورکس

نام مالک محمد یعقوب صاحب

پتہ۔ دودھ بولی گوڑہ حیدر آباد آغاز کاروبار ۱۹۳۰ء

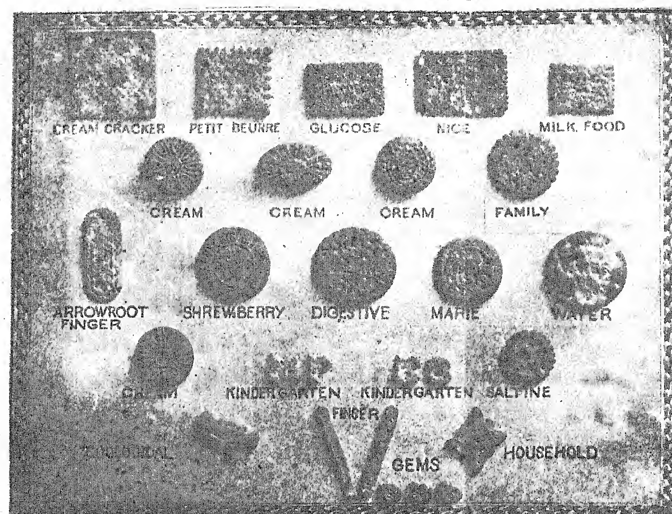
سرمایہ ابتدائی۔ پانچسو روپیے سرمایہ مشغولہ ساڑھے پانچ لاکھ روپیے

سرمایہ مشغولہ پر ۱۵ فیصدی منافع حاصل ہوتا ہے۔

Telegram "ROSEBISKIT". ESTD. 1920. Telephone No. 2337.

Rose Biscuit Works,

HYDERABAD-DECCAN.



Hon'ble Nawab Liakat Jung Bahadur, Member, The H.E.H. The Nizam's Govt.

I inspected this factory on Saturday the 27th October 1945 (22nd Azur 1355 Fasli) and was shown round the various sections by Mr. Mohammed Yakoob, Proprietor, of the factory. This is the first venture of its kind in Hyderabad which Mr. Mohammed Yakoob initiated over twenty-five years ago with small hand-made biscuit dies and gradually introduced the present machines. About 200 workers are employed by the factory and housing accomodation has been provided for them on the premises of the Factory.

I was on the whole favourably impressed with the management of the factory, and was particularly pleased to find that Mrs. Yakoob is taking personal interest in the supervision of the factory in the absence of her husband. The Proprietor, and his family live on the premises, in katcha houses, which is one of the main causes of the successful working of the factory. I have told Mr. Mohd. Yakoob, that from now he must prepare a successor so that ultimately his sons, who are very young, may take over the business in their own hands when they are in a position to do so.

Sd./- LIAKAT JUNG,
Member, Commerce & Industries.

23—1—1355 F.

Hon'ble Justice Mr. A. Hameed Khan, High Court Judge, Hyderabad Dn.

It gave me great pleasure to go through the different departments of the **Rose Biscuit Factory** in the company of its Proprietor, Mr. Mohammed Yakoob, who deserves all encouragement and praise for being the pioneer in this branch of industry in our Dominions.

The cleanliness, calmness, and simplicity of the works which are rarely found in any factory impressed me as their outstanding features.

I feel that it should be the duty of every patriot to patronize the products of the **Rose Biscuit Works** and thus encourage a **Mulki Industry** to further success and prosperity.

Sd./- A. HAMEED KHAN.

20th January, 1946.

Walashan Prince Nawab Basalat Jah Bahadur.

I visited the **Rose Biscuit Factory** on Wednesday 20th of February 1946.

I was much interested to know that, started on a small scale with an insignificant capital, it is fairly developed into a huge concern through the foresight, hard labour, and perseverence of its Proprietor. I wish educated youngmen of our Dominions follow his example in working out industries.

I was pleased to see **that the products are in no way inferior to the foreign one.**

I congratulate Mr. Mohammed Yakoob, the proprietor for his fine organization of the factory and good treatment of his employees, who have been provided with all possible facilities.

I wish him still greater success in his business.

Sd./- BASALAT JAH.

Hon'ble Raja Bahadur S. Aravamuda Aiyengar.
Member, H. E. H. The Nizam's Government.

I visited the **Rose Biscuit Factory** yesterday. I was very much interested to see that from very small beginnings Mr. Mohammed Yakoob has made it a huge concern. Very great credit is due to him, for his perseverence and foresight in that he began by making small instruments himself for the manufacture of biscuits and has so expanded his factory that he is able to supply biscuits even outside Hyderabad. A thing which struck me was that he is manufacturing some parts of the requisite machinery himself. The factory is in fact a miniature village, wherein all the employees have been housed along with the Proprietor. Local labourers both men and women have been trained and from the enquiries I made the workmen seem to be quite satisfied with the treatment accorded to them. Mr. Mohammed Yakoob, wants to enlarge his factory by getting machinery from United Kingdom and United States of America. I wish him every success in his desire to enlarge his factory and supply the needs, not only of Hyderabad but also of British India.

Sd./- S. ARAVAMUDA AIYENGAR.

14—1—1946.

The Hon'ble The Resident, Hyderabad State.

BOLARUM, 24th November, 1946.

I regret that I had not time to visit the Rose Biscuit Works though I very much wished to do so. During the War, when no other cheese biscuits were available, I was greatly indebted to Mr. Mohammed Yakub for the excellent cream crackers produced by his factory, which were quite as good as any biscuit from Home.

Sd./- A. C. LOTHIAN,
Resident at Hyderabad-Dn.

Australian Industrial Deligation, 1946.

Our visit to the **Rose Biscuit Works** was interesting and instructive. The production of the Factory both in Biscuits, Pastry and Sweets appeared to us to be of first class quality, well packed and labelled, and shouldcommand a ready market. We wish you the success your courageous efforts deserve.

Sd./- B. MEECHAM, *(Leader).*

22—11—1946.

Weston Biscuit Co., England, Canada & U. S.

The Rose Biscuit Works is the most remarkable example of one man's ingenuity and work that we have ever seen. Started with so little it is now a very fine factory producing goods comparable to anything made in England, Canada or the United States.

Sd./- GRAINGER WESTON,
Sd./- LLYOD MORGAN,
Sd./- G. WYANT.

27—12—'45.

Mr. A. C. K. Maunsell, Secretary to the Hon'ble Resident at Hyderabad.

I was most interested and impressed by my visit to the **Rose Biscuit Factory**, and consider it a remarkable example of how much can be performed by one man's ingenuity and skill. As far as I could see, the produce whether Biscuits, cakes, sweets, or soap were of a good quality, and the labour contented and happy, thanks to the family system Mr. Yakoob has introduced and the interest he takes in their well being

I hope his visit to the United Kingdom and the United States of America is successful and that he will be able to procure the machinery which will make it possible for him to expand this industry and organise it on modern lines.

Sd./- A. C. K. MAUNSELL,
Secretary to Hon'ble Resident at Hyderabad.

13— —1946.

Azam Steam Press, Hyderabad-Dn.

فون ۲۳۳۷ء ۴۸۹/۴۹۲ ٹیلیگرام "روز بسکٹ"

روز بسکٹ فیکٹری

(حیدرآباد دکن)

روز بسکٹ فیکٹری کو ۱۹۲۰ء میں مسٹر محمد یعقوب نے اپنے ذاتی سرمایہ سے قایم کیا اس وقت سے ۱۹۳۰ء تک بسکٹ دستی سانچوں کے ذریعہ بنائے جاتے تھے۔ ۱۹۳۱ء میں عصری برقی مشینیں یورپ سے حاصل کی گئیں۔ اور اس وقت سے اس کارخانہ میں بدیسی بسکٹوں کے مقابلہ میں نہایت اعلیٰ قسم کے بسکٹ بننے لگے ہیں۔ روز بسکٹ فیکٹری کی تدریجی ترقی اور قیام کے متعلق تفصیلات خالی از دلچسپی نہ ہونگے۔

ابتدائی حالات بسکٹ بنانے کا فن غالباً اس وقت سے رائج ہے جب سے انسان نے آٹے اور پانی کی آمیزش سے روٹیاں پکانا سیکھا۔ چنانچہ بسکٹ سازی کی صنعت اسی طریقۂ کار کی ترقی یافتہ شکل ہے۔

اس صدی کے ابتدائی ایام میں ہندوستان کے اندر صرف دو تین کارخانے غیر ملکی انتظامات کے تحت چلتے تھے اس زمانے میں عام ہندو اور مسلمان بسکٹوں کے استعمال سے پرہیز کرتے تھے انہیں شبہ تھا کہ ان میں اُن کے مذہب اور شرع کے خلاف چیزیں شریک کی جاتی ہیں لیکن رفتہ رفتہ جب ملکی صنعت نے ولائتی مال کی جگہ حاصل کرنی شروع کی تو یہ خیال بھی جاتا رہا کیونکہ انھیں اطمینان ہوچکا تھا کہ ملکی اشیا بدرجہا بہتر اور قابل استعمال ہیں۔ ایسے ابتدائی کارخانوں میں جنھوں نے اس صنعت کو ہندوستانی ملکی صنعت بنا لیا روز بسکٹ فیکٹری کا بھی شمار ہے۔ جسے مسٹر محمد یعقوب نے نہایت قلیل سرمایہ سے شروع کیا تھا۔

فیکٹری کے پہلے مربّی اور سرپرست ریاست حیدرآباد میں بسکٹ کا کوئی کارخانہ نہیں تھا۔ یہاں کے نفاست پسند حضرات ولائتی بسکٹ پسند کرتے تھے اور نہ اس زمانے میں روز بسکٹ فیکٹری میں عصری مشینیں تھیں بسکٹ دستی آلات سے تیار کیے جاتے تھے اور اس وقت یہ کارخانہ گھریلو صنعتوں میں شمار ہوتا تھا۔ ایسے وقت میں جو اس فیکٹری کے مربی اور سرپرست بنے وہ ملک کے عام باشندے تھے اور اس کارخانہ میں اُن کی حیثیت کے مطابق مال تیار ہوتا تھا۔ لیکن جیسے جیسے کاروبار بڑھتا گیا یہ خیال پیدا ہونا شروع ہوگیا کہ اگر کارخانہ میں عصری مشینیں لگادی جائیں تو صنعت کو فروغ ہوگا اور ہندوستان میں تیار شدہ بسکٹوں کی طرف سے جو تعصب ہے وہ بھی دور ہوجائیگا ۱۹۳۱ء میں بسکٹ بنانے کی برقی مشینیں آگئیں اور اسی سال کے آخری ایام میں ان کے ذریعہ کام شروع ہوگیا ولائتی مال کے مقابلہ میں یہاں بھی بسکٹ تیار ہونے لگے لیکن اس پر بھی اعلیٰ طبقہ ولائتی بسکٹوں ہی کو فوقیت دیتا رہا اور ہندوستان میں تیار کی ہوئی اشیاء سے ان کا تعصب پھر بھی باقی رہا۔

فیکٹری بزمانۂ جنگ ابھی یہ کشمکش جاری ہی تھی کہ دنیا کی دوسری عالمگیر جنگ شروع ہوگئی جسکی وجہ سے باہر کی برآمدات میں بتدریج کمی ہوتی گئی اور ہندوستان کے بسکٹ کے کارخانوں کو فوج کیلیے بسکٹ تیار کرنے میں مصروف ہوجانا پڑا۔ اسی کے ساتھ ساتھ ملک کی غیر فوجی آبادی کا مطالبہ بھی بسکٹوں کیلیے بڑھتا گیا اور کارخانوں کیلیے یہ دونوں مطالبات پورے کرنا مشکل ہوگیا۔ جنگ کے زمانہ میں بہت سے ہندوستانی کارخانوں کو فروغ ہوا لیکن چند اور صنعتوں کی طرح بسکٹ سازی کی صنعت بھی بہت گھاٹے میں رہی۔

میدہ اور شکر جو اس صنعت کے ضروری لوازمات ہیں حکومت کی نگرانی میں لے لیے گئے اور اس صنعت کے لیے سربراہی محدود کردی گئی۔ راتب بندی کی وجہ پبلک کے مطالبات بسکٹوں کے لیے بہت زیادہ ہوگئے اور خصوصاً معصوم بچوں کی یہ غذا جسے وہ پاکر خوش ہوتے ہیں اور نہ صرف خوش ہوتے ہیں بلکہ بعض بچوں کا گزارا اسی پر ہے ان کے لیے بھی بعض دقتیں ہمیں مجبوراً پڑا اور ہنوز یہ تعطل جاری ہے۔



مشینیں اس وقت اس کارخانہ میں جتنی بسکٹ سازی کی مشینیں موجود ہیں وہ خودکار اور برقی قوت سے چلتی ہیں۔ ان مشینوں میں قابل ذکر مشینیں یہ ہیں۔ "مکسر" مشین کے ذریعہ میدہ، شکر، پانی، ایسنس اور دیگر اجزا مکسنگ سلنڈروں کے ذریعہ ملائے جاتے ہیں اور یہ سب چیزیں جو مشین کے اندر برقی قوت سے گھومتے ہیں محلول ہوکر ایک توندا سی بن جاتی ہیں اس کے بعد اس تودے کو برقی قوت سے گردش کرنیوالے رولر کے ذریعہ مسطح کیا جاتا ہے بعد ازاں کٹنگ مشین تک پہنچانے کے لیے ایک اور رولر کے نیچے سے گزارا جاتا ہے جہاں حسب خواہ پتلا ہوکر کینوس پر سے گزر کر کٹنگ مشین تک پہنچ جاتا ہے۔ کٹنگ مشین میں خودکار ٹھپوں اور پنجوں کے ذریعہ مختلف نمونوں کے بسکٹ کاٹے جاتے ہیں۔ کٹے ہوئے بسکٹ خود بخود فولادی تختیوں پر منتقل ہوتے جاتے ہیں جہاں سے انھیں برقی تنور تک پہنچادیا جاتا ہے۔ سائز کے لحاظ سے تنور میں چار زنجیریں آویزاں رہتی ہیں جو پہیوں پر گھوم کر پورے تنور کا چکر کاٹتی ہیں۔ تنور کوئی ۴۲ فٹ لانبا ہے اور بیک وقت تختیوں کے دوسٹ پورا فاصلہ صرف چند ہی لمحوں میں طے کرتے ہیں اتنے وقت میں بسکٹ بالکل تیار ہوجاتے ہیں۔ اس کے بعد ان بسکٹوں کو پیاکٹوں میں بند کیا جاتا ہے جو اندرون ملک اور بیرون ملک بھیجے جاتے ہیں۔

اس فیکٹری میں شعبہ کنفکشنری بسکٹ سازی کے بہت بعد قائم ہوا جس کی دو شاخیں ہیں

(۱) بین گوڈس (مٹھائیاں) (۲) بائیلڈ گوڈس (مٹھائیاں)

نمبر (۱) کی اشیاء دیسی مشینوں سے تیار ہوتی ہیں جو برقی قوت سے چلتی ہیں اور نمبر (۲) کی اشیاء دستی آلات اور دستی مشینوں سے بنائی جاتی ہیں۔

ورکشاپ فیکٹری کے ساتھ ایک مختصر سا ورکشاپ ہے جس میں مختصر سے نٹ اور پیچ کی تیاری سے لیکر بڑی سے بڑی مشین کی مرمت اور درستگی کیجاتی ہے۔

مزدوروں کے ساتھ سلوک اور سہولتیں فیکٹری کے احاطہ کے اندر مزدوروں کے لیئے بلا کسی کرایہ کے رہائشی مکانات ہیں جنکی مرمت و درستگی بھی بجانب فیکٹری کیجاتی ہے۔ مزدوروں کیلئے مفت طبی امداد فراہم کیجاتی ہے۔ فیکٹری میں انکی اقامت گزینی سے وہ مختلف برائیوں سے محفوظ ہیں جیسے انہیں شراب سیندھی وغیرہ کے استعمال کی اجازت نہیں۔ نیز وہ بیرونی سود خواروں سے قرض نہیں لے سکتے بلکہ فیکٹری خود انھیں بلاسودی قرض دیکر اس کی ادائی چھوٹی چھوٹی قسطوں میں کرواتی ہے۔

مالک کارخانہ مسٹر محمد یعقوب جو اس کارخانہ کے مالک ہیں ان کا تعلق سکندرآباد کے ایک شریف متوسط گھرانہ سے ہے۔ انکے اندر پیدائشی ذہانت ہے مڈل کلاس تک تعلیم حاصل کرچکے بعد تجارتی اور میکانی مشاغل میں مشغول ہوگئے والد کے انتقال کے وقت مسٹر محمد یعقوب کا ابھی لڑکپن ہی تھا۔ گھر بار کا سارا بوجھ اُن کے سر پر پڑگیا۔ اگرچہ کچھ رہائشی جائداد ضرور تھی لیکن مسٹر یعقوب نے اپنے پاؤں پر کھڑے ہوکر اپنی روزی خود کمانے کا تہیہ کرلیا۔

کچھ عرصہ تک پنجاب کی فوجی کمپنیوں میں کاروبار کرتے رہے اور اسی دوران میں انھوں نے بسکٹ سازی میں مہارت حاصل کی جس سے انہیں بچپن ہی سے لگاؤ تھا۔ چنانچہ ۱۹۲۰ء میں انھوں نے روز بسکٹ فیکٹری قائم کی اور اپنے ہاتھوں سے بسکٹوں کے سانچے بنائے اور ان سے بسکٹ بنا بنا کر ولائتی بسکٹوں کے مقابلہ میں کم داموں پر فروخت کرنے لگے۔ رفتہ رفتہ اُنھوں نے یہاں تک ترقی کی کہ ان کی اس ترقی سے ان کے بعض حاسد اور نقال بھی پیدا ہوئے اور بہتوں نے علیحدہ علیحدہ کام شروع کیا لیکن وہ مسٹر محمد یعقوب کی صلاحیت اور محنت سے مقابلہ کی تاب نہ لاکر خود ہی گم نام ہوگئے۔ عصری مشینوں کے آنے کے بعد سے مسٹر یعقوب نے ایسا مال تیار کرنا شروع کیا جو ولائتی بسکٹ کے مقابلہ میں بدرجہا بہتر اور عمدہ ثابت ہوا۔ چنانچہ وسٹنڈ بسکٹ فیکٹری امریکہ و انگلینڈ کے نمائندوں نے اس مال کی بڑی ستائش کی ہے۔

اپنی صنعت کو مزید فروغ دینے اور ملک کا نام روشن کرنے کے لیے مسٹر یعقوب نے امریکہ اور یورپ کا دورہ کیا جہاں اُنھوں نے مختلف کارخانوں کو دیکھنے کے بعد اپنے لیے بھی چند عصری مشینیں خریدی ہیں جو کم وقت میں زیادہ سے زیادہ مال تیار کرتی ہیں

الغرض مسٹر محمد یعقوب نے انتھک محنت اور قربانیوں کے بعد ملک میں اپنا ایک قابل لحاظ مقام پیدا کرلیا ہے اور ان کی ساری کوششوں میں انکی شریک حیات کا بہت زیادہ حصہ رہا ہے جو مثل ان کے مدبّر، معاملہ فہم اور محنتی واقع ہوئی ہیں۔

یہاں الکٹرک مشینوں سے بسکٹ۔ چاکلیٹ۔ لاسنجر۔ پیسٹری تیار کئے جاتے ہیں۔ یہ مشنری جرمنی سے نقد قیمت پر خریدی گئی ہے اس کارخانہ میں مزدوروں کی تعداد ایک سو سترہ ہے جس میں ۶۱ مرد ۳۷ عورتیں اور ۱۹ بچے شامل ہیں۔ کاروبار سال میں تین سو دن اور روزانہ آٹھ گھنٹہ کیا جاتا ہے۔ مزدوروں کی اُجرتوں کا ماہانہ اوسط پندرہ روپیے سے چالیس روپیہ تک ہے۔

حدود فیکٹری میں مزدوروں کو بغیر کرایہ کے مکانات دیئے جاتے ہیں۔ مفت طبی امداد بھی فراہم کی گئی ہے۔

خام اشیاء میں امونیا۔ کاسٹک۔ سوڈا۔ اسینس۔ ناریل کا تیل بیرون مملکت سے درآمد کیا جاتا ہے۔ جنگ کے اثر سے بعض اوقات میدہ اور شکر نہ ملنے کی وجہ سے کچھ دن کام بند رہتا ہے جس کی وجہ سے بازار کی طلب کی تکمیل خاطرخواہ طور پر نہیں ہو رہی ہے۔

مال کی نکاسی اضلاع سرکار عالی کے علاوہ برطانوی ہند میں بھی ہوتی ہے۔ بمبئی میں ایک شوروم بھی قائم کیا گیا ہے۔ مجلس نمائش کی منعقدہ نمائشوں میں ابتداء سے شرکت کی جارہی ہے۔ آٹھویں نمائش میں تین ہزار پانچسو روپیے کی مالیت کا سامان فروخت ہوا۔ محمد یعقوب صاحب یورپ و امریکہ کے سفر پر روانہ ہوئے ہیں تاکہ جدید مشینری خرید کی جائے۔

(۲۵۶) حیدرآباد رولر فلور ملز محدود

یہ کارخانہ مولا علی ریلوے اسٹیشن کے قریب واقع ہے۔ یہاں آٹا تیار کیا جاتا ہے جو ایسی مشینوں سے پیسا جاتا ہے جو گیہوں میں ملے ہوئے مضرصحت ذرات کو خودبخود کھینچ کر نکال دیتا ہے۔ چونکہ یہ سربہ مہر تھیلیوں میں مہیا کیا جاتا ہے۔ اس سے اس میں کسی قسم کی آمیزش کا امکان نہیں رہتا۔

۱۳۵۲ف میں اس کارخانہ میں ۲۳ لاکھ ٹن آٹا تیار ہوا۔ جسکی قیمت پندرہ لاکھ روپیے ہوئی۔ اس کمپنی کا صدر دفتر عابد روڈ حیدرآباد میں واقع ہے مینیجنگ ڈائرکٹر خان بہادر عبدالکریم بابوخاں صاحب ہیں۔

(۲۵۷) سیّد احسن صاحب

پتہ۔	اعظم پورہ۔ حیدرآباد۔	آغاز کاروبار	۱۹۲۵ء
سرمایہ ابتدائی۔	ایک سو روپیے	سرمایہ مشغولہ	۷۴۵ روپیے

یہاں ٹافی۔ چاکلیٹ۔ مٹھائی اور لاسنجر تیار کئے جاتے ہیں۔ خام اشیاء میں شکر۔ بادام

مونگ پھلی۔ اسنس۔ کاجو اور لال شکر استعمال کئے جاتے ہیں۔ ایک ہی گھرانہ اس صنعت میں مشغول ہے۔ روزانہ آٹھ گھنٹہ کام کیا جاتا ہے۔ شکر نہ ملنے کی وجہ سے کاروبار کو فروغ حاصل نہیں ہو رہا ہے آٹھویں نمائش میں پہلی دفعہ شرکت کی گئی۔

(۲۵۸) سید نظام الدین صاحب

اس کمپنی کے مالک سید نظام الدین صاحب ہیں۔ یہ کمپنی کوچہ چراغ علی۔ بلدہ حیدرآباد میں واقع ہے اس کمپنی کا چار سال قبل قیام عمل میں آیا۔ سرمایہ مشغولہ کی مقدار پانچسو روپیہ ہے یہاں ترکاری کاٹنے اور رفینسی لبسکٹ کی تیاری کا کام کیا جاتا ہے۔ اس کمپنی میں گھر کے لوگ ہی کام کرتے ہیں جن کی تعداد دس ہے۔ ساتویں نمائش میں پہلی دفعہ شرکت کی گئی

(۲۵۹) عابدہ بیگم

گھریلو طور پر جدید لے پلی میں شرینی سازی۔ مربہ جات اور نمکین اشیاء تیار کئے جاتے ہیں کاروبار کا آغاز ۵۳ھ ف میں ایک سو روپیہ کے ذاتی سرمایہ سے ہوا ہے اب سرمایہ مشغولہ کی مقدار بارہ سو روپیہ ہے جس پر ماہانہ پچاس روپیہ منافع حاصل ہوتا ہے۔

جنگ کے اثر سے کاروبار میں بحیثیت مجموعی فائدہ ہو رہا ہے۔ البتہ خشک میوہ جات گھی شکر معزیات اور مسکہ کی گرانی زیادہ ہوگئی ہے۔

گذشتہ نمائش میں چھ سو روپیہ کی مالیت کا سامان فروخت ہوا۔ نکاسی مال کا طریقہ اطمینان بخش نہیں ہے۔

(۲۶۰) عبدالوحید خاں صاحب

پتہ۔ مستعدپورہ۔ حیدرآباد دکن

آغاز کاروبار ۱۳۵۴ف سرمایہ ابتدائی پانچ سو روپیے

سرمایہ مشغولہ۔ ایک ہزار روپیہ۔ ۲۵ فیصدی منافع حاصل ہوتا ہے۔

مرہٹواڑی گھی تیار کیا جاتا ہے۔

مزدوروں میں پانچ مرد اور دو عورتیں اور چار بچے شامل ہیں۔ روزانہ بارہ گھنٹے کام کیا جاتا ہے۔ گھی کی نکاسی صرف بلدہ حیدرآباد میں کی جا رہی ہے۔

(۲۶۱) قادریہ گودام

نام مالک۔ محمد عبدالقادر صاحب پتہ۔ سدی عنبر بازار حیدرآباد

آغاز کاروبار ۱۳۴۶ف سرمایہ ابتدائی پانچسو روپیے

سرمایہ مشغولہ - تین ہزار روپیہ - جس پر ۶ فیصدی منافع ملتا ہے -

یہاں خالص شہد کا کاروبار کیا جاتا ہے - اس کاروبار میں پانچ مزدور کام کرتے ہیں جن کو تیس روپیہ ماہانہ اجرت دیجاتی ہے - کاروبار تمام سال اور روزانہ دس گھنٹہ کام کیا جاتا ہے -

جنگ کے اثر سے شیشیوں کی درآمد میں دشواری ہورہی ہے - اس لئے رفتار ترقی سست ہے گذشتہ نمائش میں پانچسو روپیہ کی چیزیں فروخت ہوئیں - ان کے مال کی نکاسی اضلاع پر بہت کم ہوتی ہے -

(۲۶۲) محمد عبد الغفور صاحب

یہ کارخانہ سلطان پورہ حیدرآباد دکن میں واقع ہے -

اس کارخانہ کی ابتداء بیس سال قبل عمل میں آئی - بادام سے مصنوعی میدہ تیار کیا جاتا ہے اس کارخانہ کا مشغولہ سرمایہ ایک ہزار روپیہ ہے - ایک سیر مٹھائی کی تیاری پر ایک روپیہ منافع ملتا ہے اس کی تیاری میں بادام - شکر - مسکہ - گلوکوس - ایسنس - بالائی - میدہ - روا - استعمال کیا جاتا ہے

یہ پیشہ خاندانی ہے کام کرنے والے افراد کی تعداد پانچ ہے

ساتویں نمائش میں پہلی مرتبہ شرکت کی گئی -

(۲۵۳) نیشنل فڈ پراڈکٹس لمیٹڈ

۱۳۵۰ف میں چاشنی کمپنی کے نام سے ایک سو روپیہ کے ذاتی سرمایہ سے اس کا قیام عمل میں آیا تھا - یہ کمپنی عزیز احمد صاحب بی - اے (عثمانیہ) کی ہمت کا نتیجہ ہے - موصوف کسی فائدہ مند اور منفعت بخش صنعت کے جاری کرنے کی ادھیڑ بن میں تھے جنگ کی وجہ سے جو موقع ملا اس سے فائدہ اٹھا کر انھوں نے اغذیہ کے میدان میں اپنے کاروبار کا راستہ نکال لیا غرض چاشنی اینڈ کمپنی کا سرمایہ مشغولہ آٹھ ہزار روپیہ ہوجانے اور منافع ہوسوا فیصد ہونے کے بعد ان کو قانون کمپنی سرکار عالی کے تحت رجسٹر کرایا گیا - کاروبار کا صدر مقام نظام شاہی روڈ پر واقع ہے -

اس کمپنی میں محفوظ اغذیہ - ترکاریوں - پھلوں اور مختلف اجناس سے تیار کیجاتی ہیں - مثلاً جام - جیلی - مربے - اچار - چٹنیاں - سرکہ - شربت - مٹھائیاں - پاپڑ - بڑیاں - بارلی اور دیگر ضروریات دسترخوان -

نیشنل فڈ پراڈکٹس لمیٹڈ پانچ لاکھ روپیے کے سرمایہ مشترکہ سے قائم کی گئی ہے - فی الحال

ہاتھ سے چلنے والے آلات واوزار سے کام لیا جاتا ہے۔ مشینوں کی تنصیب کارخانہ ہذا کے زیر غور ہے
خام پیداوار میں ترکاریاں۔ میوے۔ دالیں۔ چاول۔ تیل۔ نمک۔ مرچ۔ شکر۔ مصالحے
اور کیمیائی اشیاء کو استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ اشیاء ممالک محروسہ سرکار عالی میں ہی دستیاب ہو جاتے ہیں
مزدوروں میں ۱۹ مرد چار عورتیں تین بچے شامل ہیں۔

جنگ کے اثر سے گوشت اور ترکاریوں کی قیمتوں میں اضافہ ہوگیا ہے اس لئے اچار اور چٹنیوں کے استعمال میں اضافہ ہوگیا ہے۔ اس لئے اس کمپنی کے کاروبار ترقی پذیر ہیں خام پیداوار میں شکر اور کیمیائی مرکبات کی فراہمی میں دشواری ہو رہی ہے مشتری اور شیشے کے مرتبان نہیں مل رہے ہیں۔ ۱۹۴۵ء میں دو لاکھ روپے کے محفوظ اغذیہ فروخت ہوئے مال کی نکاسی اضلاع اور بیرون مملکت، فوج اور پولیس میں ہو رہی ہے اور وسیع پیمانہ پر سربراہی کی جاتی ہے معظم جاہی روڈ نامپلی اور پتھر گٹی میں اسکے شوروم قائم ہیں۔ مال کی نکاسی میں ٹین کے ڈھکنے والے مرتبان کی ضرورت ہے جن سے حمل ونقل میں آسانی پیدا ہوتی ہے۔ مجلس نمائش کی منعقدہ نمائشوں میں شرکت کی وجہ سے تشہیر خوب ہوئی اور کاروبار کو فروغ حاصل ہوا۔

(۲۶۴) نور محمد صاحب

کارخانہ کنفکشنری مشیر آباد محلہ باکارم بلدہ حیدرآباد میں واقع ہے۔
یہاں شیرینی سازی۔ بسکٹ سازی اور چاکلیٹ کی تیاری کا کام کیا جاتا ہے گزشتہ تین سال سے نمائش میں شرکت کی جا رہی ہے۔

(۲۶۵) ہائی دیٹا فوڈ پراڈکٹس

نام مالک۔ عبدالحمید نواب صاحب
پتہ۔ حبیب نگر حیدرآباد دکن — آغاز کاروبار ۱۳۵۲ف
سرمایہ ابتدائی۔ پانچ روپیے — سرمایہ مشغولہ۔ ساڑھے گیارہ ہزار روپے
جس پر بارہ فیصدی منافع حاصل ہوتا ہے۔

یہاں حسب ذیل اشیاء تیار کی جاتی ہیں
جام۔ جیلی۔ مربہ جات۔ اچار۔ سرکہ۔ شربت۔ مارمالیڈ۔ چٹنیاں۔ خشک مربہ جات ادرک
کچھ مشینری بمبئی سے خریدی گئی ہے۔ خام پیداوار میں ہمہ اقسام کے پھل۔ شکر۔ گھیم مصالحہ۔ ترکاریاں رنگ۔ اسینس اور ایسیڈ استعمال کئے جاتے ہیں۔
بیرون مملکت سے رنگ ایسیڈ، اسینس اور بوتلیں طلب کی جاتی ہیں

مزدوروں میں چھ مرد اور چھ عورتیں ہیں جن کی ماہانہ اوسط اجرت ۲۵ روپیے ہے سال میں تین سو دن اور روزانہ سات گھنٹہ کام کیا جاتا ہے۔

بوتلیں اور شکر کافی نہ ملنے سے مال باہر روانہ کرنے میں دقتیں ہیں مال کی نکاسی ایجنٹوں اور سلیس من کے ذریعہ ہوتی ہے۔ جو اطمینان بخش ہے۔

پنجاب اور آسٹریلیا کے محفوظ اغذیہ سے ان کو مسابقت کا اندیشہ ہے۔ آٹھویں نمائش میں ایک ہزار چار سو روپے کے اشیاء فروخت ہوئے۔

(۲۶۶) اے۔ جعفر صاحب

پتہ۔ معظم جاہی مارکٹ حیدرآباد دکن۔

آغاز کاروبار۔ اردی بہشت ۱۳۵۲ف

سرمایہ ابتدائی - پانچسو روپیہ

یہاں شربت جام جیلی - مربہ اور اچار چٹنی تیار کئے جاتے ہیں۔ مالک کمپنی خود بھی کام کرتے ہیں مزدوروں میں مردوں کی تعداد تین عورتوں کی تین اور ایک بچہ بھی شامل ہے۔ روزانہ بارہ گھنٹے کام کیا جاتا ہے۔

آٹھویں نمائش میں پہلی دفعہ شرکت کی گئی - تین سو چالیس روپیہ کی محفوظ اغذیہ فروخت ہوئیں

شکر سازی

(۲۶۷) نظام شوگر فیاکٹری محدود

نظام شوگر فیاکٹری کا قیام ۱۹۳۷ء میں عمل میں آیا - یہ کارخانہ بودھن ضلع نظام آباد میں قائم کیا گیا ہے - جہاں نظام ساگر کے ذریعہ ایک کثیر رقبہ اراضی زیر کاشت لایا گیا ہے اس کمپنی کا سرمایہ مجوزہ دو کروڑ روپیے اور سرمایہ مجریہ ایک کروڑ پانچ لاکھ روپیہ ہے - سترہ ہزار ٹن سے زائد شکر یہاں تیار ہوتی ہے - جو مملکت حیدرآباد کے لئے خود مکتفی ہے۔ ۳۶-۱۹۳۵ء میں اس کمپنی کو دس لاکھ ۲۶ ہزار روپیے کا خالص منافع ہوا۔

نظام شوگر فیکٹری سال میں ۱۸۰ دن کام کرتی ہے۔ اور جب یہ چالو رہتی ہے تو بارہ ہزار مزدور کام کرتے ہیں۔ اس کمپنی کے ذاتی مزرعے ہیں جہاں نیشکر کی کاشت کیجارہی ہے نیشکر کی پیداوار کارخانہ کی ضرورت کیلئے کافی نہونے سے نیشکر کی ایک بڑی مقدار قرب وجوار کے کاشتکاروں سے بھی خریدی

جاتی ہے ۱۹۴۵-۴۶ء میں اس کمپنی نے گرانی الونس و فراہمی غلہ ارزاں برائے مزدوران پر تین لاکھ روپیے طبی امداد پر ۷۴ ہزار روپیے اور تحقیقات اراضی و چونہ پر بارہ ہزار روپیے خرچ کئے ہیں

نظام شوگر فیکٹری کے راب کا مصرف ایک اہم مسئلہ بن گیا تھا۔ حکومت سرکار عالی نے اس موقع پر کمپنی کی مدد کی اور تقریباً آٹھ لاکھ روپیے کے سرمایہ سے پورالکحل کا ایک کارخانہ بودھن میں قائم کیا گیا ہے۔ پورالکحل پٹرول کے ساتھ ملاکر موٹروں میں استعمال کی جاتی ہے اس طرح پٹرول کے صرفہ پر ۲۵ فیصدی کی کمی ہوگئی ہے (اس کی تفصیلات کے لئے براہ کرم ملاحظہ ہو کتاب پورالکحل مصنفہ نذیر حسین صاحب آفندی - ایم - ایس - سی (عثمانیہ) جو مجلس نمائش کی جانب سے شائع کی گئی ہے) ۱۳۵۴ف میں تین لاکھ گیلن پاور الکحل تیار کیا گیا جس کی قیمت تقریباً نو لاکھ روپیے ہوئی -

نظام شوگر فیاکٹری کے جنرل ڈائرکٹر میر لائق علی صاحب ہیں۔ حالیہ جنگ کے زمانہ میں شوگر فیکٹری نے ملک کی بڑی خدمت کی ہے ۔ شکر کی راشن بندی اس کی بدولت آسان ہوگئی ۔ توسیع اسکیم کے سلسلہ میں پلانٹ مشنری اور دیگر آلات ضروری کے لئے آرڈر دیئے گئے ہیں ۔ توقع ہے کہ ۱۹۴۷-۴۸ء میں مشنری حاصل ہوجائے گی -

متفرق صنعتیں

(۲۰۶۸) اقبال احمد صاحب علوی

نام مالک - اقبال احمد صاحب علوی

پتہ - جدید ملے پلی - حیدرآباد دکن - کاروبار کا آغاز - ۱۳۴۰ء

بمقام اورنگ آباد دس آنہ کے حقیر سرمایہ سے شروع کیا گیا - سرمایہ مشغولہ کی مقدار پانچ ہزار روپیہ ہے ۔ جس پر سالانہ دو ہزار چار سو روپیہ منافع حاصل ہوتا ہے ۔ حسب ذیل مصنوعات تیار کیجاتی ہیں غلاف تکیہ - میز پوش کافوری چوڑیاں ۔ ٹوکریاں ۔ کھلونے ۔ دستی قالین ۔ کشیدہ کاری - پھول سازی - بلیٹ سازی - بیگ سازی کی اشیاء اونی سوئٹرس -

چوڑی سازی کی دستی مشین اور کشیدہ کاری کی سنگر مشین موجود ہے ۔ بعض دستی مشنری مالک کارخانہ نے ایجاد کی ہے ۔ کافور بیرون مملکت سے طلب کیا جاتا ہے ۔ ان کے کاروبار کی تکمیل کے لئے گھر کے لوگ ہی کام کیا کرتے ہیں ۔ علوی صاحب نے گورنمنٹ ٹکنکل اسکول لکھنؤ میں تعلیم حاصل کی

ہے۔ روشنائی صابن سازی اور تاڑ کے پھڑوں سے کرسیوں کی تیاری مالک کارخانہ کے پیش نظر ہے۔ نمائیشوں میں شرکت کی وجہ سے سالانہ اوسط آمدنی میں اضافہ ہوا ہے۔ گذشتہ نمائیش میں پندرہ سو روپیہ کی مالیت کا سامان فروخت ہوا۔

(۲۶۹) اورینٹیل فلاور میکر کمپنی اورنگ آباد

نام مالک اکبرالدین و نظام الدین صاحبان

پتہ آشٹی والی گلی اورنگ آباد

آغاز کاروبار سنہ ۱۹۲۲ء

دستی پھول پارچہ اور کریپ سے تیار کرتے ہیں۔

کاریگروں میں مردوں کی تعداد چھ عورتوں کی چار اور بچوں کی تعداد چار ہے۔ جمعہ اور عیدین میں کام بند رہتا ہے۔ روزانہ آٹھ گھنٹہ کام کیا جاتا ہے۔ گلکاری کے آرڈر ملنے پر راتوں میں بھی کام کیا جاتا ہے۔ اکثر فلم کمپنیاں ان کے مصنوعی پھولوں کو خریدتے ہیں۔

آٹھویں نمائیش میں پہلی دفعہ شرکت کی گئی ایک ہزار کی مالیت کے پھول لائے گئے تھے جو تمام کے تمام فروخت ہو گئے۔

(۲۷۰) چھوٹم سنگھ صاحب

پتہ۔ منگل ہاٹ۔ حیدرآباد دکن

پلاسٹر کے اسٹیچو اور دیگر کھلونے تیار کئے جاتے ہیں۔ ابتدائی کاروبار ایک سو روپیے سے شروع کیا گیا ہے۔ کوئی مشین نہیں ہے۔ ہاتھ سے کام کیا جاتا ہے۔

خام اشیاء میں پلاسٹر اور مٹی استعمال کیجاتی ہے۔ پلاسٹر بمبئی سے طلب کیا جاتا ہے۔ ایک ہی خاندان اس گھریلو صنعت میں مصروف ہے جن میں مردوں کی تعداد تین عورتوں کی چھ اور بچوں کی تعداد پانچ ہے۔ کام تمام سال اور روزانہ آٹھ گھنٹہ کیا جاتا ہے۔ جنگ کی وجہ سے جاپان کے کھلونے کی درآمد بند ہوگئی اس وجہ سے کاروبار میں ترقی ہوئی۔ ان کے مال کی نکاسی اضلاع مقبوضہ اوصونی اور بلاری میں بھی ہوتی ہے۔

آٹھویں نمائیش میں پانچ سو روپیے کا مال لایا گیا تھا جو تمام فروخت ہوگیا۔

(۲۷۱) کارخانہ جینٹ سلوشن

نام مالک۔ محمد عبدالرحمن صاحب

پتہ - گولی گوڑہ - حیدرآباد

آغاز کاروبار - ۱۳۴۱ف سرمایہ ابتدائی - ایکسو روپیے

سرمایہ مشغولہ پر ۲۵ فیصدی منافع ملتا ہے -

پندرہ سال قبل جائنٹ سلوشن کی ایجاد عمل میں لائی گئی - نمائیش میں ابتداء سے شرکت کی جارہی ہے - مزدوروں کی تعداد تین ہے - جنگ کی وجہ سے کاروبار کو ترقی ہوئی - گذشتہ سال ۳۵۵ روپیہ کا سلوشن لایا گیا تھا ان کے مال کی نکاسی پربھنی اور ورنگل میں ہورہی ہے -

(۲۷۲) نورانی انڈسٹریز

نام مالک - سید نظام الدین حسن صاحب -

پتہ - کوچہ چراغ علی - حیدرآباد دکن

کاروبار کا آغاز - ۱۳۵۲ف میں نمائیش مصنوعات ملکی دیکھنے کے بعد ہوا -

سرمایہ ابتدائی - پانچسو روپیے سرمایہ مشغولہ - چار ہزار روپیے

اس کارخانہ کا مقصد یہ ہے کہ بیکار چیزوں کو کارآمد بنایا جائے جیسے مستعملہ گراموفون ریکارڈوں کے پلیٹس - سگریٹ کیس اور کھلونے وغیرہ تیار کئے جاتے ہیں - اس کے علاوہ تاڑ اور کھجور کے پتوں کو رنگ دیکر اس سے باسکٹ - پٹاریاں - جھنجھنے - لیڈیز ہیٹ وغیرہ تیار کئے جاتے ہیں جنکی بچوں اور فینسی کپڑے کے پاکٹ وغیرہ بھی تیار کئے جاتے ہیں -

اس کارخانہ میں تمام افراد خاندان مل کر کام کرتے ہیں - جنکی تعداد بارہ ہے - جملہ خام چیزوں کو حیدرآباد ہی سے خریدا جاتا ہے - روزانہ فرصت کے وقت اشیاء وغیرہ تیار کئے جاتے ہیں -

تیار شدہ مال مالک کارخانہ خود نمائیشوں میں میلوں میں جاکر فروخت کرتے ہیں -

ان کے خام اشیاء میں تاڑ کے پتے ملنے میں دشواری ہو رہی ہے - سلیم راج مندری اور بجواڑہ کی نمائیشوں میں شرکت کی گئی جہاں سے اسناد اور تمغے حاصل ہوئے - گذشتہ دو سال سے نمائیش میں شرکت کی جارہی ہے -

(۲۷۳) محمد نصرت اللہ صاحب صدیقی

پتہ - روبروئے انجمن مہدویہ - چنچل گوڑہ - حیدرآباد دکن

آغاز کاروبار - ۱۳۵۲ف

ابتدائی سرمایہ ۲۵ روپیے سرمایہ مشغولہ پانچسو روپیے -

دستی آلات سے بوٹ پالش اور گھریلو صنعتیں تیار کئے جاتے ہیں ۔

خام پیداوار میں موم ۔ رنگ ۔ کاربو بادیکس ۔ سوتی پارچہ ۔ کپاس ۔ اون ۔ چمڑہ اور کاغذ استعمال کیا جاتا ہے ۔ چند طلبا ء روزانہ تعلیمی اوقات کے بعد فرصت کے وقت اس کام انجام دے رہے ہیں ۔

کمیشن پر مال کی نکاسی کیجاتی ہے ۔ لیکن کاروبار اطمینان بخش طریقہ پر جاری نہیں ہیں نمائش کی وجہ سے ان کے مال کی نکاسی ہوئی ۔

(۲۷۴) منصب اینڈ کو

نام مالک ۔ منصب علی خاں صاحب

پتہ ۔ سبزی منڈی ۔ حیدرآباد دکن ۔ آغاز کاروبار ۱۳۵۰ف

سرمایہ ابتدائی ۔ دو ہزار روپیے سرمایہ مشغولہ چھ ہزار روپیے

دستی آلات سے ادویات ؛ ظروف گلی ۔ چینی انامل ورکس سیاہیاں اور مصنوعی زیورات مختلف رنگ کے تیار کئے جاتے ہیں ۔ ایک ہی گھرانہ اس گھریلو صنعت میں مصروف ہے ۔

کاروبار ابتدائی حالت میں ہیں ۔ نکاسی مال کا کوئی خاص انتظام نہیں ہے ۔ آٹھویں نمائش میں پہلی دفعہ شرکت کی گئی ۔

(۲۷۵) میر صفدر علی صاحب

پتہ ۔ سلطان شاہی ۔ حیدرآباد ۔ آغاز کاروبار ۱۳۵۵ف

ابتدائی سرمایہ ۔ پانچسو روپیے ۔ جو ایک رشتہ دار سے مبادلہ حاصل کئے گئے ہیں ۔

سرمایہ مشغولہ ۔ چھ ہزار روپیے ۔ دس فیصدی منافع حاصل ہوا ۔

دستی آلات سے حسب ذیل گھریلو مصنوعات تیار کئے جاتے ہیں

کشن ۔ پلنگ پوس ۔ ٹیبل کلاتھ ۔ دستیاں ۔ پائیتابے ۔ سوئٹرس ۔ مفلرس ۔ فریٹ ورک عطر ۔ گنڈیاں ۔ مقوے کے کھلونے ۔ کفش اور فرنیچر ۔

مالک کمپنی نے انٹرمیڈیٹ تک تعلیم حاصل کی ہے ۔ مزدوروں میں چار مرد اور چار عورتیں شامل ہیں ۔

مال کی نکاسی کا طریقہ اطمینان بخش نہیں ہے آرڈر نہ ملنے کی وجہ سے بعض اوقات سراج نگر کو مال روانہ کیا جاتا ہے ۔

آٹھویں نمائش میں پہلی دفعہ شرکت کی گئی - دو ہزار کا سامان فروخت ہوا۔

(۲۷۶) ہوم انڈسٹریز محدود

مینیجنگ ڈائرکٹر — جناب وصن راؤ صاحب دلیسائی

پتہ - — کوچہ فتح سلطان - حیدرآباد دکن

سرمایہ ابتدائی — ۸۲۳۵ روپیے

سرمایہ مشغولہ — دو لاکھ اسی ہزار روپیے

سالانہ چھ فیصدی منافع حاصل ہوتا ہے ۔

ہوم انڈسٹریز میں حسب ذیل مصنوعات تیار کئے جاتے ہیں ۔

(۱) چرمی اشیاء (۲) اونی پارچہ وکمبل (۳) سلیٹ (۴) لیتھی (لٹمر) - بیٹری - سینگ کے اشیاء صابن - بوریہ - دلیسی کاغذ ۔

خام اشیاء میں چرم اون روغن کیمیکل کاغذ برگ آبنوس تمباکو - سینگ - سلیٹ کے پتھر استعمال کئے جاتے ہیں - سوائے کیمیکل کے باقی تمام اشیاء مملکت آصفیہ میں دستیاب ہوتی ہیں - یہاں چرم سازی - سلیٹ اور اون کے تین ماہر ملازم ہیں - جن کو ایک ایک سو تنخواہ دی جاتی ہے - مزدوروں میں مردوں کی تعداد ۲۱۵ اور عورتوں کی تعداد ۵۵ ہے - جن کی ماہانہ اوسط اجرت ایک ہزار آٹھ سو روپیے ہے - ہر ماہ ۲۶ دن اور روزانہ آٹھ گھنٹہ کام کیا جاتا ہے ۔

جنگ کے زمانہ میں چرمی اشیاء - بیٹری اور اون کی تیاری کا کام آغاز کیا گیا ۔

اس ادارہ کی حکومت سرکار سے یہ استدعا ہے کہ ملکی صنعتی ادارہ کے تیار کردہ مال سرکاری محکمہ جات کے ضروریات میں استعمال کریں - سررشتہ ریلوے کے واگن کافی سہولت پیدا کریں - دیہی صنعتوں کو فروغ دینے کے لئے ابتدائی تدابیر کے لئے جدید اسکیموں کو کامیاب بنانے کے لئے رقمی امداد عطا فرمائیں - عوام سے ان کی خواہش ہے کہ ملکی تیار کردہ اشیاء استعمال کر کے ملکی غریب لوگوں کی پرورش اور ہمت افزائی کریں ۔

ان کے مصنوعات کی نکاسی ذریعہ سیلس ڈپو اور ایجنسی اطمینان بخش طریقہ پر ہو رہی ہے بمبئی مدراس اور میسور کو مصنوعات کی برآمد کی جارہی ہے ۔

گذشتہ سال آٹھ ہزار روپیے کی مالیت کی مصنوعات فروخت ہوئیں ۔

اشاعت وطباعت

(۲۷۷) اعظم اسٹیم پریس

اعظم اسٹیم پریس منگلپورہ میں اپنے ذاتی عمارت میں قائم ہے۔ حیدرآباد کے بڑے اور اچھے مطابع میں اس کا شمار ہے۔ روزانہ آٹھ گھنٹہ کام کیا جاتا ہے۔ سررشتہ تعلیمات کے نصابی کتب یہاں طبع کئے جاتے ہیں۔

(۲۷۸) ادارہ اشاعت اسلامیات

پتہ۔ کمرم جاہی روڈ۔ حیدرآباد دکن آغاز کاروبار ۱۳۵۲ف

اس ادارہ کا مقصد یہ ہے کہ اسلامی علوم جدید روشنی میں مختصر اور آسان اردو میں پیش کرے۔ ادارہ مذکور کی ایک تجارتی شاخ ادارہ نشریات اردو ہے یہاں خوش نویس اور کاتب کی تعداد پانچ ہے جن کا معاوضہ چار روپیہ سے دس روپیے روزانہ ہے جنگ کے اثر سے کاغذ کی قلت ہوگئی ہے۔ اس کی ان کو بڑی ضرورت ہے۔ مالک ادارہ کا یہ خیال ہے کہ مملکت آصفیہ میں عام مطالعہ کا ذوق کم ہے۔ اگر ایک ہزار کتابیں شائع کی جائیں تو بمشکل چالیس پچاس کتابیں فروخت ہوتی ہیں۔ باقی کتابیں نکاسی کے لئے برطانوی ہند میں روانہ کرنا پڑتا ہے۔ اس لئے محکمہ داری کتب خانوں کے قیام پر توجہ دلائی گئی ہے

(۲۷۹) دارالاشاعت لنشاۃ ثانیہ

نام مالک۔ محمد یونس صاحب پتہ۔ ملے پلی۔ حیدرآباد

آغاز کاروبار۔ ۱۳۶۳ ہجری سرمایہ ابتدائی۔ ایک سو روپیہ

سرمایہ مشغولہ۔ پانچ ہزار روپیے۔ جس پر ۲۵ فیصدی سالانہ منافع حاصل ہوتا ہے۔ پریس مشین کے ذریعہ مذہبی اور اخلاقی کتابوں کی اشاعت عمل میں آتی ہے ان کا شائع کردہ لٹریچر بیرون مملکت میں بھی روانہ کیا جارہا ہے۔

(۲۸۰) رضوی اینڈ کو

اس کمپنی کے مالک سید عبدالرحمن صاحب رضوی ہیں جو نظام شاہی روڈ بلدہ حیدرآباد میں واقع ہے ۱۳۴۹ف میں ایک مختصر سرمایہ سے کاروبار شروع کیا گیا۔ ابتداء میں کتب اور سامان فروخت کرتے تھے۔ اب کتب کی تجارت کے علاوہ نشر و اشاعت کتب کا آغاز کیا گیا ہے۔

بہت سی درسی اور عام مذاق کی ادبی کتابیں شائع کی جارہی ہیں۔ سرمایہ مشغولہ کی مقدار پندرہ ہزار روپیہ ہے۔ کتب نقشہ جات اور دوسرے تعلیمی اشیاء بھی بیرون مملکت کو برآمد کئے جاتے ہیں جنگ کے اثر سے ان کی ساختہ تعلیمی اشیاء کی مانگ میں اضافہ ہوگیا ہے۔

(۲۸۱) سید کلیم اللہ حسینی

پتہ۔ حویلی قدیم۔ حیدرآباد دکن

آغاز کاروبار۔ ۱۳۴۹ف

دو ہزار روپیے ساہوکاروں سے قرض لے کر طباعت۔ فروخت کا کام شروع کیا گیا ہے اب سرمایہ مشغولہ کی مقدار تین ہزار روپیہ ہے۔

سید کلیم اللہ حسینی صاحب نے پنجاب یونیورسٹی سے مولوی فاضل کا امتحان کامیاب کیا ہے۔ ان کی کتابیں بہتر اور قلیل قیمت کی ہونے کی وجہ سے جلد فروخت ہو جاتی ہیں۔ لاہور کو بھی کتب روزانہ کئے جارہے ہیں۔

آٹھویں نمائش میں پہلی دفعہ شرکت کی گئی۔

(۲۸۲) مشیر عالم ڈائرکٹری

اس کے مالک سید عباس حسینی آغا صمصام شیرازی صاحب ہیں۔ یہ ادارہ اندرون دروازہ چادر گھاٹ بلدہ حیدرآباد میں واقع ہے۔ ۱۹۳۲ء سے مشیر عالم ڈائرکٹری کا کام آغاز کیا گیا۔ دوسری کتابیں بھی طبع کی جاتی ہیں۔ کمیشن ایجنٹوں کے علاوہ بارہ اشخاص اس کمپنی میں ملازم ہیں جن میں مغربی اور مشرقی علوم کے طیلسانین بھی کام کرتے ہیں آغا صمصام شیرازی صاحب نے جامعہ عثمانیہ میں تعلیم حاصل کی ہے۔

مشیر عالم ڈائرکٹری اردو زبان میں اپنی نوعیت کی پہلی مفید کوشش ہے۔ اس ڈائرکٹری میں ہر طبقہ کے مشاہیر کاروباری مراکز اور تجار کے نام دیتے ممالک محروسہ سرکار عالی کے تاریخی وجغرافی حالات درج ہیں۔ ٹپہ خانہ جات اور ریلوے کے قواعد بھی ہیں۔ بیرون مملکت کے مشاہیر کے علاوہ ہندوستانی ریاستوں کے مشاہیر کے حالات بھی اس ڈائرکٹری میں درج ہیں

گذشتہ دو سال سے نمائش میں شرکت کی جارہی ہے۔ اور اس ڈائرکٹری کا اچھا پرچار ہورہا ہے۔

برش سازی

(۲۸۳) جے۔ آر۔ اینڈ سنس برش ورکس آلیر

نام مالک۔ اگنے پلی جانکی رام راؤ صاحب جاگیردار

آغاز کاروبار۔ ۱۳۴۸ف ابتدائی سرمایہ۔ پانچ ہزار روپیے

سرمایہ مشغولہ۔ بارہ ہزار روپیہ۔ جس پر پندرہ فیصدی منافع حاصل ہوتا ہے۔

خام اشیاء میں تاڑ کا نارا۔ گھوڑے کے بال۔ ناریل کا نارا۔ کیلے اور تار استعمال کئے جاتے ہیں لکڑی ورنگل سے لائی جاتی ہے۔ کیلے اور تار کے سوا تمام چیزیں مملکت حیدرآباد میں دستیاب ہو جاتی ہیں۔ ہاتھ اور مشین سے برش تیار کئے جاتے ہیں کچھ مشینری بمبئی سے خریدی گئی ہے۔

اس کارخانہ میں مزدوروں میں مردوں کی تعداد ۵۵ عورتوں کی تعداد بارہ اور بچوں کی آٹھ ہے۔ سال میں ۲۷۰ دن اور روزانہ آٹھ گھنٹہ کام کیا جاتا ہے۔

مال کی نکاسی گلبرگہ۔ ورنگل اور سکندرآباد میں ہوتی ہے۔ سررشتہ حکومت مقامی ریلوے فروخت گاہ مصنوعات ملکی۔ سررشتہ پولیس اضلاع کے علاوہ فوجی سربراہی کے لئے بھی آرڈر وصول ہورہے ہیں۔

مالک کارخانہ کی یہ خواہش ہے کہ اس ملکی صنعت کے فروغ کے لئے برآمدی محصول کروڑگیری معاف کیا جانا مناسب ہوگا۔ کیونکہ تاڑ کے درخت مملکت آصفیہ میں بے شمار پائے جاتے ہیں اور برش سازی کی صنعت کے فروغ کے لئے کافی امکانات پائے جاتے ہیں۔ موجودہ جنگ سے قبل جاپانی لوگ تاڑ کے پھڑے لاکھوں کی تعداد میں خریدا کرتے تھے تاکہ اس سے جہازوں کے صاف کرنے کے لئے برش تیار کئے جائیں۔ اس کے علاوہ مالک کارخانہ کو رقمی امداد کی ضرورت ہے تاکہ مشنری خرید کی جائے۔

مجلس نمائش کی منعقدہ نمائشوں میں ابتداء سے شرکت کی جارہی ہے اس سے ان کی صنعت کی تشہیر ہونے کے علاوہ اس صنعت کو کافی فروغ ہوا۔ گزشتہ نمائش میں پندرہ سو روپیہ کی مالیت کے برش فروخت ہوئے۔

بید بافی

(۲۸۴) دکن کین فرنیچر ورکس

نام مالک محمد عباس صاحب۔ پتہ اسٹیشن روڈ حیدرآباد دکن۔ آغاز کاروبار اسفندار ۱۳۵۲ف

ابتدائی سرمایہ دو سو روپیہ رہن زیورات کے ذریعہ قرضہ حاصل کیا گیا۔ سرمایہ مشغولہ دو ہزار ایک سو روپیہ۔

دستی آلات سے بید بافی اور نجاری کا کام انجام دیا جاتا ہے۔ کاریگروں کی تعداد دس ہے روزانہ چھ گھنٹہ کام کیا جاتا ہے۔

آٹھویں نمائش میں پہلی دفعہ شرکت کی گئی۔ بارہ سو روپیہ کی مالیت کا سامان لایا گیا تھا۔ جس میں سے نو سو روپیے کا فروخت ہوا۔

سال حال مالک کارخانہ نے جدید قسم کے پلنگ۔ بید کے صوفے جدید قسم کا جھولا فولڈنگ تیار کیا ہے۔

صنعتی نمونہ گھر مجلس نمائش میں ان سے صوفہ سٹ خرید کر امداد کی گئی

(۲۸۵) رائل کین فرنیچر ورکس

نام مالک پی وینکٹ سوامی صاحب پتہ جیمس اسٹریٹ۔ سکندرآباد۔ آغاز کاروبار ۱۳۵۲ف سرمایہ ابتدائی ایک ہزار روپیہ۔ سرمایہ مشغولہ پانچ ہزار روپے۔

بید کے صوفہ سٹ۔ کرسیاں اور جھولے تیار کئے جاتے ہیں۔ بید میسور۔ مدراس اور نیل گری سے درآمد کی جاتی ہے۔

کاریگروں میں مردوں کی تعداد چھ اور بچوں کی تعداد دو ہے۔ سال میں تین سو دن اور روزانہ آٹھ گھنٹہ کام کیا جاتا ہے۔

آٹھویں نمائش میں پہلی دفعہ شرکت کی گئی۔ اور ایک ہزار روپے کا سامان فروخت ہوا۔

خشک دھلوائی

(۲۸۶) جوبلی الکٹرک لانڈری محدود

پتہ۔ عابد روڈ۔ حیدرآباد۔ سرمایہ مشغولہ پچاس ہزار روپیہ۔ ۱۳۵۲ف میں سات فی صدی منافع حصہ داروں کو تقسیم کیا گیا۔ یہاں اونی اور ریشمی کپڑوں کو مشنری کے ذریعہ خشک دھلوائی کی جاتی ہے اس کے علاوہ کپڑوں کی رنگوائی چھپوائی اور رفوگری کی جاتی ہے۔

معمولی طور پر جو کپڑے چند دنوں میں ضایع ہوجاتے ہیں۔ خشک دھلوائی کے ذریعہ کئی سال تک محفوظ رہ سکتے ہیں۔

مزدوروں کی تعداد آٹھ ہے۔ روزانہ آٹھ گھنٹہ کام کیا جاتا ہے۔ جنگ کے پیدا کردہ اثرات کی وجہ سے کیمیکل دستیاب نہیں ہو رہے ہیں جس کی وجہ سے کاروبار میں بہت دقتیں ہیں۔

دیا سلائی

(۲۸۷) حیدرآباد میاچ اسوسیشن

مملکت آصفیہ کے تیرہ دیاسلائی کے کارخانوں نے اپنی ایک انجمن قائم کر لی ہے۔ ان تیرہ کارخانوں میں دس مشیرآباد میں ایک محبوب آباد میں ایک نانڈیڑ میں اور ایک ویجاپور میں واقع ہیں محصول دیاسلائی کے نفاذ کے بعد اس انجمن کا قیام عمل میں آیا۔ ہر کارخانے سے اس انجمن کو چندہ ملتا ہے یہ کارخانے جو لکڑی استعمال کرتے ہیں۔ وہ محبوب نگر۔ چیتول اور محبوب آباد سے حاصل کی جاتی ہے۔ ان کارخانوں میں لکڑی کاٹنے تراشنے اور کاڑیاں بنانے کی دستی مشین ہیں۔ گندھک اور دوسرے کیمیائی مرکبات بیرون مملکت سے درآمد کئے جاتے ہیں۔ اب سرپور پیپر ملز سے پیاکنگ کا کاغذ مل رہا ہے۔

ان تیرہ کارخانوں میں کئی ہزار مزدور روزگار سے لگے ہوئے ہیں۔ یہ کارخانہ ملک کو دیاسلائی کی حد تک خودمکتفی کر سکتے ہیں۔ روزانہ دو ہزار گروس ڈبیاں فراہم کرتے ہیں۔ سررشتہ ہائے جنگلات کروڑگیری۔ ریلوے۔ اور صنعت وحرفت سے تائینی مراعات کی ضرورت ہے تاکہ جنگل سے لکڑی ملتی رہے۔ محاصل پر نظرثانی کے علاوہ ال کی جلد واگذاشت ہو۔ حمل و نقل میں آسانی ہو۔ کیمیائی مرکبات فراہم ہوں۔ ایسی صورت میں یہ صنعت ترقی پا سکتی ہے۔ اور بیرون مملکت کو ان کی برآمد کی جا سکتی ہے۔ ایک بیرونی ادارہ جس کا تجارتی نشان "چیتے کا شکار" ہے۔ ان کارخانوں سے مسابقت کرتا ہے۔

مشیرآباد میں کاڑی کی ڈبی بنانا بطور گھریلو صنعت کے جاری ہے۔

ساگرمٹہ

(۲۸۸) حسین خاں صاحب فرخنگر

حسین خاں صاحب نے ۱۳۲۵ف میں ساگرمٹہ سے قالین۔ جانماز پائے دان تھیلیاں اور رسہ بافی کا کام فرخ نگر میں پانچ روپیہ کے سرمایہ سے آغاز کیا۔ فرخ نگر مہاراجہ سرکشن السلطنت

آنجہانی کے اسٹیٹ کا ایک چھوٹا سا موضع ہے
ان کے سرمایہ مشغولہ کی مقدار دو سو روپیہ ہے۔ صرف یہی ایک گھرانہ اس صنعت میں مصروف ہے۔ جس میں وہ خود اس کی بیوی اور پانچ بچے شامل ہیں۔ اس حقیر سرمایہ سے اپنی اور اہل و عیال کے گذر بسر کا مشکل سے انتظام کرتا ہے۔ روزانہ آٹھ گھنٹہ کام کیا جاتا ہے۔
ساگر مٹہ کو پانی میں بھگا کر ریشے نکالے جاتے ہیں۔ اولاً ان کو بانٹ کر رسی بنائی جاتی ہے۔ پھر رسی کو تانے بانے کے طور پر قالین بنایا جاتا ہے۔ دن بھر میں چار فٹ تیار کرتے ہیں جو ڈھائی روپیہ میں فروخت ہوتی ہے۔ حسین خاں صاحب اپنے مال کی پھیری فروشی کے ذریعہ نکاسی کرتے ہیں۔ یہ اشیاء محبوب نگر اور پرگی اور بلدہ حیدرآباد میں فروخت ہوتے ہیں۔ مال کی نکاسی کے لئے ان کو رقمی امداد اور مکان کے علاوہ نمونہ جات اور ڈزائن کی ضرورت ہے ساگر مٹہ کی تیاری میں پانی کی شدید ضرورت ہے۔ اگرچہ کہ فرخ نگر میں ساگر مٹے کی افراط ہے لیکن پانی کی قلت ہے
مجلس نمائیش کی منعقدہ نمائیشوں میں ابتداء سے شرکت کی جا رہی ہے۔ ان کو اسٹال اور روشنی مفت دی جاتی ہے۔ روزآنہ بھتہ اور رقمی امداد بھی دی جاتی ہے۔

سن سازی

(۲۸۹) کارخانہ سن سازی

نام مالک۔ خواجہ معین الدین صاحب۔ پتہ لال ٹیکری۔ حیدرآباد دکن۔ آغاز کاروبار آبان ۱۳۵۴ف۔ سرمایہ ابتدائی۔ دس روپیہ۔ سرمایہ مشغولہ ایک ہزار روپیے۔
دستی آلات و سنگر مشین سے سن کے مصنوعات حسب ذیل تیار کئے جاتے ہیں۔
(۱) قالین (۲) شطرنجیاں (۳) لوٹپیاں (۴) کرسی کے کور (۵) جانماز۔ (۶) تھلیاں (۷) رسی (۸) ٹاٹ (۹) ستلی (۱۰) چوٹی (۱۱) گھوڑوں کی جھالر (۱۲) پھندنے (۱۳) گلدستے (۱۴) سرو کے درخت (۱۵) بگلہ۔ چڑیاں و دیگر چرند پرند
مزدوروں کی تعداد دس ہے۔ تمام سال اور روزانہ آٹھ گھنٹہ کام کیا جاتا ہے۔ جنگ کے اثر سے سوت دستیاب نہیں ہو رہا ہے۔ اس لئے سن کو بدل کے طور پر استعمال کیا جا رہا ہے۔ تاکہ عوام کو مذکورہ بالا اشیاء ارزان قیمت پر مہیا ہو سکیں۔
اشیاء کی نکاسی کی صرف بلدہ حیدرآباد میں فروخت کنندوں کے ذریعہ ہو رہی ہے۔

آٹھویں نمائش میں پہلی دفعہ شرکت کی گئی ۔

سنگ مرمر

(۲۹۰) نثار علی شاہ صاحب

کاروبار کا مقام سرائے ٹیپو خان نامپلی حیدرآباد ہے ۔ کاروبار کی نوعیت سنگ مرمر کی کھلونا سازی ہے ۔ اہل ہند کی پرستش کے لئے دیوی دیوتاؤں کی مورتیں بھی تیار کرتے ہیں مالک کارخانہ نے یہ ہنر ایک پنجابی ہندو سے احمدنگر میں بارہ سال قبل سیکھا ہے ۔ ابتدائی کاروبار ایک سو روپیہ کے سرمایہ سے آغاز کیا گیا ۲۵ فیصدی سالانہ منافع حاصل ہوتا ہے دستی سانچوں سے کام کیا جاتا ہے جو آگرہ سے خریدے گئے ہیں ۔

خام پیداوار میں سنگریزہ ۔ شورہ ۔ پھٹکری ۔ نیلا تھوتیا ۔ ہیر اکسیلس اور گندھک استعمال کیا جاتا ہے ۔

مزدوروں میں دو مرد اور دو عورتیں شامل ہیں ۔ کام تمام سال اور روزانہ چھ گھنٹہ کیا جاتا ہے ۔ روزانہ پچاس روپیہ کا کھلونا تیار کیا جاتا ہے ۔ مال کی نکاسی نمونوں کے پتھر کے سانچے فراہم کرنے پر کھلونے زیادہ مقدار پر تیار کر سکتے ہیں ۔

گذشتہ نمائش میں پندرہ سو روپیے کی مالیت کے سنگ مرمر کے کھلونے فروخت ہوئے

سینگ کا کام و ہاتھی دانت

(۲۹۱) سید محمد علی صاحب

پتہ ۔ حچاونی نادر علی بیگ حیدرآباد دکن ۔ آغاز کاروبار ۱۳۵۳ف ۔ سرمایہ ابتدائی ایک سو روپیہ سرمایہ مشغولہ آٹھ سو روپیے ۔ سالانہ ۲۵ فیصدی منافع حاصل ہوتا ہے ۔ ہاتھی دانت و سینگ کا کام دستی آلات سے کیا جاتا ہے جس میں مختلف قسم کے پرند ۔ قلم تراش ۔ گنڈیاں ۔ ساڑی پن قلم اسٹانڈ ۔ پیپرویٹ ۔ سگریٹ پائپ تیار کئے جاتے ہیں ۔

خام اشیاء میں ہاتھی دانت ۔ سینگ ۔ لکڑی ۔ پیتل کا تار ۔ سریش اور لاک استعمال کیا جاتا ہے ہاتھی دانت بیرون مملکت سے درآمد کیا جاتا ہے ۔

مزدوروں کی تعداد ۸ ہے جن کی ماہانہ اجرت کا اوسط بیس روپیہ ہے ۔ روزانہ پانچ گھنٹہ کام کیا جاتا ہے

میسور کے مال سے مسابقت کا اندیشہ ہے۔

نمائش میں شرکت کی وجہ سے ان کے کاروبار کو دگنی ترقی عطا ہوئی

(۲۹۲) ضیاء اینڈ کمپنی

نام مالک۔ سید نجم الدین صاحب۔ پتہ سرائے لو اہیر حسینی علم حیدر آباد دکن۔ آغاز کاروبار امرداد ۱۳۵۲ ف سرمایہ ابتدائی پچاس روپیہ۔ سرمایہ مشغولہ تین سو بیس روپیہ۔

دستی آلات سے عاجری۔ سینگ سازی اور نجاری کا کام کیا جاتا ہے خام پیداوار میں بھینس کی سینگ ہاتھی دانت۔ ناریل کا خول۔ میوزک ریکارڈ۔ ایلونائٹ۔ سیپ۔ مختلف اقسام کی لکڑی پیتل سونا۔ چاندی اور تانبا استعمال کیا جاتا ہے۔ ایلونائٹ۔ ہاتھی دانت اور سیپ بیرون ملکت سے درآمد کیا جاتا ہے۔

سید نجم الدین صاحب نے مرکزی مدرسہ فنون لطیفہ میں تعلیم حاصل کی ہے۔

آٹھویں نمائش میں پہلی دفعہ شرکت کی گئی

(۲۹۳) ماڈرن انڈسٹریز اینڈ کمپنی

نام مالک۔ عبدالصمد صاحب قریشی۔ پتہ سلطے پلی۔ حیدر آباد دکن۔ آغاز کاروبار ۱۳۵۲ ف سرمایہ ابتدائی۔ چار روپیے۔ سرمایہ مشغولہ چار ہزار روپیہ۔

یہاں سینگ اور ہاتھی دانت کا کام کیا جاتا ہے۔ جیسے گنڈیاں۔ پرندے۔ قلم اسٹانڈ قلم۔ دوات۔ رول اور چھڑیاں و کنگھی شامل ہیں۔

خام اشیاء میں ہاتھی دانت۔ سینگ۔ موم۔ تیل اور لکڑی استعمال کی جاتی ہے۔

کاریگروں کی تعداد بارہ ہے فی کس اوسط اجرت ماہانہ تیس روپیے ہے۔ روزانہ سات گھنٹہ کام کیا جاتا ہے۔

نویں نمائش میں پہلی دفعہ شرکت کی جا رہی ہے۔

کتھا و نمک سازی

(۲۹۴) سالٹ و کتھا ورکس محدود

پتہ نامپلی۔ حیدر آباد دکن۔ مینجنگ ڈائرکٹر۔ مولوی سید عارف الدین صاحب چیف انجینئر تعمیرات سرکار عالی وظیفہ یاب۔ مجوزہ سرمایہ دس لاکھ روپیے۔ مجریہ سرمایہ چار لاکھ روپیے

کتھا و نمک سازی کے اس کارخانے کو ۱۳۵۵ف میں قانون کمپنی سرکارعالی کے تحت رجسٹرڈ کرایا گیا ہے۔ یہاں کتھا اور باورچی خانہ کا نمک تیار کیا جاتا ہے
آٹھویں نمائش میں پہلی مرتبہ شرکت کی گئی۔

گھانس کے اشیاء

(۲۹۵) انگی لما

یہاں گھانس کے ذریعہ سے چنگیر دان۔ ٹوکریاں۔ گلدستے اور پاکٹ تیار کئے جاتے ہیں۔ عورتیں اس کی تیاری میں سال بھر مصروف رہتی ہیں۔

نمائش میں گذشتہ تین سال سے شرکت کی جارہی ہے۔ مجلس نمائش کی جانب سے رقمی امداد دی گئی۔ اس صنعت میں تار آہنی بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ جنگ کے اثر سے تار آہنی کی درآمد میں دشواری پیدا ہوگئی ہے۔

(۲۹۶) منّا بائی

پتہ محلہ چیلہ پورہ۔ حیدرآباد دکن۔ آغاز کاروبار ۱۳۴۹ف سرمایہ ابتدائی دلپی لعل ساہوکار سے ایک سو پچاس روپیہ قرضہ لیکر کاروبار آغاز کیا گیا۔ گھانس کے بیج کے ہمہ اقسام کی ٹوکریاں تھلیاں۔ میوہ دان۔ گلدستے۔ گلاس اور ڈبیہ تیار کئے جاتے ہیں۔ گھانس کے بیج نظام آباد سے خریدے جاتے ہیں۔

منا بائی اور اس کے بچے اس گھریلو صنعت میں مصروف ہیں۔ جن کی تعداد پانچ ہے کام تمام سال میں اور روزانہ چھ گھنٹہ کیا جاتا ہے۔

تین سال سے نمائش میں شرکت کی جارہی ہے۔ جتنا مال تیار کیا جاتا ہے۔ وہ تمام فروخت ہوجاتا ہے۔

لکڑی کے اشیاء

(۲۹۷) چھڑی گھر حیدرآباد

مالک محمد لیاقت علی صاحب۔ پتہ بیرون دریچہ۔ رنگ علی شاہ صاحب بلدہ حیدرآباد
اس کا شوروم چوک میدان خاں۔ حیدرآباد دکن میں قائم کیا گیا ہے۔ چھڑی سازی لیاقت علی صاحب

کا آبائی پیشہ ہے انھوں نے ڈرائنگ کا امتحان انٹرمیڈیٹ کے درجہ تک کامیاب کیا ہے۔ اس کارخانہ میں دستی چھڑیاں بنائی جاتی ہیں۔ نیز ٹسین اسٹک یعنی دستی چھڑی میں مکمل سفری دواخانہ بیانڈ ماسٹر اسٹک اور چھڑی نما تلوار بھی تیار ہوتے ہیں۔

سرمایہ مشغولہ کی مقدار دو ہزار روپیہ ہے۔ مزدوروں میں چار مرد اور ایک عورت تین بچے شامل ہیں۔ خام اشیاء میں آبنوس اور شیشم کی لکڑی۔ تار اور سینگ۔ ہاتھی دانت۔ جرمن سلور اور پیتل استعمال کئے جاتے ہیں۔

ان کے مال کی نکاسی کا طریقہ اطمینان بخش نہیں ہے صرف مستقر بلدہ پر نکاسی ہوتی ہے۔ گذشتہ پانچ سال سے نمائش میں شرکت کی جارہی ہے۔ نمائش نلگنڈہ اور پربھنی سے تمغے حاصل ہوئے ہیں۔

(۲۹۸) ڈبونیر لمیٹڈ

پتہ۔ اختر منزل۔ لال ٹیکری۔ حیدرآباد دکن۔ مجوزہ سرمایہ پانچ لاکھ روپیے۔

حیات حسین خاں صاحب جاگیر دار نے نجاری۔ پالش سازی۔ بیدبافی۔ کشن ورک اور فنون لطیفہ کی تعلیم قدیم مدرسہ صنعت و حرفت میں حاصل کرنے کے بعد اس کارخانے کی بنیاد ڈالی تاکہ ملک میں معیاری فرنیچر تیار کیا جائے اور عوام میں صحیح ذوق آرائش پیدا ہو۔ ۱۳۵۵ف میں قانون کمپنی سرکار عالی کے لئے اس کارخانہ کی رجسٹری عمل میں آئی۔

اس کارخانہ میں خام اشیاء اندرون ملک ہی سے حاصل کی جاتی ہیں۔ بیرون حیدرآباد یہاں کا فرنیچر روانہ کیا جارہا ہے۔ ڈاکٹر سررادھاکشن نے یہ رائے ظاہر فرمائی کہ آپ نے اس قدر جاذب نظر اور ارزاں فرنیچر ہندوستان بھر میں نہیں دیکھا۔

یہاں مزدوروں کی تعداد پچاس ہے۔ گذشتہ سال سے نمائش میں شرکت کی جارہی ہے جس کی وجہ سے ہزاروں روپیے کے آرڈر وصول ہوئے۔ اس اسٹال کی آرائش قابل دید ہوتی ہے۔

(۲۹۹) رائل فرنیچر

نام مالک محمد امجد حسین خاں صاحب پتہ حمایت نگر۔ حیدرآباد۔ آغاز کاروبار ۱۳۵۶ف ابتدائی سرمایہ دو ہزار روپیے۔

یہاں فرنیچر کی تیاری کا کام کیا جاتا ہے۔ لکڑی کے کھلونے بھی تیار کئے جاتے ہیں۔ خام اشیاء میں لکڑی۔ اسپرٹ۔ لاک اور موم استعمال کیا جاتا ہے بڑھائی، پالش والے اور لائینگ والوں کی تعداد ۱۶ ہے جنکی ماہانہ اجرتوں کا اوسط فی کس ۱۵ روپیہ سے ستر روپیہ تک ہے سال میں نو ماہ اور روزانہ آٹھ گھنٹہ کام کیا جاتا ہے۔

نویں نمائش میں پہلی دفعہ شرکت کی جارہی ہے۔

(۳۰۰) رحمیہ فرنیچر ہوز

نام مالک محمد عبدالغفور صاحب۔ پتہ افضل گنج۔ حیدرآباد دکن۔ آغاز کاروبار ۱۳۵۰ف سرمایہ ابتدائی ایک ہزار روپیے۔ سرمایہ مشغولہ دو ہزار روپیے۔ یہاں ہر قسم کا فرنیچر مثلاً۔ سنگار میز۔ الماریاں کرسیاں۔ پلنگ۔ قلمدان اور قوال اسٹانڈ تیار کئے جاتے ہیں۔

سوائے آہنی سامان کے تمام خام اشیاء مملکت میں ہی دستیاب ہوتے ہیں۔

مزدوروں کی تعداد آٹھ ہے۔ جنکی اجرتوں کا ماہانہ اوسط ساٹھ روپیے ہے۔ سال میں ۳۱۰ دن اور روزانہ دس گھنٹہ کام کیا جاتا ہے۔

نویں نمائش میں پہلی دفعہ شرکت کی جارہی ہے۔

(۳۰۱) محمد رحیم اللہ خاں صاحب

پتہ۔ محلہ۔ بھوئی گوڑہ۔ حیدرآباد دکن

ساتویں نمائش کے وقت محمد رحیم اللہ خاں صاحب کے پاس اس قدر سرمایہ نہیں تھا۔ کہ اسٹال لیا جاتا۔ چنانچہ راستہ پر بیٹھ کر کھڑاؤں فروخت کئے جاتے تھے۔ مجلس نمائش کی جانب سے قرضہ لے کر کھڑاویں تیار کرائے گئے۔ یہاں چپل۔ کھڑاویں۔ سلیپر کھڑاویں اور شوز کھڑاویں تیار کئے جاتے ہیں۔

مالک کارخانہ اور ان کے چھوٹے بھائی اس گھریلو صنعت میں مصروف ہیں۔ تمام سال اور روزانہ سات گھنٹہ کام کیا جاتا ہے۔

مجلس نمائش کے صنعتی سرمایہ قرضہ حسنہ سے ان کو چمڑا سینے کی ایک مشین دلائی گئی ہے

۳۰۲ محمد عبدالحمید صاحب

پتہ۔ لاڈ بازار۔ حیدرآباد دکن۔ آغاز کاروبار ۱۳۴۵ف۔ سرمایہ ابتدائی ۱۴۰۰ روپیے۔ مدن لعل ساہوکار اور شیخ محبوب صاحب تاجر سے قرضہ لے کر کاروبار آغاز کیا گیا۔

سرمایہ مشغولہ چار ہزار ایک سو روپیے۔

دستی آلات سے چھڑیاں اور کھڑاویں تیار کئے جاتے ہیں۔

جمعہ اور عیدین کے سوا، تمام سال کام کیا جاتا ہے۔

ان کے مال کی نکاسی۔ بمبئی۔ بنگلور اور دہلی میں بھی ہو رہی ہے۔

آٹھویں نمائش میں پہلی دفعہ شرکت کی گئی۔ چھ سو روپیے کی مالیت کا سامان فروخت ہوا۔

(۳۰۳) محمد عبد العظیم صاحب

محمد عبد العظیم صاحب آرٹسٹ لال ٹیکری نام پلی میں چار سال سے کاروبار کرتے ہیں۔ فریم اور تپائیاں تیار کی جاتی ہیں۔ ابتدائی کاروبار پانچسو روپیہ کے سرمایہ سے آغاز کیا گیا۔

کاریگروں میں پانچ مرد شامل ہیں۔ جنگ کے اثر سے لکڑی شیشہ اور پالش کی قیمتوں میں اضافہ ہوگیا ہے۔ ان کے پاس نجاری سے متعلق صرف دستی آلات و اوزار موجود ہیں۔ بیرون مملکت سے شیشہ کی درآمد کی جاتی ہے۔

چھٹی نمائش (؟) میں پہلی دفعہ شرکت کی گئی۔

(۳۰۴) محمد یوسف صاحب نعمانی

پتہ کوچہ مسجد قطب شاہی۔ ملک پیٹ۔ حیدرآباد۔ آغاز کاروبار ۱۳۵۶ ف۔ سرمایہ ابتدائی پانچ سو روپیے۔

یہاں فرنیچر سازی اور فوٹو فریم سازی کا کام کیا جاتا ہے۔

نجاروں کی تعداد تین ہے۔ جنکی اجرتوں کا اوسط ماہانہ ۸۲ روپیہ ہے۔ روزانہ چھ گھنٹہ کام کیا جاتا ہے۔

نویں نمائش میں پہلی دفعہ شرکت کی جارہی ہے۔

موم جامہ

(۳۰۵) ایس۔ پی۔ آئیل کلاتھ اینڈ پراڈکٹس محدود

موم جامہ کی تیاری کے لئے یہ کارخانہ پندرہ لاکھ روپیے کے منظورہ سرمایہ سے اعظم آباد کے صنعتی رقبہ میں قایم کیا گیا ہے۔

موم جامہ موٹروں اور گاڑیوں کے گدوں اور دیگر اغراض کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔

آئیل کلاتھ کی قیمت فی گز پانچ روپیہ ہے۔

شعبہ دستکاری خواتین

خواتین کی دستکاری کے اسٹال پہلے بھی نمائش میں قائم ہوتے تھے۔ آٹھویں نمائش کے موقع پر اس کا ایک جداگانہ شعبہ ترتیب دیا گیا تاکہ خواتین کی خانہ داری کے مختلف شعبوں میں جو سلیقہ و شعور ہے اس سے اہل ملک واقف ہوتے جائیں۔ اور یہ امر صنف نازک کی عمرانی و معاشی ترقی کے لئے ضروری ہے۔

اس کے متعلق یہ ارشاد شاہانہ ہوتھا کہ خواتین کی دستکاری کے لئے بھی مسابقت کے اصول پر انعام مقرر ہو تو مناسب ہے۔

مجلس نمائش کی جانب سے دستکاری خواتین کا اسٹال قائم کیا گیا۔ وہ بہت کامیاب رہا اس میں حسب ذیل دستکاری رکھی گئی تھیں۔

سوزن کاری۔ لیدر ورک۔ کروشیا۔ گڑیاں۔ بچکانی کارچوبی ٹوپیاں۔ کامدانی پارچے۔ مخملی کام اونی کام بید اور بوریہ کا کام۔ چھاپے کا کام۔ بنجارہ آرٹ۔ کاغذ اور مقوے کا سامان اور تصاویر وغیرہ

رابعہ بیگم

پتہ۔ رازدار خاں پیٹ۔ حیدرآباد دکن۔ آغاز کاروبار ۱۳۴۵ف سرمایہ ابتدائی ایک سو روپے

کپڑوں کے کھلونے اور ہاتھ کی گڑیاں وغیرہ تیار کی جاتی ہیں۔ ماہانہ تین سو روپیے کی مصنوعات فروخت کی جاتی ہیں۔ جس پر ۲۵ فیصدی منافع حاصل ہوتا ہے ایک ہی گھرانہ اس صنعت میں مشغول ہے جس میں عورتوں کی تعداد چار ہے۔

تمام سال اور روزانہ شب میں چار گھنٹے کام کیا جاتا ہے۔ عرسوں اور جاتراؤں میں ان کے مال کی نکاسی ہوتی ہے۔

نویں نمائش میں پہلی دفعہ شرکت کی جا رہی ہے۔

ہاشمی بیگم

پتہ۔ یاور منزل بازار نور الامراء حیدرآباد دکن۔

آغاز کاروبار ۱۳۵۶ف ابتدائی سرمایہ - ایک سو روپیے

دستکاری خواتین میں کھلونا سازی۔ خوش نما۔ سلائی اور سوزن کاری کا کام کیا جاتا ہے

نویں نمائش میں پہلی مرتبہ شرکت کی جا رہی ہے۔

فنون لطیفہ و دکنی ثقافت

قلمرو آصفی میں فنون لطیفہ سے دلچسپی آج کوئی نئی بات نہیں ہے قسام ازل نے شروع ہی سے اس کا میلان یہاں کے باشندوں کی سرشت میں ودیعت فرمایا ہے۔ چنانچہ ضلع رائچور کے بعض مقامات پر حجری دور کی تصاویر کا پتہ چلا ہے۔ جو ہزار ہا سال کی پرانی ہیں اور گنڈاپور کی کھدائی میں مٹی کی بنی ہوئی دو ہزار سال پرانی پتلیاں دستیاب ہوئی ہیں۔ جو مجسمہ سازی کے بہترین نمونوں کو شرمندہ کرتی ہیں۔ کون ہے جو اجنٹہ کی مایہ ناز تصاویر سے واقف نہیں۔ کیلاش کے مقابل میں دنیا سنگتراشی کا کون سا نمونہ پیش کر سکتی ہے۔ گلبرگہ۔ بیدر۔ گولکنڈہ اور حیدرآباد کی تعمیری یادگاریں کیا بلحاظ حسن اور کیا بلحاظ فن اپنی آپ نظیر نہیں ہیں۔ حتیٰ کہ خطاطی کے عدیم المثال شاہکار اس سلطنت ابدمدت میں گوشے گوشے میں پائے جاتے ہیں۔ غرض قرون اول سے آج تک ہندوستان کے صرف اسی حصہ کو صرف یہ فخر حاصل ہے۔ کہ یہاں فنون لطیفہ کی سرپرستی اور آبیاری مسلسل ہوتی رہی۔ ماحول کے اثرات اور گزشتہ صدی کے کل ہند کا انحطاط نے کم و بیش اپنے کرشمے یہاں بھی دکھائے اور اس ذوق میں کمی اور سراسیمگی پیدا ہوگئی تھی۔ لیکن جب حضرت اقدس و اعلیٰ کی مسیحانہ توجہ ملکی ترقی کے ہر شعبہ کو نئی حیات بخش رہی ہے۔ تو کس طرح ممکن تھا کہ فنون لطیفہ برکات عثمانی سے محروم رہتے۔ چنانچہ ان کے نادر نمونوں کا بلا امتیاز مذہب و ملت دست برد زمانہ سے بچانے کے لئے عجائب خانہ حیدرآباد کا قیام عمل میں لایا گیا۔ اور بہ نفس نفیس اس کا افتتاح فرمایا گیا۔ یہ ہی نہیں بلکہ ان فنون میں تازہ روح پھونکنے کی غرض سے ایک مرکزی مدرسہ فنون لطیفہ بھی قائم کیا گیا۔

فنون لطیفہ اور صنعت و حرفت شیر و شکر کی طرح ایک دوسرے سے وابستہ ہیں۔ اور یہ ایک دوسرے کی مدد کے بغیر ترقی کی بھول بھلیاں میں بھٹک جاتے ہیں۔ کارکنان نمائش کی نظر سے یہ مسئلہ اوجھل نہیں رہا اور ہر سال نمائش مصنوعات کے ساتھ ساتھ ان کی بھی نمائش کا انتظام کیا گیا۔ فنون لطیفہ میں ملکی پیداوار کا معیار ہر سال ترقی پذیر ہے توقع ہے کہ آیندہ ہمارے آرٹ میں مشرقی جھلک روز بروز نمایاں ہوتی جائے گی۔ ہمارے ملک میں رنگ کاری کی طرف زیادہ توجہ کی جا رہی ہے۔ اور دیگر شعبے عدم توجہی کے شکار ہیں۔ چنانچہ نمائش میں گزشتہ سال مجسمہ سازی کے نمونے پہلی مرتبہ منظر عام پر آئے ہیں۔ ممکن ہے کہ آیندہ یہ شعبہ ترقی کرتا جائے۔ حیدرآباد

میں گزشتہ سو سال سے مغربی فن تعمیر میں خاصہ اثر پیدا کر لیا تھا ۔ نواب زین یار جنگ بہادر نے اپنی تنہا اور انتھک کوششوں سے انتہائی خاموشی کے ساتھ دکنی فن تعمیر کو دوبارہ زندہ کیا اور ثابت کر دکھایا کہ ہمارا قدیم فن اس زمانے کی ضرورت کو اپنے میں سمانے کی وسعت رکھتا ہے۔ اس نمائیش میں ہر سال سب سے زیادہ کمی عمارتوں کے نقشے اور نمونوں کی رہی ہے۔ اور اسطرف عام رجحان قطعاً نہیں ہے۔ اگر اس مرتبہ سررشتہ ٹاون پلاننگ اضلاع اور آرائیش بلدہ کے نقشے اور نمونے پہلو بہ پہلو نہ رہتے تو یہ کمی بیحد نمایاں رہتی ۔

نمائیش میں خطاطی کا ایک نمونہ بھی وصول نہیں ہوا ۔ حالانکہ اس فن نے تقریباً چھ سو سال سے زائد عرصہ تک سرزمین دکن میں پرورش پائی اور خط کوفی نسخ نستعلیق۔ رقاع ۔ کے ایسے اہل فن پیدا کئے جن پر دکن بجا طور پر ناز کر سکتا ہے ۔ اور جن کے شاہکار عالمی مقابلے میں بڑے فخر کے ساتھ پیش کئے جا سکتے ہیں ۔ مقبروں ۔ مسجدوں ۔ مدرسوں اور جامعوں کے در دیوار پر یہ نمونے آج تک موجود ہیں ۔ اس فن سے ملک کا عام تغافل بے حد قابل توجہ ہے ۔ اس کی بقا اور احیاء کا مسئلہ توجہ کا محتاج ہے ۔

فنون لطیفہ کے ساتھ ساتھ ہمارا تمدن اور تہذیب و ثقافت بھی ہمارے لئے موجب فخر و مباہات ہے ۔ چنانچہ گذشتہ سال اس شعبہ میں دکنی ثقافت اور عکاسی کا بھی اضافہ کیا گیا سررشتہ آثار قدیمہ اور پائیگاہ آسمان جاہی سے نوادرات آئے تھے ۔ نواب غالب الملک مرحوم کا فرنیچر اور نواب عظام الدولہ مرحوم کا قیمتی سامان بھی شریک نمائیش تھا ۔ طلبائے ورنگل کالج کے تصاویر بھی پیش ہوئے تھے ۔

راجہ دین دیال اینڈ سنس

نام مالک ۔ حکم چند دین دیال صاحب

پتہ ۔ آکسفورڈ اسٹریٹ سکندرآباد

آغاز کاروبار ۔ ۱۸۸۰ء سرمایہ ابتدائی ۔ دس ہزار

سرمایہ مشغولہ ۔ ایک لاکھ پندرہ ہزار روپیے ۔ سرمایہ مشغولہ پر ۲۵ فیصدی سالانہ منافع حاصل ہوتا ہے ۔ یہاں فوٹو گرافی آئیل پینٹنگ اور دیگر ایشیائے فوٹو گرافی کا انتظام ہے ۔

خام اشیاء میں فلم پلیٹ اور برد ایئڈ کاغذ بیرون مملکت سے درآمد کیا جاتا ہے ۔

مزدوروں کی تعداد تیس ۳۰ ہے ۔ جن کو پچیس سے دو سو روپیے تک تنخواہ دی جاتی ہے عام

تعطیلات دی جاتی ہیں۔ اور روزانہ آٹھ گھنٹہ کام کیا جاتا ہے۔

مالک کمپنی کی خواہش ہے کہ نمائش گاہ میں کوئی موزوں جگہ دیجائے جہاں تصاویر اور آئیل پینٹنگ رکھے جائیں۔ جہاں عوام کو سلاطین آصفیہ وخاندان شاہی کے تصاویر کے دیکھنے کا موقع ملے۔

اضلاع اور برار کی صنعتیں

ضلع اطراف بلدہ سرفخاص مبارک

اطراف بلدہ سرفخاص مبارک کا علاقہ ہے اور بلدہ کے چاروں طرف پھیلا ہوا ہے اس ضلع کا اکثر حصہ پہاڑی ہے۔ اننت گیری پہاڑ کے سلسلے اس ضلع میں پھیلے ہوئے ہیں۔

ضلع اطراف بلدہ میں سات تعلقے حسب ذیل ہیں۔

(۱) عنبرپیٹ (۲) میڑچل (۳) شاہ آباد (۴) دھاور (۵) ہمنا آباد (۶) مکرم آباد (۷) آصف نگر

آصف نگر میں دستی پارچہ جات تیار کئے جاتے ہیں۔ جو بنارسی ساڑیوں کے مماثل اور قیمت میں ان سے ارزاں ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ لنگیاں اور رومال بھی تیار ہوتے ہیں۔

مختلف وضع کی آہنی الماریاں تجوریاں اور قفل تعلقہ ہمنا آباد کے کاریگر تیار کرتے ہیں اس کے علاوہ چاقو قینچیاں اور سروتے بھی تیار کئے جاتے ہیں۔

نقرئی فونٹن پن موضع شاہ پور کے کاریگر تیار کرتے ہیں۔ موضع چندور میں نقرئی حقے بنائے جاتے ہیں۔ موضع عطاپور میں پیتلی سامان بنتا ہے۔

مکرم آباد میں مختلف وضع کے جوتے چڑاوے۔ پمپ شوز اور بوٹ تیار کیے جاتے ہیں موضع جیاگوڑہ میں چرمی پاکٹ اور جوتے تیار ہوتے ہیں۔ اور چمڑے کی دباغت بھی کیجاتی ہے میڑچل میں دستی پارچہ تیار کیا جاتا ہے۔ موضع بالانگر تعلقہ شاہ آباد میں ریشمی ساڑیاں اور دھوتیاں تیار ہوتی ہیں

مولوی ولی حسن صاحب ضلع اطراف بلدہ کے اول تعلقدار ہیں۔

گذشتہ دو سال سے نمائش میں اس ضلع کا اسٹال قائم ہو رہا ہے۔

ضلع اورنگ آباد

اورنگ آباد صوبہ اور ضلع کا صدر مقام ہے۔ یہ کھام ندی پر واقع ہے۔ اورنگ آباد ایک قدیم تاریخی شہر ہے اس ضلع میں متعدد نہریں ہیں جن کے ذریعہ آبرسانی ہوتی ہے۔ اجنٹہ کنتٹر دولت آباد اور جالنہ کی پہاڑیاں اس ضلع میں پھیلی ہوئی ہیں۔ یہاں تالاب بہت کم ہیں۔ آب وہوا عام طور پر صحت بخش ہے۔ زمین سیاہ ریگڑ کی ہے۔ میوہ کی کاشت کے لئے بھی یہ ضلع مشہور ہے۔ اس ضلع میں حسب ذیل دس تعلقے ہیں۔

(۱) اورنگ آباد (۲) کنتڑ (۳) خلد آباد (۴) ویجاپور (۵) گنگاپور (۶) جالنہ (۷) بھوکردن (۸) امبڑ (۹) پٹن ۔ (۱۰) سیلوڑ

اورنگ آباد کی مشہور و معروف صنعت کمخواب اور ہمرو ہے۔ گوٹا کناری کا اگرچہ موجودہ زمانے میں رواج کم ہوگیا ہے۔ پھر بھی اپنی قدیم آب وتاب اور اصلیت میں کوئی فرق نہیں آیا ہے یہ چاندی کے تاروں سے نہایت مضبوط خوشنما اور پائیدار بنائے جاتے ہیں۔ کارخانوں میں اورنگ آباد ملز دکن فلور ملز اورنگ آباد سلک ملز۔ میاچ فیکٹری اور اجنٹہ فرک ورکس خاص اہمیت کے حامل ہیں

سال گزشتہ نمائیش کے موقع پر ضلع اورنگ آباد نے اپنے اسٹال میں سررشتہ داری ترقیات کا مظاہرہ متعدد نقشہ جات گراف اور ماڈلس سے کیا تھا نقشہ ضلع اورنگ آباد بصورت ماڈل تیار کرکے رکھا گیا تھا۔ اورنگ آباد مولڈنگ ورکس کے ساختہ نمونہ جات بھی موجود تھے جن میں مقبرہ رابعہ دورانی کا ماڈل قابل دید تھا۔

جالنہ میں صابون روغنیات اور لوہے کے کام کے کارخانے کھولے گئے ہیں جن کے نمونے ضلع اورنگ آباد کے اسٹال میں رکھے گئے۔ پٹن کی خاص صنعت پارچہ بافی دقوربافی اور ریگڑی سازی ہے۔ اس اسٹال میں قدیم سکہ جات۔ مخطوطات اور دیگر اشیائے ۔ خاص مثلاً پتھر کی زنجیر ایک ہی پتھر میں تراشی ہوئی اور گار کے پتھر میں تراشے ہوئے برتن موجود تھے۔ ساتویں نمائیش سے اورنگ آباد کا اسٹال نمائیش میں قائم ہو رہا ہے۔ ضلع اورنگ آباد کے اول تعلقدار مولوی محمد عبداللہ صاحب بی۔ اے (عثمانیہ) سی۔ سی۔ الیس ہیں۔

ضلع بیٹر

بیٹر ضلع اور تعلقہ کا مستقر ہے۔

بیٹر میں حسب ذیل تعلقہ جات ہیں۔

(۱) بیٹر (۲) مومن آباد (۳) گیورائی (۴) آشٹی (۵) پاٹودہ

بیٹر کی گپتی اور چھاگل کی صنعت بہت مشہور ہے۔ اس کے علاوہ بیٹر میں کمبل بانی اور پارچہ بانی کی گھریلو صنعت بھی رائج ہے۔ آہنگری اور بیدبانی کا بھی کام ہوتا ہے۔

تعلقہ مومن آباد میں سروتے چاقو قفل اور قینچی اچھے تیار ہوتے ہیں۔ چرمی اشیاء میں شوز اور سلیم شاہی جوتے تیار کئے جاتے ہیں۔ نیز یہاں پارچہ بافی اور کمبل بافی کا بھی کام کیا جاتا ہے۔

آٹھویں نمائش میں ضلع بیٹر کا اسٹال پہلی دفعہ قائم ہوا

ضلع بیٹر کے اول تعلقدار مولوی عبدالجبار صاحب ایچ۔ سی۔ ایس ہیں۔

ضلع ورنگل

ضلع ورنگل ممالک محروسہ سرکار عالی کا سب سے بڑا ضلع ہے۔ جس کا رقبہ ۸۲۳۰.۵ مربع میل ہے۔ ورنگل صوبہ اور ضلع کا مستقر ہے۔ شہر ورنگل کی مردم شماری ۹۱۷۵۰ ہے۔

ورنگل قدیم زمانہ سے مختلف صنعتوں کا مرکز رہا ہے اور اب بھی وہ ایک اہم حیثیت کا حامل ہے۔ قالین بافی میں ورنگل کو نہ صرف مملکت حیدرآباد میں اولیت حاصل ہے بلکہ کل ہندوستان میں یہ صنعت بہت قدیم ہے۔ اس وقت کرمائی پیٹ کے چند گھرانوں تک ہی محدود ہے۔ گورنمنٹ کارپٹ فیاکٹری میں بھی قالین تیار ہوتے ہیں۔ صنعت قالین بافی کے فروغ کے لئے سررشتہ امداد باہمی نے ورنگل کے نواح میں ۱۲ قالین بافوں کی انجمن قائم کی۔ مگر مال کی نکاسی و پیداوار کا مناسب انتظام نہ ہونے کے سبب یہ انجمن ترقی نہ کر سکی۔ محبس ورنگل میں قیدیوں کو نیک رویہ پر مائل کرنے میں صنعتی تعلیم کا بھی خاص انتظام ہے۔ قالین۔ شطرنجی۔ نوار اور پارچہ تیار کرائے جاتے ہیں۔ اس محبس کے ساختہ قالین بہت مشہور ہیں۔

دری کے لئے بھی ورنگل کو شہرت حاصل ہے۔ ریشم کی صنعت بھی بہت قدیم ہے۔ محلہ پٹویگران ان ہی صناعوں کا محلہ ہے۔ آجکل ریشم نہ ملنے سے یہ صنعت مدھم پڑتی جا رہی ہے۔

موضع حسن پرتی کا لٹسر بہت مشہور ہے۔ یہ صنعت اسی موضع کے چند گھرانوں تک محدود ہے۔ موجودہ حالت میں فرمائش پر تیار ہوتا ہے اس صنعت کا احیاء ضروری ہے کمبل سازی جنگ کی پیداوار ہے پہلے دیہاتی وضع کے کمبل تیار ہوا کرتے تھے۔ ورنگل میں چند کارخانے کمبل سازی کے قائم ہو چکے ہیں۔ خیمہ جات کی صنعت بھی جنگ کی وجہ سے نمودار ہوئی ورنگل میں دستی کاغذ گلوکوس اور برش بھی تیار کئے جاتے ہیں۔ اعظم جاہی ملز ورنگل میں خاص

حضرت اقدس و اعلیٰ صوبہ ورنگل کے مصنوعات ملاحظہ فرمارہے ہیں ۔



پیش گاہ خسرو ی، میں مسٹر انعام الرحیم کمشنر برار کے مصنوعات پیش فرما رہے ہیں ۔

اہمیت کا حامل ہے۔ مدرسہ وسطانیہ نسواں صنعت و حرفت میں تکئے غلاف اور ہینڈ بیگ اچھے تیار کئے جاتے ہیں۔

دیا سلائی کا کارخانہ محبوب آباد میں قائم ہے۔ ابرک تعلقہ مدھرہ میں نکلتا ہے۔ کوئلہ کی کانیں کتہ گوڑہ اور ایلندو میں ہیں۔ ساتویں نمائش سے ورنگل کا اسٹال نمائش میں قائم ہو رہا ہے۔ مولوی حبیب الدین صاحب بی۔ سی۔ ایس اول تعلقدار ضلع ورنگل ہیں۔

ضلع کریم نگر

کریم نگر ضلع کا مستقر ہے اس ضلع کا رقبہ ۵ ہزار سات سو بائیس مربع میل ہے حسب ذیل سات تعلقے ہیں۔

(۱) کریمنگر۔ (۲) جگتیال (۳) سرسلہ (۴) سلطان آباد (۵) حضور آباد (۶) پرکال (۷) مہادیوپور

کندیکل گٹہ اور راکی گٹہ کے سلسلہ کوہ اس ضلع میں پھیلے ہوئے ہیں۔ اس ضلع کو دریائے گوداوری سیراب کرتا ہے۔ معدنیات میں لوہا، ابرک اور کوئلہ یہاں پائے جاتے ہیں۔ اراضیات زرخیز ہیں۔ یہاں عام اجناس خوردنی کے علاوہ کپاس اور اشیاء روغندار کاشت ہوتے ہیں ضلع کے رقبہ کا تقریباً ۵ ء ۱۶ فیصد رقبہ جنگلات کے تحت ہے۔ جس میں معمولی قسم کی لکڑی کے علاوہ ساگوان شیشم اور ابنوس کے درخت موجود ہیں۔ اس وقت اس ضلع میں جو مشہور صنعتیں ہیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

دستی پارچہ بافی دستی پارچہ بافی اس ضلع کی سب سے اہم صنعت ہے۔ موٹے کھادی کے کپڑے سے لے کر باریک سے باریک سوتی و ریشمی پارچہ یہاں تیار ہوتے ہیں۔ اس ضلع میں پارچہ بافی کی صنعت میں چالیس ہزار سے زائد افراد مشغول ہیں اور مانگ کی تعداد ۲۰ ہزار سے زائد ہے ضلع کریم نگر کے تحت جاگیری موضع منتھنی ہے جو نواب فخر الملک مرحوم کی جاگیر ہے یہاں پارچہ بافی کے بڑے کارخانے ہیں۔ جہاں مختلف قسم کا دستی پارچہ بہترین تیار ہوتا ہے

یہاں مختلف قسم کا دستی پارچہ مثلاً شیروانی قمیص کا پارچہ تیار کیا جاتا ہے

بلگندل میں سوتی پارچہ اور شطرنجیاں اچھے تیار ہوتے ہیں۔

چاندی کا کام ضلع کریمنگر کا چاندی کے تار کا کام بڑی شہرت کا حامل ہے چاندی کا باریک تار کھینچ کر اس سے خوبصورت اشیاء مثلاً عطردان پاندان۔ کشتیاں۔ ڈبیاں۔ سگرٹ کیس۔ گنڈیاں اور فونٹن پن تیار کئے جاتے ہیں۔ اندازہ کیا گیا ہے کہ اس ضلع میں ماہانہ دو ڈھائی

ہزار تولہ چاندی کا سامان تیار ہوتا ہے۔ تیار شدہ مال کا بیشتر حصہ سکندر آباد وحیدر آباد کو روانہ کیا جاتا ہے۔

پیتل کا کام پیتل کے ظروف بھی اس ضلع میں عمدہ اور خوبصورت تیار ہوتے ہیں۔ پیتل کے ظروف میں بالعموم پاندان۔ توشہ دان چائے کے سٹ۔ کشتیاں۔ جگ۔ صابون دانیاں تیار ہوتی ہیں۔ جگتیال میں ایک شخص پیتل کے پٹرومکس بھی تیار کرتا ہے۔ سرسلہ میں پیتل کے برتن تیار ہوتے ہیں

شطرنجی اور قالین سازی یہ صنعت بہت قدیم ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ سلطان محمد تغلق کے عہد سے یہ صنعت جاری ہے تقریباً دو تین ہزار روپیہ کا مال ماہانہ تیار ہوتا ہے۔

رنگسازی اور چھاپے کا کام یہ کام معمولی قسم کا ہوتا ہے اور پردے دسترخوان وغیرہ معمولی قسم کے کپڑوں پر پرنٹنگ کا کام ہوتا ہے۔

لٹسر کے کیڑے پالنے اور لٹسر تیار کرنے اور لٹسر کے کپڑے تیار کرنے کی صنعت آج سے ساٹھ ستر سال بیشتر یہاں جاری تھیں اور یہ کپڑے برآمد بھی کئے جاتے ہیں۔ لیکن یہ صنعت رو بہ انحطاط ہے۔ سررشتہ جنگلات لٹسر کے کیڑوں کی پرورش کر رہا ہے جھادپور میں لٹسر کا پارچہ تیار ہوتا ہے۔

جاذم کیشوپٹن میں بنایا جاتا ہے۔

دستی کاغذ سازی کاغذ سازی کی صنعت مغلیہ دور حکومت کی یادگار ہے۔ اور اب یہاں یہ صنعت صرف ایک موضع کوٹلہ تعلقہ جگتیال تک محدود ہے معمولی قسم کا کاغذ تیار ہوتا ہے

آہنی اشیاء تعلقہ جگتیال میں آہنی سامان تیار ہوتا ہے جسمیں چاقو قینچی اور سروتے شامل ہیں

چرمی اشیاء چرمی اشیاء جگتیال میں پائدار اور خوشنما تیار ہوتے ہیں۔

کریم نگر میں مدرسہ صنعت وحرفت قائم ہے۔ جہاں طلباء کی تعداد ۵۲ ہے۔ ساتویں نمائش سے ضلع کریم نگر کا اسٹال قائم ہو رہا ہے۔

ضلع کریم نگر کے اول تعلقدار مولوی باقر حسین صاحب قریشی بی۔ ایس۔ سی (عثمانیہ) ایچ۔ سی۔ ایس ہیں۔

ضلع عادل آباد

عادل آباد ضلع کا مستقر ہے۔ اس ضلع میں حسب ذیل دس تعلقات ہیں۔

(۱) عادل آباد (۲) نرمل (۳) کنوٹ (۴) بوتھہ (۵) چنور (۶) لکشٹی پیٹھ (۷) انٹور (۸) آصف آباد (۹) سرپور (۱۰) راجورہ۔

ضلع عادل آباد کو پین گنگا اور وردھا سیراب کرتے ہیں۔ گھنے جنگل کثرت سے موجود ہیں۔ جنگلوں میں ہر قسم کے جنگلی جانور کثرت سے پائے جاتے ہیں۔ ضلع عادل آباد کے کئی مقامات پر کوئلہ اور لوہا بھی موجود ہے۔ نرمل سے منچریال تک دریائے گوداوری بہتا ہے۔ اس کے کنارے صنعتی شہر آباد کرنے کی اسکیم حکومت سرکار عالی کے پیش نظر ہے۔ عادل آباد سے مدکھیڑ تک ریلوے لائن کی توسیع کے سلسلہ میں سروے کا کام ہوچکا ہے۔ عادل آباد جب ریلوے لائن سے منسلک ہوجائے گا تو مملکت کا ایک اہم شہر بن جائے گا۔

ضلع عادل آباد کا ایک اہم مسئلہ قبائلی باشندوں کے لئے زمین کی فراہمی ہے۔ ان کی اپنی زمینات نہیں ہیں جس کی وجہ سے ان کے معاشی حالت میں اصلاح نہیں ہورہی ہے۔ حکومت کی پالیسی کی تعمیل میں ۳۷۶۹ اشخاص کو زرعی اغراض کے لئے زمین فراہم کی گئی۔

نرمل چوبی کھلونوں کے لئے صدیوں سے مشہور رہا ہے۔ جہاں ہلکی لکڑی کو مختلف اشکال میں تراش کر موزوں رنگوں کے امتزاج سے نقل کے مطابق اصل کھلونے تیار کئے جاتے ہیں۔ مثلاً شطرنج۔ گنجفہ۔ پاندان اور اس کے لوازمات۔ چرند وپرند۔ قلمدان۔ کشتیاں۔ صراحی۔ اسٹانڈ۔ گلدستے اور پیپر ویٹ۔ یہاں سینگ سے تراش کر خوشنما مصنوعی پرندے بھی تیار کئے جاتے ہیں۔ بلغم کے مجسمے بھی بنائے جاسکتے ہیں۔ نرمل میں لاک کی افراط ہے۔ جو کثیر تعداد میں تیار ہونے لگا ہے۔ لاک اسٹیشنری ڈپو سرکار عالی کو سربراہ کیا جارہا ہے۔ نرمل میں ایک صنعتی مدرسہ بھی قائم ہے۔

چنور کے صناع مختلف وضع کی چھڑیاں تیار کرتے ہیں۔ ان چھڑیوں کے دستہ میں سگریٹ کیس تیار کئے جارہے ہیں۔ چنور میں لٹھر کا پارچہ بھی اچھا تیار ہوتا ہے۔

سرپور میں کاغذ سازی کا مشہور کارخانہ ملک کی ایک اہم ضرورت کی تکمیل کررہا ہے۔ اس کے علاوہ کیمیکل فرٹیلائیزر کی فیاکٹری بھی تکمیل پاچکی ہے۔ مصنوعی ریشم سازی کا کارخانہ کاغذ نگر کے قریب زیر تعمیر ہے۔ جدید العصر مشنری کے لئے آرڈر دیدیا گیا ہے۔

سالِ رواں نمائش سے ضلع عادل آباد کا اسٹال قائم ہورہا ہے اس ضلع کے اول تعلقدار مولوی قمرالدین صاحب نیچ سی ایس ہیں

ضلع میدک

ضلع میدک کا مستقر سنگاریڈی ہے۔ اس ضلع میں حسب ذیل پانچ تعلقات ہیں۔

(۱) کلبگور (۲) جوگی پیٹھ (۳) یلاریڈی (۴) سدی پیٹ (۵) میدک

ضلع میدک میں فتح نہر۔ محبوب نہر۔ پوچارم اور وائن پلی کے پراجکٹس کے ترقیات اس وقت حکومت کے پیش نظر ہیں۔ اس غرض کے لئے ایریگیشن بورڈ کے نام سے حکومت نے ایک مجلس تشکیل دی ہے۔ سررشتہ امداد باہمی کی جانب سے دس انجمن ہائے صنعتی قائم ہیں۔ جنگ کے پیدا کردہ حالات کی وجہ سے ریشم اور سوت کا فراہم ہونا دشوار ہوگیا ہے۔ اس لئے کاروبار میں نمایاں ترقی نہیں ہوئی ہے۔ ضلع میدک میں کوئی خاص صنعتی مدرسہ قائم نہیں ہے۔ مدارس پٹن چیرو۔ گجویل اور وواک میں ایک ایک معلم دستکاری کارگذار ہے۔ جہاں صحافی۔ نجاری۔ پارچہ بافی۔ خیاطی اور باغبانی کی تعلیم دی جاتی ہے۔

ریشمی پارچہ بافی کے لئے سنگاریڈی زمانہ قدیم میں خاص اہمیت کا حامل تھا۔ مگر اب یہ صنعت صرف چند گھرانوں میں باقی رہ گئی ہے۔ سدی پیٹھ۔ دوباک ریشمی اور سوتی پارچہ بافی کے خاص مراکز ہیں۔ جوگی پیٹھ میں چرم سازی کا اچھا کام ہوتا ہے۔

اس ضلع میں انجمن ہائے تنظیم دیہی اور گرین بنک ترقی یافتہ حالت میں ہیں پختہ گودام بھی تعمیر ہو چکے ہیں۔ آٹھویں نمائش میں پہلی دفعہ اس ضلع کا اسٹال قائم ہوا۔ ضلع میدک کے اول تعلقدار نواب کاظم جنگ بہادر بی۔ اے ہیں۔

ضلع محبوب نگر

محبوب نگر ضلع اور تعلقہ کا مستقر ہے۔ یہ حیدرآباد تا کرنول سڑک پر واقع ہے۔ ریلوے اسٹیشن بھی ہے۔ ضلع محبوب نگر میں حسب ذیل تعلقے ہیں۔

محبوب نگر۔ کلکتھل۔ پرگی۔ ناگر کرنول۔ کلواکرتی۔ امرآباد

دریائے کرشنا ضلع محبوب نگر کو بھی سیراب کرتا ہے۔ ضلع محبوب نگر میں گھنے جنگل کثرت سے ہیں جن میں ہر قسم کے درخت موجود ہیں ۶۲ ہزار ایکڑ رقبہ پہاڑی اور دشوار گذار حصہ محصورہ امرآباد سے چنچو اقوام کی بہبودی کے لئے سرکار عالی نے ایک کثیر رقبہ محفوظ کردیا ہے۔

نارائن پیٹھ ایک تجارتی مرکز ہے۔ یہاں زریں تور کی دھوتیاں اور ریشمی ساڑیاں بہت اچھی تیار ہوتی ہیں۔ کلکتھل کے کمبل مشہور ہیں ناگر کرنول کے فونٹن پن بھی نمائش میں لائے گئے تھے۔ اس ضلع

میں چھ انجمن ہائے پارچہ بافی قائم ہیں جن کے اراکین کی تعداد ۱۷۲ ہے ساتویں نمائش میں ضلع محبوب نگر کا اسٹال پہلی دفعہ قائم ہوا۔

یہاں کے اول تعلقدار مسٹر راجیندر راؤ - ایچ - سی - ایس ہیں۔

ضلع نظام آباد

نظام آباد ضلع اور تحصیل کا مستقر اور ریلوے اسٹیشن ہے۔ اس ضلع میں حسب ذیل پانچ تعلقے ہیں

(۱) نظام آباد (۲) کاماریڈی (۳) بودھن (۴) آرمور (۵) بانسواڑہ

دریائے گوداوری ضلع نظام آباد کے کچھ حصہ کو سیراب کرتا ہے۔ نظام ساگر دریائے مانجرا کے پانی کو روک کر بنایا گیا ہے۔ اس کا پھیلاؤ پچاس مربع میل ہے۔ اس سے متعدد نہریں نکالی گئی ہیں اس کے ذریعہ تین لاکھ ایکڑ زمین سیراب ہوسکتی ہے۔

ضلع نظام آباد نہ صرف ممالک سرکار عالی میں نظام ساگر کی وجہ سے اہمیت رکھتا ہے بلکہ بیرون ملک بھی اس کی شہرت اس لئے ہے کہ ہندوستان کے دریاؤں میں جو بند تعمیر کئے گئے ہیں ان میں اس کا دوسرا درجہ ہے۔ پندرہ سال ہوئے نظام ساگر کے پانی سے چاول اور گنے کی کاشت کی جارہی ہے اور ہر شعبہ میں نمایاں طور پر ترقی دکھائی دیتی ہے۔ خزانہ آب کی تعمیر کے ساتھ ساتھ ترقیات نظام ساگر ایک وسیع نظام العمل اور ان تمام مسائل کے حل پر مشتمل ہے مثلاً سڑکوں کی تعمیر - تہ زمین نالیوں کی کھدائی، ملیریا کا انسداد - مولیشی کی پرورش - مزدوروں اور کاشتکاروں کی درآمد - صنعتی کارخانوں کا قیام - کھاد کا انتظام - اور اسی قبیل کے جس قدر مسائل کی پیش قیاسی کی جاسکتی تھی مرتب کیا گیا تھا - چنانچہ بتدریج ان تمام تجاویز کو روبہ عمل لایا جارہا ہے۔ بودھن میں شکر سازی کا عظیم الشان کارخانہ قائم ہے - نیز الکوحل فیاکٹری بھی اسی کے قریب قائم ہے۔

کاماریڈی میں الکوحل تیار کرنے کا سرکاری کارخانہ قائم ہے - آرمور ریشمی پارچہ بافی کا بڑا مرکز ہے - بیم گل میں لکڑی پر روغن کا کام اچھا ہوتا ہے۔

ضلع نظام آباد کے اسٹال میں جیلی سازی اور مربہ سازی کا بھی مظاہرہ کیا گیا تھا مزرعہ میں سررشتہ زراعت کی جانب سے میوے کی کاشت کی جاتی ہے۔ اس اسٹال میں ضلع نظام آباد میں تنظیم دیہی کے سلسلہ میں جو کام ہو رہا ہے ان کے ماڈل اور گراف بھی موجود تھے - ساتویں نمائش میں پہلی دفعہ شرکت کی گئی -

ضلع نظام آباد کے اول تعلقدار مولوی احمد فاروق بیگ صاحب ایچ - سی - ایس ہیں

ضلع نلگنڈہ

ساتویں نمائش سے ضلع نلگنڈہ کے مصنوعات کو نمایاں کیا جا رہا ہے۔ اور مختلف نقشہ جات ضلع و تعلقات کو جو غذائی انتظامات کے سلسلہ میں ترتیب دیئے گئے اویزاں کئے گئے تھے حسب ذیل نقشہ جات میں ان امور کی وضاحت کی گئی تھی۔

(۱) نقشہ جات معدنیات (خام دھاتیں) قدیم امکنہ۔ کارخانہ جات۔ آثار قدیمہ مشہور مقامات

(۲) نقشہ غذائی انتظامات:۔ سیل سوسائٹیز گودام۔ مراکز امداد غربا

(۳) نقشہ اصلاحات:۔ مواضعات تنظیم دیہی۔ پنچایت۔ مجلس قصبہ جات۔ مجلس بلدیہ و ضلع

(۴) نقشہ کارہائے رفاہی:۔ باولیات آب نوشی۔ مسافرخانہ جات۔ قدیم و جدید مدارس تحتانی۔ شفاخانہ جات یونانی۔ مراکز بہبودی اطفال۔ باغات و بازی گاہ اطفال۔ ڈاک بنگلہ جات۔ تنک امدادباہمی

مستقر نلگنڈہ سے ۷۰ میل کے فاصلہ پر ڈنڈی پراجکٹ تعمیر کیا گیا ہے بعض آثار تعمیری سے اس پراجکٹ کا بعہد ابراہیم قلی قطب شاہ آغاز ہونا پایا جاتا ہے اس پراجکٹ کی تعمیر میں چالیس لاکھ روپیے کا صرفہ ہوا ہے اور ۴۳ مواضعات اس سے سیراب ہوتے ہیں

گذشتہ سال جمیع تعلقہ جمعیت ہائے ترقیات دیہی کو اس بات پر راضی کرلیا گیا ہے کہ وہ اپنے اپنے تعلقہ کی ایسی مخصوص صنعتوں کو تجارتی پیمانہ پر فروغ دیں جن کا بازاریں کسی اور مقامی اور بیرونی صنعت سے سخت مقابلہ درپیش ہو سکے۔

اس مقصد کے لئے ہر تعلقہ کے مستقر پر ایک شاپ قائم کر دیا گیا ہے جہاں ان مخصوص صنعت گروں کو تنخواہ یاب ملازمین کی حیثیت سے رکھکر مقامی نوجوان طلبہ اور دیگر اشخاص کو اجرت یاب ملازم کی حیثیت سے کام پر لگایا جاتا ہے۔ اور ان کے ذاتی صلاحیتوں کے اعتبار سے اس مخصوص صنعت کے تجارتی ودفنی گر بتلائے جاتے ہیں تاکہ وہ خود بعد میں ماہر کاریگر بن جائیں۔

ضلع نلگنڈہ کی تعلقہ واری مصنوعات کی صراحت حسب ذیل ہے۔

تعلقہ نلگنڈہ ساڑیاں ریشمی اور زریں قورموضع جولہ پلی کی خاص صنعت ہے موضع کٹنگور میں شطرنجیاں ہمہ اقسام اور پردہ جات تیار ہوتے ہیں۔

موضع پانگل ۔ اشیاء برنجی مثلاً کشتیاں۔ لوٹی کے لوٹے۔ مراحی دان۔ جگ۔ بیسن پاٹ۔ صابن دان یہاں کے کاریگروں کی خاص صنعت ہے۔ اس کے علاوہ یہاں کا پیتلی کام بھی خاص شہرت رکھتا ہے۔ یہاں ایک ورکشاپ قائم کیا گیا ہے۔ اور اس نوآبادی کا نام پیتل نگر رکھا گیا ہے۔

تعلقہ سرپا پیٹھ۔ سوتی ساریاں موضع مریال میں تیار ہوتی ہیں۔ سوزنیاں۔ میز پوش موضع سرآباد کی خاص صنعت ہے۔ انگشتریاں طلائی۔ ایرنگ۔ لاکٹ کشتیاں۔ رکابیاں۔ پیالی وطشتریاں وغیرہ سرپا پیٹھ میں بجد نفیس تیار ہوتی ہیں۔ موضع ایرپا پہاڑ تعلقہ سرپا پیٹھ کے میوہ جات قابل ذکر ہیں۔ مسٹر ضیا رادھن ریڈی کے باغ کا رقبہ (۵۵ ۷) ایکڑ ہے جس میں ہمہ اقسام کے میوہ جات موسمبی سنترے لیمو نارنگی۔ سپوٹہ آم اعلیٰ قسم کی کاشت کیجاتی ہے اور بیرونی میوہ جات سے ان کا مقابلہ کیا جا سکتا ہے۔

تعلقہ جنگاون۔ لقرئی عطردان۔ پاندان۔ گلاب پاش کشتیاں وغیرہ موضع بیبرتی کی خاص صنعت ہے۔ موضع چریال کا تیار کردہ فونٹن پن قیمتی (۲۵ روپیے) قابل قدر چیز ہے۔ یہ بارگاہ خسروی میں بھی پیش کیا گیا جہاں سے پروانہ خوشنودی عطا فرمایا گیا ہے۔

تعلقہ بھونگیر۔ جاجم دیرد سے موضع مزدور کی خاص صنعت ہے۔ رومال چریال کی خاص صنعت ہے زین سوتی ساڑیاں۔ موضع آلیر میں تیار ہوتی ہیں۔ رنگین صراحیاں۔ پیالیاں صنعت گلی وغیرہ بھونگیر کی مشہور صنعت ہے یہاں کے ظروف گلی کو خاص شہرت حاصل ہے۔ کمبل راسنا پیٹ میں ارزاں تیار ہوتے ہیں۔ موضع رائیگر کے کارخانہ کا کیا سٹر آئیل جو مختلف اکسنس میں شامل کیا جا کر بطور ہیر آئیل کے استعمال کیا جاتا ہے قابل قدر چیز ہے۔ آلیر کے برش ہمہ اقسام نہایت مضبوط اور کم قیمت دستیاب ہوتے ہیں جمعیت بھونگیر نے چوڑی سازی کا کارخانہ قائم کیا ہے۔ تعلقہ بھونگیر میں کار کے پتھر خالص حالت میں قدرتی طور پر دستیاب ہوتا ہے۔ اسلئے اس کی ترقی کے خاص مواقع ہیں اس لئے بھونگیر کی اس نوآبادی کا نام شیشہ نگر رکھا گیا ہے۔

دیلورکنڈہ۔ یہاں بھی مختلف قسم کے پارچہ جات تیار ہوتے ہیں۔ مثلاً پارچہ جات سوتی رومال تیلہ وغیرہ۔

تعلقہ حضور نگر۔ سینگ کی مختلف اشیاء مثلاً دستی چوڑیاں۔ قلم اسٹانڈ۔ کنڈیاں موضع کودواڑ کے صناع تیار کرتے ہیں۔ سنگ تامڑہ موضع گاؤپلی کے رقبہ میں بمقدار کثیر پایا جاتا ہے جو نگوں کنڈیوں اور پیپرویٹ بنانے کے کام آسکتا ہے۔ قصبہ کودواڑ کی سینگ اور لوہے کی صنعت مشہور ہے اس لئے یہاں ایک ورکشاپ قائم کرکے نوآبادی کا نام سینگ نگر رکھا گیا ہے۔ اس کے ساتھ کفش سازی کا کام بھی اس اصول پر کیا گیا ہے۔

تعلقہ مریال گوڑہ ۔ حیدرآباد سے مریال گوڑہ صرف ۱۱۰ میل کے فاصلہ پر ہے مواضعات آڑگی گوڑہ ۔ دامرچرلہ ۔ مالوڑ میں مختلف قسم کے سیاہ جوہر دار سیاہ سفید مخلوط سبز دہلکا گلابی پتھر پائے جاتے ہیں جو تقریباً (۷۰۰) ایکڑ رقبہ میں پھیلے ہوتے ہیں اگر ان پتھروں کو کاٹ کر پالش کی جائے تو بعید دلکش ہوتے ہیں اور بازار میں ان سے کافی قیمت حاصل ہو سکتی ہے ۔ مریال گوڑہ میں اس صنعت کے لئے ایک ورکشاپ قائم کیا گیا ہے ۔ جہاں پیپر ویٹ ۔ فرش اندازی کے پتھر انگوٹھی کے نگینے اور دیگر آرائشی اشیاء تیار ہو رہے ہیں ورکشاپ کی نو آبادی کا نام سنگ نگر تجویز ہوا ہے ۔

سنگ سیلو نیز دامرچرلہ میں پایا جاتا ہے ۔ لیکن اس پتھر میں چمکیلے ذرات بھی پوشیدہ ہیں ۔ اس پتھر کی بھی بازار میں کافی مانگ ہو سکتی ہے ۔ سنگ چینی سنگ سلیٹ پنسل موضع واڑہ پلی میں پائے جاتے ہیں ۔

آٹھویں نمائش میں ضلع نلگنڈہ کو بہترین ضلع کا نقروی ، دلنگ کپ عطا کیا گیا ۔ یہاں کے اول تعلقدار مولوی سید کلیم اللہ صاحب قادری ایچ ۔ سی ۔ ایس ہیں ۔

گلبرگہ

گلبرگہ صوبہ ضلع اور تعلقہ کا مستقر ہے ۔ بہمنی حکمرانوں نے اس کو اپنا پایہ تخت بنایا تھا گلبرگہ میں حسب ذیل آٹھ تعلقے ہیں ۔

(۱) گلبرگہ (۲) سیڑم (۳) کوڑنگل (۴) چیچولی (۵) شوراپور (۶) شاہ پور (۷) یادگیر (۸) اندولہ

سلسلہ بالاگھاٹ اس ضلع میں پھیلا ہوا ہے ۔ سنگ سیلو ضلع گلبرگہ کے اکثر حصوں میں پایا جاتا ہے ۔ تانڈور اور شاہ آباد میں اس کی کانیں ہیں شاہ آباد سیمنٹ کمپنی کا ہندوستان کے عظیم الشان کارخانوں میں شمار ہے ۔

محبوب شاہی ملز گلبرگہ میں قائم ہے جو مملکت آصفیہ کا سب سے قدیم کارخانہ پارچہ بافی ہے ضلع گلبرگہ میں یادگیر ایک تجارتی وصنعتی مقام ہے جہاں تانبے ، لوٹیوں کے کھدر نے اچھے بنتے ہیں ۔ بیڑی سازی کا کام بھی ترقی پر ہے یہ اشیاء بیرون مملکت کو برآمد کئے جاتے ہیں ۔

یہاں حال ہی میں کمبل سازی کا ایک کارخانہ قائم ہوا ہے ۔ آٹا پیسنے کے کارخانے بھی موجود ہیں ۔

کوڑنگل اور گرمٹکال میں سوتی اور ریشمی پارچہ تیار ہوتا ہے ۔ ضلع گلبرگہ کے اول تعلقدار

مولوی عبداللہ خاں صاحب ہیں۔

ضلع بیدر

بیدر ضلع اور تعلقہ کا مستقر ہے۔ جو ایک عرصہ تک بہمنی بادشاہوں کا پایہ تخت رہا ہے
ضلع بیدر کا رقبہ ۲۶۴۲ مربع میل ہے۔

بیدر میں حسب ذیل پانچ تعلقے ہیں۔

(۱) بیدر (۲) اودگیر (۳) نلنگہ (۴) احمد پور (۵) جنواڑہ

بیدر کی بیدری صنعت بہت مشہور ہے جو تانبہ۔ سیسہ اور جست کو ملا کر بنایا جاتا ہے اس سے گنڈیاں۔ پان کی ڈبیاں۔ صراحیاں۔ پاندان۔ حقے۔ گل دان۔ سگریٹ کیس اور برقی لیمپ وغیرہ بنائے جاتے ہیں۔ یورپ اور امریکہ میں ان کی بڑی مانگ ہے اس کے علاوہ بیدر میں بیدری جوتے بھی خاص اہمیت کے حامل ہیں۔

بیدر میں ایک صنعتی مدرسہ قائم ہے۔ جہاں بلا معاوضہ خود حکومت وظائف دیکر صنعتی تعلیم کا انتظام کر رہی ہے۔ تاکہ اچھے دستکار بن سکیں۔

ضلع بیدر کا اسٹال ساتویں نمائش سے قائم ہوتا ہے۔ اس اسٹال میں سید محمد صاحب صدر مدرس نے بھی اپنے تاریخی مصنوعات جمع کیے تھے۔

ضلع بیدر کے اول تعلقدار مولوی علی احمد صاحب ہیں۔

ضلع رائچور

رائچور ضلع اور تعلقہ کا مستقر ہے۔ یم۔ الیس یم کا ریلوے اسٹیشن ہے۔ اس ضلع میں حسب ذیل آٹھ تعلقے ہیں۔

(۱) رائچور (۲) عالم پور (۳) مانوی (۴) دیودرگ (۵) لنگسگور (۶) سندھنور (۷) گنگاوتی (۸) کشٹگی

دریائے کرشنا۔ بھیما۔ اور تنگبھدرا ضلع رائچور کو سیراب کرتے ہیں۔ دریائے تنگبھدرا پر بند کی تعمیر کا کام آغاز ہوچکا ہے۔ جب یہ اسکیم کمل ہوجائے گی تو رائچور قحط زدہ مقام سے ایک صنعتی اور زرعی ضلع میں تبدیل ہوجائے گا۔ ضلع رائچور میں سونے کی کانیں بھی پائی جاتی ہیں۔

رائچور کی سلیم شاہی اور آپاشاہی جوتیاں ... [illegible] ظروف مشہور ہیں۔ عالم پور میں دیان کشٹگی میں سوتی پارچہ اور گنگاوتی میں دیسی کاغذ تیار کیا جاتا ہے۔

راجہ اینڈ سنس رائچور میں صابن اور ٹرنک تیار کئے جاتے ہیں۔ روشن کمپنی میں چرمی کام کیا جاتا ہے۔

ساتویں نمایش سے ضلع رائچور کا اسٹال قائم ہو رہا ہے۔ رائچور کے اول تعلقدار سید زین العابدین صاحب۔ ایچ۔ سی۔ ایس ہیں۔

ضلع عثمان آباد

عثمان آباد ضلع اور تعلقہ کا مستقر ہے۔ ضلع عثمان آباد میں حسب ذیل پانچ تعلقے ہیں۔

(۱) عثمان آباد (۲) تلجاپور (۳) پریندہ (۴) کلم (۵) لاتور

عثمان آباد کے بعض تعلقے اور ان میں بعض قصبہ جات اپنی قدامت اور مرکزیت کا اب بھی ثبوت پیش کر رہے ہیں۔ مثلاً قصبہ جات اوسہ۔ نلدرگ۔ پریندہ قدیم قلعہ جات ان قصبات کے عظمت کا ثبوت دے رہے ہیں۔ قلعہ نلدرک میں پانی محل کی عمارت اپنی حیرت انگیز انجینیری اور دلکشی کا اب بھی ثبوت پیش کر رہی ہے۔ لاتور کپاس کی بڑی تجارتی منڈی ہے تلجاپور مذہبی زیارت گاہ ہے جہاں تلجا بھوانی کا مشہور مندر ہے۔

ضلع عثمان آباد کا رقبہ ۳۹۰۷ مربع میل ہے۔ حکومت سرکار عالی نے آبرسانی کی جانب توجہ کر کے خصوصیت سے ضلع عثمان آباد میں کندیدگی باولیات کا کام آغاز کیا ہے ۱۳۵۴ء ف کے ختم پر ۲۴۵ باولیاں کھدوائی گئیں اور ان پر پانچ لاکھ روپیے صرف کیا گیا۔

عثمان آباد کے اسٹال میں حسب ذیل اشیاء موجود تھیں

ساڑیاں۔ دھوتیاں۔ جوتے۔ بید کے اشیاء مٹی کے مرتبان سروتے قفل قینچیاں اور چھریاں یہاں کے اول تعلقدار مولوی نصرت اللہ صاحب ہیں۔

برار

حضرت اقدس و اعلی نے تیسری نمایش مصنوعات مملکت آصفیہ کے ملاحظہ کے بعد یہ ارشاد فرمایا تھا کہ

"علاوہ ممالک محروسہ سرکار عالی کی پیداوار کے اگر اس کے ساتھ ساتھ ملک برار کی صنعت بھی اس میں شامل کر لی جائے تو بہتر ہوگا کیونکہ یہ ایک جزو لاینفک ہے ریاست حیدرآباد کا۔"

برار جو اعلیٰ حضرت بندگان عالی کی سلطنت کا ایک جزو ہے اس کی نمایندگی کا نمایش میں

کوئی انتظام نہیں تھا۔ برار اسوسیشن نے اس بات کا ارادہ کیا کہ برار کی مصنوعات اور گھریلو صنعتوں کو حیدرآباد کی نمائش میں شریک کیا جائے۔ اور اس کے سامان کے لئے نئی منڈیاں تلاش کی جائیں۔

مجلس نمائش نے اپنے سال گذشتہ یہ قرارداد منظور کی تھی کہ آٹھویں نمائش میں ملک برار کا خصوصی حصہ رہنا چاہیئے۔ اس کے لئے وہاں کے صناعوں کو خصوصی مراعات عطا کئے جائیں۔ بغرض نشر و اشاعت یہاں سے ایک وفد بھی ملک برار کو روانہ ہوا اس کے جواب میں نواب ایرج یار جنگ بہادر ایجنٹ برار کے پاس سے یہ مکتوب وصول ہوا کہ مجلس نمائش کی قرارداد بہت مناسب ہے اور بغرض نشر و اشاعت ایک وفد برار روانہ کیا جائے کیونکہ شخصی روابط سے جو کامیابی اس امر میں حاصل ہوسکتی ہے۔ وہ مراسلت سے بہت دشوار ہے مجلس نمائش کے وفد نے امراوتی اکولہ۔ بالاپور۔ کھام گاؤں ملکاپور وغیرہ کا دورہ کیا۔ یہاں کے مختلف تعلیمی اور رفاہی اداروں کا معائنہ کیا۔

مولوی الخام الرحیم صاحب آئی۔سی۔ایس کمشنر برار نے ملکی صنعت کی ترقی اور نمائش سے گہری دلچسپی لی اور وہاں کی تعلیمی اور صنعتی اداروں اور کارخانوں کو نمائش میں شرکت کے لئے پابند فرمایا۔ آٹھویں نمائش کے افتتاح کے موقع پر خود بھی حیدرآباد تشریف لائے اور برار کی صنعتی ترقی کو حضرت اقدس و اعلیٰ کے گوش گذار کیا۔ برار کے اسٹال کو حضرت بندگان عالی، پرنس اور پرنسس آف برار اور امرائے دولت آصفیہ نے خاص طور پر ملاحظہ فرمایا اور برار کی آئی ہوئی تقریباً تمام چیزیں خریدی گئیں۔ برار کی دستکاری کی بڑی قدر کی گئی اور متعدد انعامات عطا کئے گئے۔

برار کا رقبہ ۱۷۷۱۰ مربع میل ہے اور اس میں حسب ذیل چار اضلاع ہیں۔

امراوتی۔ اکولہ۔ بلدانہ۔ ایوت محل

برار کی صنعتی ترقی

برار میں سوتی صنعت کی جانب سب سے زیادہ توجہ کی گئی ہے ۱۹۴۲ء میں قانون کارخانہ جات کے تحت ۲۹۷ کارخانے تھے ان کارخانوں میں روزانہ ۲۶۴۸۷ مزدور کام کرتے ہیں۔ برار میں ۳۳۰ روئی اوٹنے اور دبانے کے کارخانے ۲۹ روغنیات کے کارخانے اور چار سوتی کارخانے ہیں۔

برار میں حسب ذیل گھریلو صنعتیں ہیں

دستی پارچہ بانی۔ شطرنجی سازی۔ جاذم سازی۔ رنگ سازی پینٹنگ۔ چرم سازی۔

قوربانی ۔ ان گھریلو صنعتوں کی تیاری میں قدیم آلات ہی استعمال کئے جاتے ہیں ۔ برقی قوت مہیا نہیں ہے

گذشتہ نمائشوں میں اکوٹ اور بالاپور کی شطرنجیاں ایلچ پور کا آہنی و سیکل کا سامان رسیال صنعتی مدرسہ دارده سے اسپورٹس کا سامان کہام گاؤں کی ادویات ورد شنائی کیمیکل انسٹیٹیوٹ اکولہ کے روغنیات اوشدہی اسکول امراوتی کا لوٹھ پاوڈر لکشمی آئیل ملز اکولہ کے روغنیات اور اردو ایڈیڈ انڈسٹریل اسکول کے لکڑی کا سامان آیا تھا ۔ اس کے علاوہ مختلف اضلاع کے زرعی پیداوار کے نمونہ آئے تھے ۔

ضلع الوت محل میں ایک کوئلہ کی کان ہے ۔ پٹن پوری کے قریب سلیٹ پائی جاتی ہے پین گنگا کے شمالی حصّہ میں ۔ لال مٹی، چونا ۔ اور چکنی مٹی موجود ہے ۔ ضلع اکولہ میں مرتضیٰ پور کے جنوب میں کچھ کچا لوہا پایا جاتا ہے ۔ ضلع بلڈانہ میں جھیل لونار کے لذاح میں کاربونیٹ آف سوڈا پوٹاش اور سلفیٹ قلیل مقدار میں پائے جاتے ہیں ۔ برار میں چار ٹکنیکل مدارس ہیں اب تک یہ سررشتہ صنعت و حرفت کے تحت ہو اب سررشتہ تعلیمات کے زیر نگرانی لے لئے گئے ہیں ان چار صنعتی مدارس میں ۱۹۰ طلبہ زیر تعلیم ہیں چند سال سے برار کے مدارس میں زائد از نصاب مصروفیات پر زیادہ زور دیا جارہا ہے ۔ ان مصروفیات میں اسکوٹنگ فرسٹ ایڈ ۔ تقریری مقابلہ ۔ دیہات سدھار تفریحی تعلیم شامل ہیں ۔ بعض مدارس میں دستی صنعتیں سکھلائی جاتی ہیں ۔ موسیقی نے بھی تعلیم اور تفریح میں ایک اہم جگہ حاصل کرلی ہے ۔

آٹھویں نمائش میں برار کے جو اسٹال قائم ہوئے ہیں اب ان کے متعلق اجمالی طور پر صراحت کی جاتی ہے ۔

موتھا ملز اکولہ

اس کے پروپرائٹر سیٹھ گوپال داس صاحب موتھا ہیں ۔

پارچہ بافی کا یہ بہت ہی قدیم ملز ہے ابتدائی کاروبار ۲۵ ہزار روپیے کے سرمایہ سے آغاز کیا گیا تھا سرمایہ مشغولہ کی مقدار ۳۰ لاکھ روپیے کلدار ہے ۔

اس ملز میں ہرک ۔ پارچہ ۔ کوٹنگ ۔ قمیض ۔ پلنگ پوش ۔ پردے ۔ ململ ۔ تیار ہوتے ہیں مزدوروں کی تعداد دو ہزار پانچ سو ہے ۔ روزانہ نو گھنٹہ کام کیا جاتا ہے ۔ جنگی اغراض کے لئے بھی پارچہ تیار کیا گیا ۔

آٹھویں نمائش میں پہلی دفعہ شرکت کی گئی ۔ سات ہزار روپیے کی مالیت کا پارچہ فروخت ہوا

دی ویدربھا ملز ایلچ پور

آغاز کاروبار سنہ ۱۹۲۹ء سرمایہ مشغولہ ۳۵ لاکھ روپیے کلدار

پارچہ بانی کے لئے دی ویدربھا ملز مشترکہ سرمایہ سے قائم کیا گیا ہے۔ سوت مقامی طور پر فراہم ہو جاتا ہے اس ملز میں مزدوروں کی تعداد دو ہزار ہے۔ روزانہ آٹھ گھنٹہ اور تین بدلیوں میں کام کیا جاتا ہے جنگ کے زمانہ میں فوجی اغراض کے لئے بھی پارچہ تیار کیا گیا۔

مینیجنگ ڈائرکٹر کی خواہش ہے کہ ممالک محروسہ سرکار عالی میں پارچہ کی درآمد پر محصول کروڑ گیری معاف کیا جائے۔

آٹھویں نمائش میں پہلی دفعہ شرکت کی گئی پارچہ پر کنٹرول کی وجہ سے صرف ایک ہزار روپیے کی مالیت کا پارچہ لایا گیا تھا جو تمام فروخت ہو گیا۔

انڈسٹریل اسکول اکولہ

انڈسٹریل اسکول اکولہ کا قیام سنہ ۱۹۲۲ء میں عمل میں آیا۔ اس صنعتی امدادی اسکول میں پارچہ بافی بید بافی۔ آہنگری نجاری اور قالین بافی کی تعلیم دی جاتی ہے۔

اس اسکول میں طلبہ کی تعداد ۱۵۰ ہے۔ جن کو ماہانہ بارہ روپیے بطور وظیفہ دیا جاتا ہے۔ ہر اتوار اور موسم گرما میں ایک ماہ کی تعطیل دی جاتی ہے۔ جنگ کی وجہ سے طلبا کی فنی تعلیم بند کر دی گئی تھی اب جاری ہو چکی ہے۔ جنگ کے زمانہ میں جنگی اغراض کے لئے سامان تیار کیا جاتا رہا۔

اسکول میں جو اشیاء تیار کی جاتی ہیں ان کی نکاسی مقامی طور پر ہو جاتی ہے۔

آٹھویں نمائش میں پہلی مرتبہ شرکت کی گئی۔ دو ہزار روپیے کی مالیت کا سامان لایا گیا تھا۔ جو تقریباً تمام فروخت ہو گیا۔

وکٹوریہ میموریل انسٹیٹیوٹ امراوتی

اس ادارہ کا قیام سنہ ۱۹۰۷ء میں عمل میں آیا۔ سرکار عظمت مدار سے سالانہ آٹھ ہزار روپیے کی گرانٹ عطا ہوتی ہے۔ یہاں نجاری۔ آہنگری اور بید بافی کا کام سکھایا جاتا ہے۔ نمائش میں میز۔ کرسیاں تواں اسٹانڈ۔ لکڑی کے نمائشی اشیاء آہنی چھٹے اوزار۔ پانے اور ہتوڑے وغیرہ لائے گئے تھے۔

یہاں طلبہ کی تعداد ۱۵۰ ہے جن کو ماہانہ بارہ روپیے وظیفہ ترغیبی دیا جاتا ہے۔ سال میں ایک ماہ تعطیل دی جاتی ہے اور روزانہ نو گھنٹہ کام کیا جاتا ہے۔ جنگ کی وجہ سے فوجی اغراض کا سامان تیار کیا گیا اور طلبا کو فنی تعلیم بھی دیکر جنگ میں بھرتی کا کام بھی لیا گیا۔

مقامی طور پر سامان تیار شدہ کی نکاسی ہو جاتی ہے۔ آرڈر پر مال تیار کر کے دیا جاتا ہے۔ آٹھویں نمائش میں پہلی دفعہ شرکت کی گئی۔ ایک ہزار روپے کی مالیت کا سامان فروخت ہوا۔

اردو ہائی اسکول امراوتی

یہاں سے سوزن کاری اور مصوری کے نمونے آئے تھے۔

سیواجی امرہٹہ ہائی اسکول امراوتی

اس اسکول سے تعلیمی تصاویر اور مصنوعی پھول پتے آئے تھے۔

بی۔ اینڈ بی۔ سنگ تراش (برار)

یہاں سے مختلف قسم کے مجسمہ سازی کے نمونے آئے تھے۔

جاگیرات

سمستان امرچنتہ

سمستان امرچنتہ ضلع محبوب نگر میں واقع ہے۔ اس سمستان کی آبادی ۴۷ ہزار اور سالانہ آمد نی تقریباً ۴ لاکھ روپیہ ہے۔ رقبہ ۱۹۰ مربع میل ہے یہاں اچھے نمونے کی زریں ریشمی و سوتی ساڑیاں تیار ہوتی ہیں۔ کمبل بھی خاص شہرت رکھتے ہیں۔ چنانچہ سپاہیان جنگ کے لئے ہزارہا کمبلوں کی یہاں سے فراہمی ہوئی۔ بیڑی سازی کے بھی سمستان میں کارخانے ہیں۔ گھریلو صنعتیں دستکاری اور دیہی مصنوعات بھی رائج ہے۔ والیہ سمستان نے بافندان کو ضروری امداد دے کر صنعت پارچہ بافی کو فروغ دیا ہے۔

یتیم خانہ سمستان امرچنتہ میں پائنتا بے۔ نیائن۔ ناڑے۔ گلوبند اور آہنی ردی دان بھی اچھے تیار ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ لسبکٹ۔ عطر تیل اور اسنو بھی بنائے جاتے ہیں۔ سمستان میں چاندی سونے کے زیورات۔ ظروف فرنیچر اچھے نمونے کے بنتے ہیں

انجمن مصنوعات دستی پارچہ اللہ شریف

اللہ شریف پائیگاہ کا علاقہ ہے۔ یہاں دستی پارچہ بافی کی صنعت کافی ترقی یافتہ ہے۔ گذشتہ تین سال سے یہاں کے دو ادارے نمائش میں اسٹال قائم کر رہے ہیں۔

اس دستی پارچہ کی بڑی مانگ ہوتی ہے۔ اور جو پارچہ لایا جاتا ہے وہ تمام کا تمام فروخت ہو جاتا ہے

بھوم جاگیر

بھوم جاگیر ضلع عثمان آباد کے شمال مغربی حصے میں واقع ہے۔ اس کا تعلق راجہ راو رنبھا نجداتی کے خاندان سے ہے۔ قدیم زمانہ میں یہ جاگیر پارچہ بافی کے لئے مشہور تھی ۱۳۲۲ف میں اسٹیٹ راتی

گجرابائی صاحبہ نام واگذاشت ہوا تو صرف چند بافندگان کے خاندان باقی رہ گئے تھے۔ رانی صاحبہ نے صنعت پارچہ بافی کو ترقی دینے کا انتظام فرمایا۔ بھوم میں ایک تحقیقاتی کمیٹی قائم کر کے صنعت پارچہ کے لئے تقاوی کا طریقہ رائج کیا۔ سری دت ڈائینگ کمپنی اور سری رام تنکناگ کمپنی کا قیام عمل میں آیا رانی صاحبہ نے اپنے ذاتی رقم سے مبلغ دو ہزار روپیہ بطور تقاوی کاروبار کے ترقی دینے کے لئے عطا فرمایا۔ اسی دلچسپی کا نتیجہ ہے کہ اب یہ صنعت رو بہ ترقی ہے۔ ساڑیاں رومال اور لنگیاں ارزاں قیمت پر تیار ہو رہے ہیں۔ بھوم جاگیر میں سروتہ کی صنعت بھی قائم ہے اور ان کو کافی شہرت حاصل ہے۔ علیگڈھ کے سروتوں کا بہ آسانی مقابلہ کر سکتے ہیں۔ اور ان کے مقابلہ میں ارزاں بھی ہیں سروتہ سازی کی صنعت کو ترقی دینے کی ابھی گنجائش باقی ہے۔ یہاں رنگ پیتل اور فولاد بیرون ملکت سے درآمد کیا جاتا ہے۔ جگناتھ بالو زرگر پیتل اور چاندی کے سروتے اور بلونت ارجن لوہار قفل عمدہ بناتا ہے۔ مقامی بازار میں جس قدر مال صرف ہو سکتا ہے اس قدر تیار کیا جاتا ہے۔ اطراف واکناف کے مواضعات میں بھی ان کو فروخت کیا جاتا ہے۔ بیرون ملکت میں قصبہ بارسی میں ان کی نکاسی ہوتی ہے۔ بھوم جاگیر میں پختہ سڑکیں نہ ہونے کی وجہ سے مال کے درآمد و برآمد کرنے میں خصوصاً بارش کے زمانہ میں سخت دشواریاں پیش آتی ہیں۔ مجلس نمائش کی منعقدہ نمائشوں میں گذشتہ چار سال سے شرکت کی جا رہی ہے۔ گذشتہ سال نو سو روپیے کی مالیت کے مصنوعات فروخت ہوئے۔

پلگل جاگیر

نواب سید حیدر علی خاں صاحب قصبہ پلگل کے جاگیردار ہیں۔ اس جاگیر میں دستی ماگھ پر قمیصوں شیروانیوں کا پارچہ میز پوش دستیاں اور بلانکٹ تیار کئے جاتے ہیں۔ لکڑی کا سامان اور مٹی کے مختلف قسم کے گلدان زیورات اور چرمی سامان تیار کیا جاتا ہے۔ ایک ہزار روپیہ کے سرمایہ سے مذکورہ بالا کاروبار آغاز کئے گئے ہیں۔ دس فیصدی کے منافع سے اس سامان کو فروخت کیا جاتا ہے دستی آلات .. و اوزار اور ماگھ سے کام کیا جاتا ہے۔

اس جاگیر میں ۳۵ مرد اس کاروبار میں مصروف ہیں۔ یہ جاگیر تعلقہ بھونگیر ضلع نلگنڈہ میں بلدہ حیدرآباد سے ۴۹ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ جس میں ۴۳ میل سڑک پختہ اور ۶ میل خام راستہ ہے۔ یہاں کی مردم شماری (۲۰۰) اور خانہ شماری ۴۰۰ ہے۔

ساتویں نمائش میں پہلی دفعہ شرکت ان کے فرزند اکبر سید نادر علیخاں صاحب معتمد جاگیر کی

دلچسپی کا نتیجہ ہے۔ امید ہے کہ آئندہ سال اور ترقی ہوگی۔

تانڈور جاگیر

تانڈور نواب مہدی جنگ مرحوم کی جاگیر ہے اب ان کے انتقال کی وجہ سے کورٹ آف وارڈز کی نگرانی قائم ہے۔ اس جاگیر میں دیاسلائی و پارچہ جات۔ صابن اور کمبل تیار ہوتے ہیں دکن پورسلین اینڈ پاٹریز کا کارخانہ اس جاگیر میں قائم ہوا ہے۔

ساتویں نمائش میں اس جاگیر نے پہلی دفعہ شرکت کی۔

جاگیر نواب دوست محمد خاں صاحب بہادر

نواب دوست محمد خاں صاحب محمد زئی دکن کے ایک قدیم خاندان امرائے سے تعلق رکھتے ہیں آپ کے مورث اعلیٰ نواب سیف الملک پر حضرت آصفجاہ کے الطاف مبذول رہے ہیں اور یہیں سے سلاطین آصفجاہی کی نمک خواری اور اطاعت گزاری کا اس خاندان کو شرف حاصل رہا ہے۔ نواب بے بہا جنگ مرحوم کے جاگیرات بمراحم خسروانہ ۱۳۵۱ف میں نواب دوست محمد خاں صاحب بہادر کے حق میں بحال فرمائے گئے جس سے جاگیر ٹیمورنی اور جعفر آباد کا رقبہ ۱۲۴ مربع میل ہوگیا آپ اپنے ذاتی انہماک سے انتظام جاگیر کے انصرام میں اپنی اعلیٰ کارکردگی کا ثبوت دے رہے ہیں اور اپنی رعایا کی فلاح و بہبود کے لئے کثیر صرفہ سے کارہائے رفاہی انجام دیئے ہیں۔ حضرت اقدس و اعلیٰ کے جشن سیمین کے موقع پر اپنے مستقر جاگیر پر جدید ڈیزائن کے عمارات تعمیر کرائے ہیں۔ نواب صاحب موصوف کو صنعت و حرفت سے بھی دلچسپی ہے۔ اپنی جاگیر میں کمبل بافی۔ چرمی صنعت مٹی کی صنعت اور ٹاٹ پٹی کی صنعت کو ترقی دے رہے ہیں۔ اس جاگیر کے صناع اس کام کو آبائی پیشہ کے طور پر ذاتی سرمایہ سے انجام دے رہے ہیں۔ اس کے علاوہ کوئی مشنری استعمال نہیں کی جاتی۔ خام پیداوار مثلاً چمڑا مٹی۔ بھیڑ کے بال اور سن مقامی طور پر مہیا ہوجاتی ہیں۔ چونکہ صناع پرانی لکیر کے فقیر ہیں اور ترقی کی امنگ ان میں نہیں ہے اس لئے اپنے طور پر کسی صنعت کی درآمد نہیں کرتے۔ جنگ کے اثر سے خام اشیاء کی فراہمی میں دشواری ہوگئی ہے۔

مجلس نمائش کی منعقدہ نمائشوں میں اس اسٹیٹ کی جانب سے ابتداء سے شرکت کی جارہی ہے۔

سمستان دوم کنڈہ

سمستان دوم کنڈہ کے والی راجہ سومیشور راؤ صاحب ہیں۔ اس سمستان میں اُدن جو پہلے صرف

کمبلوں میں استعمال ہوتا تھا گذشتہ سال قالین بنانے کے بھی کام میں لایا گیا۔ اس کے علاوہ چھوٹے چھوٹے قالین بھی اسی طرز پر مختلف رنگوں میں تیار کئے گئے۔ کرسیوں کے لئے بڑے مضبوط عمدہ ٹاٹ بھی تیار کئے گئے ہیں۔ لکڑی کے ہوائی جہاز ڈبا بے وغیرہ بطور کھلونے سفری پلنگ فولڈنگ کرسیاں اور میز بھی تیار کئے گئے ہیں۔ میز پوش پلنگ پوش۔ مچھر دان مختلف ڈزائن کی ساڑیاں۔ شیروانیوں اور قمیص کے کپڑے کھادی بھی نمائش کے لئے رکھے گئے تھے۔ تمام اشیاء سستی اور عمدہ تھیں۔ گذشتہ سال دو ہزار روپیے کے مصنوعات فروخت ہوئے۔ ریشمی پارچہ کی تیاری کے لئے باقندوں کو سمستان کی جانب سے ترغیب دی جارہی ہے

ساتویں نمائش میں اس سمستان کا اسٹال پہلی دفعہ قائم ہوا۔

اسٹیٹ راجہ دھرم کرن بہادر آصفجاہی

راجہ دھرم کرن بہادر آصفجاہی۔ راجہ رایان مہاراج مرلی منوہر آصف نواز ونت آنجہانی کے فرزند اور راجہ شیوراج دھرم ونت آنجہانی کے بھتیجے ہیں۔ آپ کا سلسلہ خاندان راجہ رنگناتھ سابق وزیراعظم حیدرآباد سے ملتا ہے۔ آپ اس وقت ایک بڑے اسٹیٹ کے مالک ہیں جو یکم دے ۱۳۵۰ف کو حسب فرمان خسروی واگزاشت فرمایا گیا۔

گذشتہ چار سال سے اس اسٹیٹ کا اسٹال نمائش میں قائم کیا جاتا رہا ہے مختلف مواضعات کا سامان فراہم کیا جاتا ہے۔ مثلاً پداپلی کا لفتوی سامان لایا جاتا ہے۔ یہاں کے ایک غریب صناع نے ایک قندیل ایجاد کی ہے جو کم تیل کے صرفہ سے اچھی طرح روشن رہتی ہے۔ اس کے علاوہ تعلقہ تاڑی کنڈہ کے کمبل۔ ساڑیاں چوڑیاں اور بیتلی کام تعلقہ دھرم آباد کے لکڑی کے کھلونے راجہ دھرم کرن انڈسٹریل گرلز اسکول کا تیار کردہ سامان سوزن کاری کشیدہ کاری اور کارچوب دھرم ونت اسکول کے طلباء کا تیار کردہ سامان مثلاً آئیل پالش اسٹول اور سفری بٹنی وغیرہ قابل تذکرہ ہیں۔

اسٹیٹ نواب سالارجنگ بہادر

نواب میر یوسف علی خاں سالارجنگ بہادر نواب میر تراب علیخاں سرسالارجنگ اعظم کے پوتے ہیں حضرت غفران مکان نے ۱۳۲۵ھ میں آپ کو خاندانی خطاب سالارجنگ اور منصب سے ممتاز فرمایا۔ حضرت اقدس واعلیٰ کا دور مبارک آیا تو ۱۳۳۰ھ میں آپ کے اسٹیٹ سے سرکاری نگرانی برخاست ہوئی اور آپ کو کامل اختیارات عطا کئے گئے۔ اس وقت سے اپنی جاگیر کی اصلاح اور

خلاع میں عملی دلچسپی کا اظہار فرمانے لگے صنعت وحرفت اور تجارتی ترقی ہمیشہ آپ کے پیش نظر رہی ہے ۔ مملکت آصفیہ کے کئی کارخانوں کی سرپرستی فرماکران کے استحکام کی صورت پیدا کی ۔

نواب سالار جنگ بہادر کے اسٹیٹ کا رقبہ ایک ہزار چار سو اسی مربع میل ہے آپ کی جاگیرات زیادہ تر کپل ضلع رائچور رائے گیر ضلع نلگنڈہ اور اجنٹہ ضلع اورنگ آباد میں واقع ہیں آمدنی محاصل چودہ لاکھ روپیے سالانہ سے زاید ہے۔ اسٹیٹ کی آبادی دو لاکھ ہے۔

نمائش مصنوعات مملکت آصفیہ میں اس اسٹیٹ کی جانب سے پہلی مرتبہ ساتویں نمائش میں شرکت کی گئی ۔ نمائش میں رائے گیر آئل ملس کا تیار کردہ روغن انڈی کپل کا تیار کردہ ریشمی سوتی پارچہ اور ساڑیاں ۔ لٹسر کے شلے ۔ اونی کمبل ۔ شریک تھے ۔

محمد عبدالکریم بوٹ اینڈ شوز مرچنٹ ۔ قصبہ کپل اور محمد صاحب بوٹ اینڈ شوز مرچنٹ قصبہ گوسگی کے تیار کردہ بوٹ ۔ شوز ، چپل اور سینڈل بھی موجود تھے ۔ خام اشیاء میں روئی دھان شہد اور موم بھی آئے تھے ۔ اسٹیٹ کے جغرافی اور تاریخی حالات سے متعلقہ نقشہ اور چارٹ بھی شریک نمائش تھے ۔

اسٹیٹ کلیانی

کلیانی بیدر اور گلبرگہ کی سرحد پر واقع ہے ۔

اس اسٹیٹ سے آٹھویں نمائش میں حسب ذیل سامان آیا تھا ۔

زیورات مثلاً پاندان ۔ گھنڈیاں ۔ اوگالدان ۔ حقے ۔ بگلوس چرمی جوتے ۔ رام پوری وضع کی ٹوپیاں ۔ قفل آہنی ۔ سوزنیاں ۔ ناڑے ۔ پھندنے ۔ قورین ۔ سوتی اور ریشمی ساڑیاں صابن اونی نمونے

والیٔ اسٹیٹ کلیانی نواب جلال الدین حسین خاں صاحب ہیں ۔

کورٹ آف وارڈز

سررشتہ کورٹ آف وارڈز سرکار عالی کا قیام ۱۲۸۷ھ میں عمل میں آیا ۔ اولاً سررشتہ کا نام دارالیتامی رکھا گیا اور اس کے بعد اس کے افادی پہلوؤں میں وسعت کے پیش نظر اس کو کورٹ آف وارڈز سے موسوم کرکے ۱۳۲۶ھ میں تحت محکمہ مال ایک نظامت قائم کی گئی ۔

اس اسٹال میں سررشتہ کی گذشتہ پندرہ سالہ کارگزاری کو بہ ذریعہ اعداد و شمار پیش کیا گیا ۔ گزشتہ پندرہ سال کی مدت میں زیر نگرانی جاگیرات کے مسلمہ قرضہ جات کس مقدار میں ادا کئے گئے اور ان جاگیرات کے لئے کس قدر سرمایہ بہ شکل پرامیسری نوٹس سرکار عالی وغیرہ فراہم کیا گیا تاکہ واگزاشت

کے بعد اسٹیٹ کے نفع بخش تعمیری و اصلاحی کاموں کی تکمیل کے لئے کافی سرمایہ دائی جاگیر کو حاصل رہے اس کے علاوہ اعداد کے ذریعہ یہ بھی بتایا گیا کہ گزشتہ پندرہ سال کی مدت میں رعایا کی تعلیم کے لئے کتنے جدید مدارس سرکاری نگرانی میں قایم ہوئے۔

ذرائع آبپاشی کی درستگی اور راستہ جات و امکنہ کی تعمیر پر کس قدر رقم سال بہ سال خرچ کی گئی۔ دواخانہ جات کے ذریعہ رعایا کو علاج معالجہ میں کیا سہولت حاصل رہی۔

سررشتہ کورٹ آف وارڈز کے تحت ۷۴ اسٹیٹ ہیں جن میں صرف چند کے ہی مصنوعات کا ہی مظاہرہ کیا گیا۔

اسٹیٹ ثریا جنگ کی مصنوعات میں چیتاپور کے کمبل خاص طور پر قابل ذکر ہیں یہ کمبل نہایت باریک اور کم وزن اور مضبوط ہیں۔

اس کے علاوہ مدرسہ عسکریہ چیتاپور کے کھادی اور دیگر پارچہ کے نمونے بھی موجود تھے۔

اسٹیٹ مشہور الملک میں بالکنڈہ کا فرنیچر اور کھلونے قابل دید ہیں۔ پاینا پیٹ جاگیر کا پارچہ اور ریشمی کپڑا بہت نفیس تھا۔

سمستان پالونچہ کے معدنی و صحرائی پیداوار موجود تھی۔ گونڈوانہ تہذیب کے دلچسپ اشیاء بھی نمایش میں رکھے گئے تھے۔ جن میں گونڈوں کے تیار کردہ تیر اور کمان بھی موجود تھے۔

پالونچہ ایک قدیم سمستان ہے جو گونڈوانہ علاقہ پر مشتمل ہے۔ یہاں صحرائی اقوام بکثرت ہیں اس سمستان کا رقبہ بارہ سو مربع میل ہے۔ جو صحرا اور کہسار سے گھرا ہوا ہے۔ اور جانب شمال دریائے گوداوری سے محیط ہے۔ اس علاقے کے صحرائی پیداوار میں ابرک سرمہ اور سلیٹ نمایش میں لائی گئی تھی۔ اور مختلف قسم کے فرنیچر کی لکڑیوں کے نمونے بھی رکھے گئے۔

مدور تعلقہ نرساپور اسٹیٹ نواب یسین علیخانصاحب میں دستی کاغذ تیار ہوتا ہے۔

کورٹ آف وارڈز نے آٹھویں نمایش میں پہلی دفعہ شرکت کی۔

جاگیردار نواب ماندور خاں صاحب لال گڑھی

لال گڑھی تعلقہ مرچل ضلع اطراف بلدہ میں واقع ہے۔ یہاں کے صناعوں کو ترقی دینے کے لئے نواب بہادر یار جنگ مرحوم نے گراں بہا خدمات انجام دیئے ہیں اس موضع کا ایک پارچہ باف مسمی یم بالیا صنعت پارچہ بافی کا نمایش میں اسٹال قائم کرتا ہے۔ اس کے پاس دستی ماگھ سے شیروانیوں ساڑیوں۔ دستیوں اور رومال کا بہترین کام کیا جاتا ہے۔ یم بالیا نے ۹ سال بیشتر اپنا کاروبار آغاز

کیا ہے۔ اس کے سرمایہ مشغولہ کی مقدار پانچ ہزار روپیہ ہے جس پر ساڑھے چھ فیصدی منافع حاصل ہوتا ہے۔ اس کے پاس جلاہوں کی تعداد آٹھ ہے۔ اس جاگیر میں پارچہ بافی کے علاوہ کمبل فرنیچر۔ تار کی دستی چھڑیاں بھی تیار ہوتی ہیں۔

قومی ادارے

ادارہ تربیت جنسی

ادارہ تربیت جنسی کے اغراض ومقاصد حسب ذیل ہیں۔

(۱) جنس سے متعلق موجودہ لاعلمی اور غیر صحیح حجاب کو دور کرنا۔

(۲) پبلک کے لئے عموماً اور نوجوانوں کے لئے خصوصاً جنسیات سے متعلق صحیح اور سائنٹفک معلومات بہم پہنچانا۔

(۳) متذکرہ معلومات کے عام کرنے کے لئے مناسب طریقے معلوم کرنا۔

(۴) موجودہ لاعلمی اور حجاب کے باعث جو لوگ جنسی امراض کا شکار ہو چکے ہیں۔ ان کے آلام کو کم سے کم حد تک گھٹانے اور جو خوش قسمتی سے ان سے پاک ہیں۔ انھیں محفوظ رہنے کے ذرائع اور طریقے تجویز کرنا۔

(۵) نوجوانوں کو ترغیب دینا کہ وہ جنسی معاملات پر بیباکی سے گفت وشنید ومباحثے کریں اور صحیح معلومات ومشورہ سے مستفید ہوں۔

(۶) بیاہ سے متعلق جنسی نقطۂ نگاہ سے مشورہ دینا اور معائنہ طبی قبل از شادی کی ترویج دینا۔ تاکہ ازدواج موجودہ پریشانیوں سے محفوظ اور ممکنہ مسرتوں سے مالا مال ہو سکے۔

ادارۂ تربیت جنسی گذشتہ تین سال سے قائم ہے۔ اپنے محدود وسائل کی حد تک، تعلیمی اور تبلیغی کام جو اس ادارے کے کاروبار کا جزو اعظم ہے شروع کردیا ہے۔ ادارہ ہذا گذشتہ نمائش مصنوعات ملکی کے دوران میں اپنے خدمات کو آگے بڑھانے کا بہت اچھا موقع ملا۔ تربیت جنسی کی ماویت۔ جنس کے غلط استعمال اور شرم وحیا کے غلط تصور کے عواقب کو مختلف چارٹس کے ذریعہ واضح کیا گیا۔ امراض جنسی کی تباہ کاریاں اور اس سے متعلق اعداد وشمار ان کے پھیلنے اور بچاؤ کے طریقہ کی چارٹس اور شخصی طور پر وضاحت کی گئی۔

اس ادارہ کی رکنیت بغیر کسی فیس کے ہر وہ شخص حاصل کر سکتا ہے۔ جس کو تربیت جنسی

عابد پینٹنگ ورکس

جام باغ روڈ۔ معظم جاہی مارکٹ حیدرآباد دکن

میں

سین بورڈ۔ ہورڈنگ و گلاس پینٹنگ سینما سلائیڈ۔ ڈرائنگ و چوبی حروف قلمی فوٹو۔ سینریز وغیرہ کا کام گیارنٹی اور وعدہ پر کیا جاتا ہے۔

نو سال سے بہ اجازت مجلس نمائش احاطۂ نمائش میں اسٹال کے بورڈ پینٹنگ و ڈیکوریشن کا کام بھی اطمینان بخش کیا گیا۔ اس سال مشہور آرٹسٹ کام کر رہے ہیں۔ امید کہ ہمارے خدمات حاصل فرمائیں گے۔

پروپرائٹر۔ فصیح اینڈ برادرس فرزندان عابد آرٹسٹ



ہندوستان اگربتی

معطر دل پسند اور دیرپا خوشبو والی

اسلامیہ اگربتی ورکس سکندرآباد دکن

کے مقاصد سے دلچسپی ہو۔ اور اس پر صرف یہ فرض عائد کیا جاتا ہے کہ وہ ادارہ ہذا کے طے شدہ اور مقبولہ اصول کی خود بھی پابندی کرے اور اپنے دائرہ اثر میں اس کا پرچار کرے تاکہ تربیت جنسی کی زیادہ سے زیادہ ترویج ہو سکے۔

ادارہ تربیت جنسی کے اعزازی معتمد ڈاکٹر عبدالحی صاحب ہیں۔ یہ ادارہ بشیر باغ روڈ بلدہ حیدرآباد میں واقع ہے۔

انجمن اسلامیہ

انجمن اسلامیہ کے معتمد محمد عبدالعزیز خاں صاحب ہیں۔ آپ نے مختلف اضلاع سرکار عالی میں انجمن ہائے اسلامیہ قائم کئے ہیں۔ انجمن ہائے اسلامیہ کے سات سو مدارس ہیں جن کے منجملہ (۲۳) صنعتی مدارس ہیں۔ ان صنعتی مدارس کا سالانہ خرچہ چھ ہزار روپیہ سالانہ ہے۔ مدارس کے ساتھ اقامت خانے بھی موجود ہیں۔ صنعتی مدارس میں چرم سازی۔ خیاطی۔ نجاری۔ آہنگری۔ پارچہ بافی اور ابری سازی کا کام سکھایا جاتا ہے ان مدارس میں استعمال کے لئے صرف رنگین چمڑا بیرون مملکت سے درآمد کیا جاتا ہے۔

اس انجمن کے مدارس سے بلالحاظ مذہب وملت استفادہ کی عام اجازت ہے۔ یہ انجمن دس بارہ سال سے خاموشی کے ساتھ دیہات میں تعلیمی اور اصلاحی کام کر رہی ہے۔

"انجمن امداد باہمی قرضہ بلاسودی سررشتہ بندوبست"

بے سودی انجمن جو کچھ کر سکتی ہے۔ اس کے متعلق صرف اس قدر کہنا کافی ہوگا کہ سررشتہ بندوبست کی انجمن نے اپنا سرمایہ صرف حصص کے ذریعہ ایک لاکھ پچاس ہزار روپیہ تک پہنچالیا ہے جس کی وجہ سے سود سے اس دفتر کو نجات مل گئی۔ اب ماہانہ چھ سات ہزار روپیہ تک قرضہ ایصال کرتے ہیں۔ اور اب تک سات لاکھ روپیے سے زاید روپیہ بلا سودی قرضہ میں دے چکے ہیں۔

اس انجمن کی کارگزاری کے متعلق سررشتہ امداد باہمی کی سالانہ رپورٹ بابتہ ۱۳۵۰ف میں حسب ذیل تذکرہ کیا گیا ہے۔

"سرکار عالی دلچسپی کے ساتھ محکمہ بندوبست کے ملازمین کی انجمن کی ترقی کو نوٹ کرتی ہے جس کی رہنمائی اس کے صدر مولوی غوث محی الدین صاحب سیولیین فرمارہے ہیں۔ اور اس انجمن کی خصوصیت یعنی کاروبار کے بلا سودی ہونے کے متعلق دیگر دفاتر کی انجمنوں کو ترغیب دلاتی ہے۔ کیونکہ کسی انجمن قرضہ امداد باہمی کا صحیح مقصد یہی ہے کہ کفایت شعاری کی حوصلہ افزائی اور اپنے

ارکان کی خدمت ہو نہ کہ نفع اندوزی عمل میں لائی جائے۔"

اس انجمن شرکار کی تعداد ۱۰۵۸ ہے۔ انجمن کا ہر حصہ (۱۰مغنمہ) کا ہوتا ہے جو ۱۲۰ ماہ میں مکمل ہوتا ہے۔ اب حصص میں ایک لاکھ تیس ہزار جمع ہیں۔

اس انجمن کی جانب سے تجارت بھی کی جاتی ہے۔

انجمن کے میر مجلس مولوی غوث محی الدین صاحب ایچ۔ سی۔ ایس اور معتمد محمد حبیب اللہ صاحب بی۔ اے (عثمانیہ) مددگار ناظم لینڈ ریکارڈز ہیں۔

انجمن انسداد بے رحمی جانوران

اس انجمن کا مقصد یہ ہے کہ جانوروں کو اذیت و تکلیف رسانی سے محفوظ رکھا جائے۔ ہندوستان میں مویشیوں اور جانوروں کی کثرت ہے۔ اس لحاظ سے ایسی انجمن کا قیام یہاں کے حالات کے لحاظ سے بہت ضروری ہے۔ اس ادارہ کا صدر دفتر سلطان بازار میں واقع ہے۔

نواب سالار جنگ بہادر اس انجمن کے صدر نشین ہیں۔

گذشتہ چار سال سے اس انجمن کا اسٹال نمائش میں قائم ہو رہا ہے۔ اس سے ادارہ کے پرچار کا اچھا موقع حاصل ہوتا ہے۔

انجمن خادم المسلمین

انجمن خادم المسلمین کا قیام ۱۳۲۳ھ میں عمل میں آیا اور مختلف صنعتی شعبہ جات اس انجمن کے زیر نگرانی قایم کر کے متعدد نونہالان قوم و یتیم لڑکوں کو صنعتی تعلیم دی جا رہی ہے۔ ان طلبا کو روزگار سے لگایا گیا ہے جو اطمینان اور فارغ البالی کے ساتھ اپنی زندگی بسر کر رہے ہیں

انجمن خادم المسلمین کی قانون کمپنی سرکار عالی کے دفعہ ۲۶ کے تحت رجسٹری عمل میں آئی ہے اس کی ذمہ داری محدود ہے۔ اراکین کی تعداد غیر معین ہے۔ سرمایہ مشغولہ پر پانچ فیصدی منافع حاصل ہوتا ہے۔ اراکین انجمن پر کوئی منافع تقسیم نہیں کیا جاتا۔ بلکہ تمام منافع انجمن کے سرمایہ میں مشغول کر دیا جاتا ہے۔ سرمایہ مشغولہ کی مقدار ۵۶ ہزار روپیہ ہے۔

مدرسہ صنعت و حرفت انجمن خادم المسلمین کا چیگوڑہ میں عنبر پیٹھ روڈ پر پانچ ایکڑ اراضی پر قائم ہے ایک خوبصورت مسجد بھی تعمیر کی گئی ہے۔

اس مدرسہ میں ادبی تعلیم کے علاوہ صنعتی تعلیم مثلاً فرنیچر سازی۔ بیدبافی۔ نجاری۔ چرم سازی اور خیاطی بھی دی جاتی ہے۔

اس مدرسہ میں ایکسو دو طلبہ زیر تعلیم ہیں ۔ سررشتہ تعلیم صنعت وحرفت سرکار عالی کی جانب سے ماہانہ تین سو روپیے کی امداد دیجاتی ہے ۔ کاروبار سال میں ۳۱۰ دن اور روزانہ ۶½ گھنٹے کام کیا جاتا ہے ۔ اپنے فن کے سات ماہر اساتذہ مامور ہیں ۔ کچھ مشینری بھی اقساط پر خرید لگئی ہے آرڈر پر مال تیار کیا جاتا ہے ۔ دفاتر کے آرڈر فراہم کرنے کے لئے ان کو امداد کی ضرورت ہے ۔ اس ادارہ کا شوروم توپ کے سانچہ میں واقع ہے ۔ جس سے مال کی نکاسی ہوتی ہے ۔

مجلس نمائش کی منعقدہ نمائیشوں میں ابتدا سے شرکت کی جارہی ہے ۔ نمائش میں شرکت کی وجہ سے ان کے سامان کا پبلک کو علم ہوا ۔ آٹھویں نمائش میں دو ہزار روپیے کا سامان فروخت ہوا ۔ اس ادارہ کی جانب سے نظام ساگر کی اراضی میں ایک زرعی مدرسہ کا قیام عمل میں لایا گیا ہے ۔ جو ایک خوش آئیند چیز ہے ۔

انجمن خادم المسلمین کے بانی اور معتمد اعزازی مولوی سید قادر محی الدین صاحب قادری ہیں ۔

بہادر یار جنگ ٹکنیکل کالج

قائد ملت نواب بہادر یار جنگ مرحوم کی یادگار میں ایک عظیم الشان ٹکنیکل کالج حیدرآباد میں قائم کیا جارہا ہے ۔ اس کی نشر و اشاعت کے لئے یہ اسٹال قائم کیا گیا ۔

اس اسٹال میں کتب بھی رکھے گئے تھے ۔ جن میں تاریخ مجلس اتحاد المسلمین اور مختصر سوانح قائد ملت قابل تذکرہ ہے ۔

اس ادارہ کو قانون رفاہ عام کے تحت رجسٹر کرادیا گیا ہے ۔

ڈاکٹر رضی الدین صاحب صدیقی اس ادارہ کے اعزازی معتمد ہیں ۔

یتیم خانہ انیس الغرباء

انیس الغرباء کا افتتاح ۱۳۳۱ف میں دو یتیموں سے عمل میں آیا ۔ ایکسال تک ذاتی اخراجات سے چلایا گیا ۔ اس کے بعد چندوں پر اجرائے کار ہوتا رہا ۔ اس کا مقصد یہ تھا کہ پبلک میں قوت عمل اور روح آزادی پیدا کی جائے ۔ اور پبلک خیرات کو منظم طور پر لگایا جائے اس لئے پبلک امداد پر کام چلانے کا تہیہ کیا گیا ۔ باوجود شدید دشواریوں کے جو عام جمود کی وجہ سے پیش آتی رہیں ۔ سرکاری امداد قبول نہیں کی گئی ۔

۱۳۴۰ف میں شعبہ زنانی بھی کھولا گیا ۔ یتیم خانہ میں مذہبی ۔ جسمانی اور صنعتی تعلیم خصوصاً تجارتی اور بید بافی کی تعلیم دیجاتی ہے ۔ صدہا لڑکے تعلیم سے فارغ ہوکر کام پر لگ گئے ہیں ۔ کسی نہ

کسی ہنر میں یا تو دوکان چلا رہے ہیں یا دوکان پر اُجرت سے کام کر رہے ہیں۔ سرکاری صنعتی مدارس میں بھی مامور ہیں۔ سرکاری افواج میں مستری اور فٹر ین کی خدمت انجام دے رہے۔ انیس الغربا میں لاوارث اور نادار لڑکیوں کی شادیاں بھی اس یتیم خانہ کے طالب علموں یا بیرونی لڑکوں سے ہوئیں۔ یتیم خانہ کی یہ شادیاں پبلک پر ایک خاص اثر ڈالتی ہیں۔

نمائش مصنوعات ملکی میں یہاں کے ساختہ فرنیچر خصوصاً۔ بید کا فرنیچر اور چرم سازی کو خاص اہمیت حاصل ہے۔

۱۶۰ لڑکے اور ۴۰ لڑکیاں یتیم خانہ میں موجود ہیں۔

خواجہ بدرالدین صاحب اس یتیم خانہ کے معتمد ہیں۔

حیدرآباد ایجوکیشنل کانفرنس (انجمن ترقی تعلیم حیدرآباد دکن)

حیدرآباد ایجوکیشنل کانفرنس کا نشو ونما ۲۸ / اردی بہشت ۱۳۲۳ف سے ہوا اور ۲۴ / فردی ۱۳۲۳ف کو اس کا پہلا اجلاس حیدرآباد کے محبوب ٹاون ہال میں منعقد ہوا۔

حیدرآباد میں قومی و ملکی اداروں مثلاً مدارس ادبی انجمنوں وغیرہ کے قیام کا سلسلہ ستر اسی سال سے نظر آرہا ہے۔ لیکن کانفرنس سے قبل کسی ایسی اجتماعی جد و جہد کا نشان نہیں ملتا۔ جس کا مقصد بلا لحاظ مذہب و ملت تمام ممالک محروسہ کی عام صلاح و فلاح خاص کر تعلیمی صلاح و فلاح ہو۔ اور ملکی علم و عمل کی طاقت کو دعوت دے اور اس کی وجہ سے ملک کی عظمت میں اضافہ ہو۔

ملک کی تعلیم ملک کے ہی قبضہ میں رہنے۔ بیرونی جامعہ کی غلامی سے نجات ملنے۔ ملک کی تعلیم ملک کی ضروریات پر مبنی رہنے اور برطانوی ہند میں جو درجہ انگریزی زبان کو تعلیمی حیثیت سے دیا گیا ہے وہ اردو کو ملنے کا منصوبہ اس کانفرنس کے ذریعہ قوت پکڑتا ہے اور وہ سررشتہ تعلیمات کا پروگرام بنجاتا ہے۔

کانفرنس کے کاموں میں اس کا عام اجلاس ایک اہم حیثیت رکھتا ہے۔

کانفرنس کا دوسرا اہم کام اصولی مسائل تعلیم میں اظہار رائے اور استدعائے اصلاح ہے۔

کانفرنس کا تیسرا اہم کام تقسیم وظائف ہے۔ جو اعلیٰ تعلیم کے لئے شریف گمنام اور غریب افراد کو دیئے جاتے ہیں۔ ابتک کانفرنس نے ایک لاکھ روپیہ سے زائد کی امداد ۶۰۰ طالبان علم کو اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لئے اخفائے نام اور عزت نفس کو خفیف ناگواری پہنچائے بغیر دی ہے۔ کانفرنس

کے ذظایف کے ذریعہ قابل افراد تعلیم کی تکمیل میں بر وقت اس طرح مدد مل گئی کہ وہ خود کو سوسائٹی کا بہتر فرد بنا سکے۔ بعض امداد یاب اس خفیف بر وقت امداد سے حکومت یا پبلک میں بلند مقام حاصل کر سکے۔ تقسیم وظایف کا کام ایک سب کمیٹی کے ذریعہ جس میں بہتر اور بلا رعایت کام کرنے والے افراد شامل ہیں چلتا ہے۔ وظایف بلا لحاظ مذہب و ملت بلا رعایت محض ضرورت کو مد نظر رکھکر دیئے جاتے ہیں۔ یہ تعلیمی امداد بطور قرض حسنہ دی جاتی ہے کہ بعد فراغ و حصول ذرائع معیشت یکمشت یا باقساط مناسب ادائی کر دی جائے۔

ہر سال تعلیمی امداد کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے۔ فی الوقت اس کی ماہانہ رقم امداد ۱۲ سو روپیے سے زائد ہے۔

ایجوکیشنل کانفرنس کے صدر مولوی محمد عبد الرحمٰن خاں صاحب پرنسپل کلیہ جامعہ عثمانیہ وظیفہ یاب اور معتمد مولوی حافظ محمد مظہر صاحب مدیر اخبار صحیفہ ہیں۔

حیدرآباد بنک لمیٹیڈ

مینیجنگ ڈائرکٹر محمد عبد الرحیم صاحب یل یل بی۔ ایڈوکیٹ۔ پتہ نظام شاہی روڈ حیدرآباد دکن۔ سرمایہ منظورہ ۲۵ لاکھ روپیے۔ سرمایہ وصول شدہ ۲ لاکھ روپیے۔ رقوم امانتی ۹ لاکھ ۱۳ ہزار قرضہ جات عطا کردہ ۸ لاکھ ۸۰ ہزار۔ رقوم جو منافع پر لگائے گئے ہیں ایک لاکھ ۶۵ ہزار۔ تعداد کھاتہ داران ۳۵۰۰ تعداد ملازمین بنک ۵۴۔

آٹھویں نمائیش میں دی حیدرآباد بنک لمیٹیڈ کا اسٹال پہلی دفعہ قائم ہوا۔ اس سے شاعوں اور عوام کو بنک کاری کی کافی سہولتیں حاصل ہوئیں۔

اس اسٹال میں حالی کلدار کا تبادلہ کیا جاتا اور چلر دیا جاتا ہے۔ چلر کے لئے کسی قسم کا کمیشن نہیں لیا جاتا۔

بنک میں کھاتہ کھولنے کے متعلق قواعد سے بھی عوام کو روشناس کرایا جاتا ہے۔

عثمانین کی تالیفات اور تراجم

عثمانین کے علمی کارناموں کو اجاگر کرنے کے لئے نمائیش میں ایک اسٹال قائم کیا جاتا ہے واضح ہو کہ ۱۳۴۳ف میں طیلسانین عثمانیہ کی پہلی کانفرنس جو منعقد ہوئی اس کے موقع پر کانفرنس کے ساتھ عثمانین کے تالیفات کی بھی ایک نمائیش منعقد کی گئی تھی۔ بعد میں بھی کانفرنس کے وقت یہ نمائیش متعدد مرتبہ منعقد ہوئی سنہ ۱۳۵۱ف کی کانفرنس کے موقع پر بھی جو چودھویں کانفرنس تھی یہ نمائش منعقد ہوئی۔

یہ اسٹال نمائش انھیں تالیفات و تراجم پر مشتمل ہوتا ہے جو کتب خانہ انجمن طیلسانین عثمانیہ اور مجلس نمائش میں محفوظ ہیں یہ صحیح ہے کہ کتب خانہ میں عثمانین کی تالیفوں کا مقدبہ حصہ ابھی فراہم ہوتا ہے توقع ہے کہ مولفوں کی توجہ سے باقی کتابیں بھی جلد وصول ہوجائیں گی تاکہ فرزندان جامعہ عثمانیہ کی قلمی کاوشیں ایک مرکز پر جمع رہیں اور ان سے ہر ضرورت مند باسانی مستفید ہو سکے او ضروری فہرستیں مکمل حالت میں مختلف ضرورتوں کیلئے مہیا رہیں ۔

کوآپریٹیو شوروم

کوآپریٹیو شوروم کے مالک مسٹر ایل ۔ یم سادلے ہیں جو شاہراہ عثمانی حیدرآباد دکن میں واقع ہے ۔ ان کا کوئی کارخانہ نہیں ہے ۔ البتہ ملک کی صنعتی اور زرعی اشیاء کو بیرون مملکت فروخت کرنے کا انتظام کیا جاتا ہے ۔ مسٹر ایل یم سادلے کے پیش نظر یہ امر ہے کہ دس لاکھ روپیہ کے مشترکہ سرمایہ سے ایک کمپنی قائم کی جائے اور ملکی اشیاء کو اندرون او بیرون ملک نکاسی کا انتظام کیا جائے

نظامیہ ہومیوپیتھک کالج (عثمان شاہی) حیدرآباد

اس ادارے کے بانی ڈاکٹر محمد عبدالکریم صاحب ہیں اس کا قیام ۱۳۳۰ف میں ہوا اس کے اغراض ومقاصد حسب ذیل ہیں

(۱) ملک کے نوجوانوں کو طب ہومیوپیتھک کی تعلیم دینا اور امتحان لے کر اسناد عطا کرنا مختلف مقامات پر دواخانہ قائم کروانا ۔ چنانچہ ۱۳۵۳ف تک اس ادارے سے ساڑھے چار سو سے زائد طلبہ نے کامیابی حاصل کی اور مختلف مقامات پر دواخانے قائم کئے ۔

(۲) ہومیوپیتھک طریقہ علاج کا عوام میں پرچار کرنا ۔ غربا کا مفت علاج کرنا اور امراض متعدی کے زمانہ میں دوائیاں مفت تقسیم کرنا ۔ چنانچہ اس ادارے کے ڈاکٹر اضلاع ممالک محروسہ سرکار عالی کے دورے کرتے ہیں اور غریبوں اور نادار وں کا طبی معائنہ کرکے مفت علاج کرتے ہیں ۔ اس ادارے کا ایک ہومیوپیتھک بورڈ بھی ہے ۔ سفری دواخانہ میں بارہ ادویات محفوظ کئے گئے ہیں یہ بارہ ادویات ۹۲ امراض میں مفید ہیں جو ہر گھر اور دیہی طبی خدمات کے لئے موزوں ہیں ۔

ادارہ ہذا میں جڑی بوٹیوں اور معدنیات سے جو ملک میں کثیر مقدار میں دستیاب ہوتے ہیں ہومیوپیتھک ادویات تیار کئے جاتے ہیں ۔

اس ادارے کا نصاب ایک سالہ ہے اور فیس ماہانہ تین روپیہ ہے ۔ یہاں ایل یم ۔ ایچ یم پی ۔ یم اور ڈی ایچ کے ڈپلومے کامیاب طلباء کو دیئے جاتے ہیں ۔

یہ ادارہ اکثر میلوں اور جاترائوں میں سفری دواخانہ کے ذریعہ مفت علاج کرتا ہے۔
اس ادارے نے آٹھویں نمائش مصنوعات ملکی میں بھی ایک فری ڈسپنسری قائم کی تھی

مدرسہ عثمانیہ صنعت و حرفت نامپلی

مدرسہ عثمانیہ صنعت وحرفت نامپلی ایک قدیم خانگی مدرسہ ہے جس کو محمود حسین صاحب جاگیردار نے نامپلی بلدہ حیدرآباد میں قائم کر رکھا ہے۔ یہ مدرسہ ایک کمیٹی کی نگرانی میں چلایا جارہا ہے زمانہ سابق میں اس مدرسہ کی جانب سے صنعتی نمائیشوں کا انعقاد عمل میں آیا کرتا تھا۔

سررشتہ تعلیم صنعت وحرفت کے قیام سے پہلے اس مدرسہ کو سات سو روپیہ ماہانہ امداد ملتی تھی اس کے بعد مدرسہ سرکاری نگرانی میں لے لیا گیا۔ لیکن بانی مدرسہ نے سرکاری نگرانی کے بجائے اپنے اہتمام ہی میں مدرسہ جاری رکھنے پر اصرار کیا جس کی وجہ سے مدرسہ کی امداد بند کردی گئی

اس صنعتی مدرسہ میں آہنگری۔ فرنیچر سازی۔ بیدبانی۔ پارچہ بافی اور نجاری کی تعلیم دی جاتی ہے۔ اس مدرسہ کے طالب علم سرکاری صنعتی مدارس اور دوسرے کارخانوں میں اعلیٰ خدمات پر مامور ہیں۔

مدرسہ عثمانیہ صنعت وحرفت میں طلباء کی تعداد ۱۲۰ ہے۔ ہر فن کے لئے علیحدہ علیحدہ معلم موجود ہیں۔ یہاں کی تیار شدہ اشیاء فروخت کردیجاتی ہیں جو پائدار اور دیدہ زیب ہوتی ہیں ابتدا سے نمائش مصنوعات مملکت آصفیہ میں شرکت کی جارہی ہے۔ اور تیار شدہ مال کی اچھی نکاسی ہوجاتی ہے۔

مدرسہ فیض لنسواں صنعت و حرفت

مدرسہ فیض لنسواں صنعت وحرفت کا قیام ۱۳۴۵ف میں عمل میں آیا۔ یہ مدرسہ محلہ ٹاٹی کوکہ بلدہ حیدرآباد میں واقع ہے۔ سررشتہ تعلیم صنعت وحرفت سرکار عالی کی جانب سے اس مدرسہ کو ماہانہ ایک سو روپیہ کی امداد دی جاتی ہے۔ بانی مدرسہ شریف النساء بیگم اپنے ذاتی سرمایہ سے اور اصحاب خیر کے چندوں سے اس مدرسہ کو چلارہی ہیں۔

مدرسہ ہذا میں لڑکیوں کو علمی تعلیم کے علاوہ خیاطی کارچوبی اونی سوتی اور کامدانی کا کام سکھایا جاتا ہے۔ رنگوائی اور چھپوائی کا کام بھی کیا جاتا ہے۔ ہوزیری اور قربانی کی بھی تعلیم دی جاتی ہے۔ اس مدرسہ میں عورتوں اور لڑکیوں کی تعداد ۵۰ ہے۔ تعطیلات بہت ہی کم دیجاتی ہیں

روزانہ چھ گھنٹہ کام کیا جاتا ہے۔ تیار شدہ مال کی نکاسی دوکان محمدیہ آرٹ مشین واقع لاڈ بازار کے ذریعہ ہوتی ہے۔

اضلاع اورنگ آباد، پربھنی اور ورنگل سے ایجنٹ آکر مال لے جاتے ہیں مال کی نکاسی میں آرڈر قلیل تعداد میں ہونے سے سامان پڑا رہتا ہے۔ خاص خاص مواقع مثلاً نمائش مصنوعات ملکی میں نکاسی کثیر تعداد میں ہوتی ہے۔ انتہائی کوشش کی جارہی ہے کہ ڈیزائن اچھے تیار کئے جائیں اور بیرونی مال کے مقابلہ میں خوبی پیدا کی جائے۔ بانی مدرسہ قرضہ یا امداد کے طالب ہیں تاکہ صنعتی مدرسہ کو وسعت دی جاسکے اور غریب طالبات کو اس مدرسہ میں شریک کرائیں۔ مجلس نمائش کی منعقدہ نمائشوں میں گذشتہ سات سال سے شرکت کی جارہی ہے۔ گذشتہ سال ایک ہزار روپیہ کی مالیت کا سامان فروخت ہوا۔

مجلس نمائش کی جانب سے ہر سال اس ادارہ کو رقمی امداد دیجاتی ہے۔

سرکاری سررشتہ جات

سررشتۂ آبکاری

سررشتۂ آبکاری سرکار عالی کے قیام سے پہلے اس سررشتہ کو بدعت کی کچہری کہتے تھے ۔ ۱۲۹۲ف میں سررشتۂ آبکاری کا قیام عمل میں آیا ۔ اس سررشتہ کے اسٹال میں یہ بتایا جاتا ہے کہ کس طرح الکوہل سے مختلف ادویات تیار کی جاتی ہیں ۔ تاڑ کو کن کن صنعتی اغراض کے تحت کام میں لایا جاسکتا ہے اور کس طرح رفتہ رفتہ منشیات کے استعمال کو کم کیا جارہا ہے ۔ اس اسٹال میں جو اشیاء رکھے جاتے ہیں ان کو تفصیل حسب ذیل ہے ۔

(۱) تصاویر د گراف :-

(۱) محاصل و کھپت مسکرات

(۲) دوکانات سیندھی قدیم و جدید

(۳) عمل خفیہ کشید شراب

(۲) شراب :-

(۱) شراب دیسی ساختہ گل مہوہ و مختلف اقسام

(۲) شراب دیسی ساختہ بطرز ولایتی ہمہ اقسام

(۳) نمونہ جات اشیاء

(۱) گل مہوہ (۳) گرہ تاڑ

(۲) گرہ سیندھی (۴) صابن ساختہ از روغن مہوہ

(۴) اشیاء ساختہ از برگ ہائے تاڑ و سیندھی :

(۱) دسترخوان (۲) سوپ (۳) بوریہ (۴) رسی (۵) پنکھا

(۶) چٹائی (۷) جھاڑو (۸) ٹوکرا (۹) پٹاری (۱۰) چھپے

(۱۱) جھولا (۱۲) ٹوپی (۱۳) کھلونے

(۵) اشیاء ساختہ ازچوبینہ تاڑ:-

(۱) شہتیر (۲) نالی (۳) ریپر (۴) دستی چھڑی۔ (۵) رول (۶) پادان۔

(۶) اشیاء متعلقہ تمباکو:-

(۱) سگریٹ (۲) سگار (۳) چیرٹ (۴) بیڑی (۵) گڑاکو (۶) زردہ (۷) قوام (۸) ناس (۹) برگ تمباکو

ناظم سررشتہ ہوا میر محبوب علی خان صاحب ایچ۔سی۔ایس۔ ہیں۔

سررشتۂ آثار قدیمہ

سررشتہ آثار قدیمہ کا قیام ۱۹۱۴ء میں آیا تاکہ اجنٹہ و ایلورہ کی بین الاقوامی شہرت رکھنے والے یادگاروں کو محفوظ رکھا جاسکے۔ اس سررشتہ کا بنیادی کام یہ ہے کہ قدیم یادگاروں کو محفوظ رکھا جائے۔ ان مقامات کی کھدائی اور پیمائش کی جائے جو سابقہ تاریخ پر روشنی ڈال سکیں۔ قدیم اشیاء مثلاً مخطوطات۔ پینٹنگ۔ سکے۔ ہتھیار وغیرہ جمع کئے جائیں۔

سررشتہ آثار قدیمہ نے اپنی اس پالیسی کے مطابق ممالک محروسہ کی یادگار قدیم عمارتوں کا تحفظ کیا کھدائی اور پیمائش کے ذریعہ اہم تاریخی اور مذہبی عمارتوں کا کھوج لگایا تاکہ قدیم ترین زمانہ کی ابتداء سے اس ملک کی سیاسی۔ ثقافتی اور معاشی تحریکات کا مطالعہ اور تحقیقات کی جاسکے۔

کھنڈاپور میں دو ہزار سال قدیم جو شہر دریافت ہوا ہے اس کی برآمد شدہ اشیاء کا مظاہرہ نمائش مصنوعات ملکی میں کیا گیا جس سے دکن کی قدیم صنعتوں کا عینی مشاہدہ ہوا۔ اس کے علاوہ مسکی ضلع رائچور کی حاصل شدہ اشیاء کی بھی نمائش کی گئی تھی۔ مسکی کی کھدائی سے برآمد شدہ چیزیں دکن کے ماقبل تاریخ تمدن کا پتہ دیتی ہیں۔ یہاں کی سب سے قدیم صنعت پتھر کے آلات بنانے کی ہے۔ انسان لوہے یا دوسری اور دھاتوں کے آلات بنانے سے پہلے آلات بنانے کی صنعت جب درجہ کمال پر پہونچ چکی تھی مسکی کے رہنے والے۔ قدیم انسان نے دوسرے پتھر کی تلاش کی جو مسکی کے قریب دیواروں میں ثبت کیا ہے۔ یہ پتھر عقیق کی قسم کا ہوتا ہے۔ مسکی میں چند ثابت سیپیاں بھی ملی ہیں جن سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ مسکی کے قدیم باشندوں کے ساحل کے لوگوں سے تجارتی تعلقات قائم تھے خام سیپ مسکی میں لاکر اس سے مختلف قسم کی اشیاء زیبائش تیار کی جاتی تھیں۔ مسکی میں مٹی کے

بنانے کی صنعت بھی موجود تھی ۔ یہاں کے بعض مقامات میں حجری آلات کے ساتھ مٹی کے ٹھیکرے بھی ملے ہیں ۔ قدیم مسکی میں کثرت سے ایسے مقام دریافت ہوئے ہیں جہاں سونا اور لوہا گلانے اور صاف کرنے کے آلات موجود تھے ۔ مسکی اور اس کے اطراف کے علاقوں میں سررشتہ آثار قدیمہ نے ایسے مقامات بھی دریافت کئے ہیں جہاں شیشہ سازی کی صنعت جاری تھی جن میں حسب ذیل قابل ذکر ہیں ۔ قطب شاہی دور کے برتن اور اس کے آندھرا دور کے مٹی کی مہریں ، کاچل بنڈہ ضلع نلگنڈہ کے آہنی دور کے برتن ۔ گولکنڈہ سے برآمد شدہ مشعل کا پیتلی سامان اور تیل کے ناپ ۔

سررشتہ آثار قدیمہ کے تحت ایک عجائب خانہ بھی موجود ہے ۔ جہاں آرٹ کرافٹ اور سکہ جات کے نادر نمونے موجود ہیں ۔ ان نادر اشیاء کو بھی نمائش مصنوعات ملکی میں نمایاں کیا گیا تھا ۔ مولوی خواجہ محمد احمد صاحب ایم ۔ اے ۔ ایل ایل ۔ بی (عثمانیہ) سررشتہ آثار قدیمہ کے انچارج ناظم ہیں ۔

سررشتہ آرایش اضلاع

اضلاع حیدرآباد کے شہروں اور قصبوں کے آئندہ پھیلاؤ اور درستگی کی غرض سے محکمہ مالگزاری نے شہری تشکیل اور آرایش اضلاع کا سررشتہ حکومت مقامی کے تحت قائم کیا ہے ۔ جو تقریباً دس سال سے اس اہم خدمت میں سرگرم عمل ہے ۔ یہ ظاہر ہے کہ مدت دراز سے ہندوستان کے اور شہروں کی طرح ہمارے اضلاع کے شہروں اور قصبوں میں بھی بغیر کسی اصول حفظان صحت کے رہائشی مکانوں ، منڈیوں اور کارخانوں کے قیام کی وجہ سے بڑا نقصان ہو رہا ہے لیکن جس طرح ہندوستان کے دیگر شہروں نے تشکیل شہری اور آرائش کے کاموں کو اپنے فرائض منصبی میں داخل کر لیا ہے ۔ اس طرح حکومت حیدرآباد نے بھی اضلاع و قصبات کے گندے مکانوں تنگ و تاریک راستوں کو کشادہ کرنے کے لئے اور آئندہ کے بڑھتے ہوئے ضروریات کے مدنظر شہروں کے منظم پھیلاؤ اور درستگی کی جانب ایک کامیاب اقدام کیا ہے ۔ اور دس سال کے اندر اندر مملکت کے اضلاع میں کئی سو اسکیموں کو کامیابی کے ساتھ روبہ عمل لایا گیا ہے ۔ اور ہنوز متعدد اسکیمیں زیر ترتیب ہیں ۔

اس سررشتہ کی ذمہ داریوں اور فرائض کو تین اجزا میں تقسیم کیا جاسکتا ہے جس کی اکثر تفصیلات نمائش مصنوعات ملکی میں رنگین نقشوں اور ماڈلس کے ذریعہ پیش کی جاتی ہیں

(۱) نئے شہروں کا بسانا جیسے عادل آباد یا لونچہ کے تجاویزہ کارخانہ کاغذسازی سرپور، توسیع آبادی گلبرگہ - کھمم - کریم نگر - ناندیڑ - نظام آباد - اورنگ آباد - جالنہ - بیڑ - لاتور پربھنی - اور مومن آباد میں قدیم آبادیوں کو درست کرنے کے علاوہ توسیع کی اسکیموں کو مرتب کیا گیا ہے، اور ان کو پایۂ تکمیل پر پہونچایا جارہا ہے۔

(۲) کپاس اور غلہ کی منڈیوں کی درستگی اور ان کو ازسرنو دوسرے مقامات پر حفظان صحت کے تحت تعمیر کیا کرنا ہے - ان کی مثالیں لاتور - جالنہ - گلبرگہ - نظام آباد - بودھن - عادل آباد اور محبوب نگر میں موجود ہیں ۔ اس پر ایک کروڑ روپیہ سے زیادہ مصارف عائد ہوئے ہیں اس سے ایک طرف تو شہروں کی رونق اور صحت میں کافی ترقی ہوگی تو دوسری طرف تجارت میں اضافہ ہوگیا ہے

(۳) جدید گرنیوں اور کارخانوں کے لئے رقبوں کا مختص کرنا اور ان کیلئے نقل وحمل اور تجارتی سہولتوں کو فراہم کرنا ہے - اس کے علاوہ اضلاع عثمان آباد - پربھنی - ورنگل اور نظام آباد کے تنگ بازاروں اور راستوں کو وسعت دینے کے لئے کثیر صرفہ سے مکانات کو حاصل اور منہدم کیا گیا۔ ان راستوں کو مانع گرد بنایا گیا ۔ اور برقی روشنی سے آراستہ کیا گیا ہے۔ سرکاری عہدہ داروں کے قیام گاہوں، غربا اور مزدوروں کے رہائش گاہوں اور متوسط طبقہ کے لوگوں کے مکانوں کے لئے رقبوں کا انتخاب اور ان کی تعمیر اس سررشتہ کی جانب سے ہو رہی ہے جو اپنی نوعیت کے اعتبار سے ایک اہم کام ہے اس اسٹال کے ماڈلس کی تفصیل حسب ذیل ہے

(۱) اعظم جاہی ملز ورنگل۔ (۲) مرکز بہبودی اطفال (۳) مسافر بنگلہ ڈنڈی پراجکٹ (۴) جدید آبادی اکبر نگر ضلع نظام آباد - (۵) بازار جالنہ (۶) مارکٹ آفس عادل آباد (۷) مکان برائے کاشتکار (۸) ٹاؤن ہال گلبرگہ۔

ٹاؤن پلانر حکومت مقامی مولوی فیاض الدین صاحب ہیں۔

سررشتہ آرائش بلدہ

بلدۂ حیدرآباد کی عام آرائش و اصلاح کے واسطے تجاویز عمل میں لانے، گنجان

رقبوں کو کشادہ کرنے اصول حفظان صحت کے لحاظ سے امکنہ تعمیر کرنے اور افتادہ اراضیات کی تنظیم و تشکیل کی غرض سے ۱۹۱۲ء میں مجلس آرائش بلدہ قائم کی گئی۔

گذشتہ ۴۴ سال میں مجلس آرائش بلدہ کے کارہائے اصلاحی پر دو کروڑ پچاس لاکھ روپیہ سے زائد رقم صرف کی گئی۔

اس سررشتہ نے سب سے پہلے جو کام انجام دیا ہے وہ یہ ہے کہ رود موسیٰ کے ہر دو کناروں کو کارآمد اور خوشنما بنا دیا گیا ہے۔ جو سیرگاہوں کا کام دیتی ہیں۔ اس کے علاوہ ندی کے بازو چمن بندی کی گئی۔

غلیظ و کثیف آبادی کو پاک و صاف کرنے کا کام جاری ہے اس وقت تک ستر لاکھ روپیہ کے صرفہ سے تیس محلوں کی جن کا مجموعی رقبہ (۱۲۵۸) ایکڑ ہے اصلاح عمل میں آچکی ہے۔ مجلس آرائش بلدہ کے عمل سے غلیظ و کثیف آبادی کی اصلاح کے تحت جو باشندے بے خانماں ہوجاتے ہیں ان کی سہولتوں اور آسائشوں کے تحفظ کی غرض سے شہر کے اطراف افتادہ اراضیات حاصل کئے گئے ہیں، اور ان کی تنظیم کرکے قابل آبادی بنایا گیا ہے، اور پھر ان پر حفظان صحت کے اصول پر رہائشی امکنہ تعمیر کئے گئے ہیں جو سولہ روپیہ چار آنے ماہانہ سے لیکر ایک روپیہ ماہانہ تک کے کرایہ پر دیئے گئے ہیں۔ اس طرح ۱۸ مختلف مقامات پر (۴۰۰۰) مکانات ۵۰ لاکھ کے صرفہ سے تعمیر کئے گئے ہیں جس کے ذریعہ ۱۱۲۴۰ نفوس کی رہائش کا انتظام عمل میں لایا گیا ہے۔

طبقۂ تجار کی ضروریات کی تکمیل کی غرض سے پتھرگٹی کی سڑک کی توسیع کی گئی ہے جو تجارتی مرکز ہے۔ اور دوکانوں کی تعمیر سے آراستہ کیا گیا ہے۔ معظم جاہی مارکٹ کو بھی سررشتہ آرائش بلدہ نے تعمیر کیا ہے۔ بڑی بڑی سڑکوں کو مانع گرد بنایا گیا ہے اس کے علاوہ مرکزہائے بہبودی اطفال، کھیل کود کے آلات کی فراہمی کے ساتھ بچوں کے واسطے چمن، ادنیٰ طبقہ کی عورتوں کے واسطے حمام، بازی گاہیں اور باغ تعمیر کئے گئے ہیں۔ اور کم کرایہ کے مکانات فروخت کردیئے جارہے ہیں۔

سررشتہ آرائش بلدہ کی یہ مساعی باشندگان شہر کے سماجی اور اخلاقی، جسمانی حالات کی اصلاح میں بہت کچھ مؤید و معاون ہوئی ہیں۔ اب مملکت حیدرآباد کے دارالسلطنت کو ہندوستان کے دوسرے بڑے بڑے شہروں کے مقابلہ میں ترجیح

حاصل ہے۔
آٹھویں نمائش میں بی کلاس کے مکانات کے ایک ہی وضع کے دو ماڈل پیش کئے گئے تھے۔ ایک ماڈل صحیح استعمال کا ظاہرہ کر رہا تھا اور دوسرا غلط استعمال کا۔ سرکار عالی کا ان مکانات کی تعمیر سے یہ منشا ہے کہ غریب رعایا حفظانِ صحت کے ساتھ اپنی زندگی بسر کرے۔ اور مکان کو پاک صاف حالت میں رکھیں۔
نمائش گاہ میں ایک مکان تعمیر کیا گیا جو ایک دن میں تعمیر ہونے والا مکان کے نام سے موسوم کیا گیا۔ کیونکہ یہ مکان ایک ہی دن میں پائے سے چھت تک مکمل کیا گیا۔ اس کو سانچہ کے ذریعہ تعمیر کرتے ہیں۔ یہ مکان سیمنٹ۔ ریتی اور گچی سے بلا لوہے کے سلاخوں کے تیار کیا گیا ہے۔ اس کی دیواروں کا مندم چار انچ ہے۔ اور چھت کا مندم ڈھائی سے چار انچ ہے۔ اس کا پایہ سوا انچ ہے اس میں ایک کمرہ ایک سو مربع فیٹ کا ایک باورچی خانہ ۲۵ مربع فیٹ کا اور ایک ورانڈہ ہے۔ ہوا اور روشنی کا کافی انتظام ہے۔ اس کی لاگت سابقہ نرخوں کے لحاظ سے صرف تین سو روپئے ہے۔ یہ مکان دیہاتی لوگوں کے لئے تجویز کیا گیا ہے، جو پھوس کی جھونپڑیوں میں رہ کر بارش، جاڑا اور دھوپ کی تکالیف برداشت کرتے ہوئے زندگی بسر کرتے ہیں۔
بیت الخلاء۔ دیہات کے باشندے قریب کے میدان میں جھونپڑیوں کے اطراف رفع حاجت کرتے ہیں جس کی وجہ سے ہوا میں بدبو اور مضرت رساں گیاس شریک ہو کر ان کی صحت کو خراب کر دیتے ہیں اس کے لئے دیہات کی مناسبت اور دیہاتی اختیار سے بیت الخلاء تعمیر کیا گیا ہے۔ اس میں دو عدد مٹی کے انجن (گونی) اور بمبو استعمال کیا جاتا ہے۔ اس میں یہ خصوصیت ہے کہ خاکروب کی ضرورت نہیں رہتی۔ فضلہ خود بخود گل جاتا اور صاف پانی نکاس کی نالی سے خارج ہو جاتا ہے۔ اس کی تیاری میں صرف دس روپئے ایک آنہ خرچ ہوتا ہے۔
سررشتۂ آرائش بلدہ کے ناظم مسٹر چندو لال ہیں۔

سررشتۂ اطلاعات

۱۹۳۱ء میں سررشتۂ اطلاعات کا قیام اس غرض سے عمل میں آیا کہ حکومت اور پریس کے

درمیان الحاقی کام کیا جائے۔ یہ سررشتہ ایک طرف حکومت کو رائے عامّہ سے باخبر رکھتا ہے تو دوسری طرف پریس کو حکومت کے اہم کاموں سے واقف کراتا ہے۔ وقت بہ وقت کمیونکے، پریس نوٹس اور اعلانات شائع ہوتے ہیں۔ سررشتہ کی جانب سے ایک ماہوار رسالہ معلومات پانچ زبانوں میں شائع ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ سالانہ رپورٹ نظم و نسق بھی شائع کی جاتی ہے۔ مصنفوں، اخبار نویسوں اور کاروباری اشخاص کو بھی معلومات بہم پہونچائی جاتی ہیں۔ سررشتہ کی جانب سے پریس کانفرنس کا بھی انعقاد عمل میں آتا ہے۔

سررشتۂ اطلاعات کی جانب سے جنگ کی نسبت حقیقی واقعات کی اشاعت عمل میں لائی جاتی تھی۔ نازی تصویرات اور دوعددوں کی اصلی تصویر پیش کی جاتی تھی تاکہ پبلک میں صحیح قسم کا شعور عامہ پیدا کیا جائے۔ جنگی بانڈز کی خریدی اور ٹکنیکل سنٹرز کے لئے بھرتی میں اضافہ کرنے کی غرض سے نمائش میں نشر و اشاعت کی گئی۔

سررشتہ اطلاعات کی جانب سے ایک اسٹال جنگ کے پروپگنڈے کی غرض سے نمائش گاہ میں قائم کیا جاتا رہا۔ جس میں بتایا گیا کہ حیدرآبادی سرمایہ سے خریدکردہ جنگی جہاز ہوائی جہاز اور دیگر اسلحہ دشمن پر کاری ضرب لگانے میں کس طرح کامیاب رہے۔ چنانچہ اس کے ثبوت میں دشمن کے شکست خوردہ چیزوں کا عینی مشاہدہ کرایا گیا۔ ہینکل بمبار کے پتی اور ایک پیچ کی نمائش کی گئی جسے حیدرآبادی ہوائی دستہ نے پہلے پہل مار گرایا تھا۔ سررشتہ اطلاعات کے ناظم مولوی مرزا نجف علی خاں صاحب بی۔اے (آکسن) ہیں

سررشتۂ اعداد و شمار سرکارِ عالی

سنہ ۱۸۸۱ء سے بلدۂ حیدرآباد اور ممالک محروسہ سرکار عالی میں پہلے پہل خانہ شماری کا آغاز ہوا، اور نیز اندازی کا کام بھی اس کے ساتھ جاری ہوا۔ ۱۸۸۱ء سے مردم شماری کا کام آغاز ہوا۔

نمائش میں جو اشیاء لائے گئے تھے اُن کی تفصیل حسب ذیل ہے:

۱۔ ممالک محروسہ سرکار عالی کی خاص زبانوں کی صراحت ذریعہ تصاویر
۲۔ دور عثمانی کی صنعتی ترقی سنہ ۱۳۲۰ف تا ۱۳۵۲ف
۳۔ نقشہ صراحت اعداد و شمار مویشیان بابتہ سنہ ۱۹۲۰ء تا ۱۹۲۱ء

۴۔ متاہل اور غیر متاہل اور بیوگان کا تناسب۔

۵۔ نقشہ صنعتی مراکز ممالک محروسہ سرکار عالی۔

۶۔ تاریخ سررشتہ اعداد و شمار۔

۷۔ نقشہ زرعی اعداد و شمار

۸۔ نقشہ آبادی بلحاظ ضلع واری

۹۔ آبادی بلحاظ عمر سنہ ۱۹۱۱ء تا ۱۹۳۱ء

۱۰۔ تعلیم بلحاظ مذاہب سنہ ۱۹۲۱ء تا ۱۹۳۱ء

۱۱۔ صنعتی ادارے ۱۹۳۵ء

۱۲۔ تناسب رقبہ کاشت شدہ اجناس خوردنی وغیرہ خوردنی سنہ ۱۳۴۰ف تا ۱۳۵۴ف

۱۳۔ رقبہ کی تقسیم سنہ ۱۳۴۰ف تا ۱۳۵۴ف

۱۴۔ آبادی کی رفتار

۱۵۔ اضافہ آبادی سنہ ۱۸۸۱ء تا ۱۹۴۱ء

۱۶۔ اوسط آمدنی و اخراجات مملکت سنہ ۱۳۴۷ف تا ۱۳۵۱ف

۱۷۔ توازنِ تجارت ۱۳۵۳ف

۱۸۔ صنعتی اعداد و شمار

۱۹۔ ہندوستانی اور حیدرآباد میں کپاس کی تناسبی تقسیم

۲۰۔ تعلیم اور مزدوری کے اعداد

۲۱۔ طبقوں کے لحاظ سے آبادی کا اضافہ سنہ ۱۸۹۱ء تا ۱۹۳۱ء

۲۲۔ تعلیم کی وسعت بمقابلہ صوبجات و ریاستیں سنہ ۱۹۱۱ء تا ۱۹۴۱ء

۲۳۔ مطبوعات سررشتہ اعداد و شمار

مولوی مظہر حسین صاحب ایم۔ اے۔ بی۔ ایس۔ سی۔ (اڈنبرا) ناظم سررشتۂ اعداد و شمار سرکار عالی ہیں۔

محکمہ الکٹریکل انسپکٹر و معتمد اجازت دہندہ بورڈ

اس اسٹال میں ہر طریقہ وائرنگ کے دو دو نمونے بتائے گئے ہیں ایک بے عیب اور عمدہ

جیسا کہ قانوناً ہونا چاہیئے۔ دوسرا وہ ناقص نمونہ جو عموماً کیا جاتا ہے۔ اس سے نہ صرف بدنمائی ہے بلکہ بجلی کا صرفہ بھی زیادہ ہوتا ہے جو ضائع جاتی ہے۔ اور آگ لگنے یا برقی صدمہ پہونچنے کا امکان ہوتا ہے۔

ہوائی تاروں کے نمونے اس میں یہ بتایا گیا ہے کہ جب کبھی کوئی ہوائی تار کسی دوسرے تار یا سڑک یا اور کوئی پبلک مقام کو عبور کرے تو محافظ تاروں کا استعمال کرنا چاہیئے۔ تاکہ پہلی لائن ٹوٹنے کی صورت میں نیچے کی دوسری لائن یا پیدل چلنے والے بجلی صدمہ سے محفوظ رہ سکیں۔

ایک اور تصویر میں یہ بتلایا گیا کہ برقی اگر مناسب احتیاط کے ساتھ استعمال کی جائے تو وہ بہترین خدمت گذار ہے۔ اور اس سے مختلف کام مثلاً زراعتی۔ صنعتی۔ گھریلو اور تفریحی کام لئے جا سکتے ہیں۔

اس اسٹال میں برقی خرابی اور نقائص معلوم کرنے کے طریقے بتلائے گئے ہیں۔

کتابچہ حقوق و فرائض عوام تحت قانون برقی سرکارعالی میں عوام کے حقوق اور فرائض بتلائے گئے ہیں۔ طبی ہدایات برائے اشخاص متضررہ بہ صدمۂ برقی بھی تصویروں کے ساتھ بتلائے گئے ہیں۔ اسکے علاوہ قانون و قواعد برقی سرکارعالی و قانون سینما ٹوگراف و قواعد اجازت نامہ جات بھی رکھے گئے تھے۔

سررشتہ بائے اسکوٹس سرکارعالی

سنہ ۱۹۱۸ء میں ابتداءً محکمہ ورزش جسمانی کا قیام عمل میں آیا۔ اور یہ وائی۔ ایم سی۔ اے کی مدد سے چلتا تھا جس کو سالانہ ۱/۲ ۲ ہزار روپیہ حکومت کی جانب سے دیا جاتا تھا۔ جن کی ذمہ داری صرف اس قدر تھی کہ ڈرل ماسٹر کی ٹرئننگ کا انتظام کیا جائے۔ اس کے بعد ضرورت محسوس کی گئی کہ اس کا بھی خاص علحدہ سررشتہ ہونا چاہئے چنانچہ حکومت سرکارعالی نے سید محمد ہادی صاحب کو کیمبرج میں ورزش جسمانی کی تعلیم حاصل کرنے کے لئے روانہ کیا۔ سنہ ۱۳۳۹ف میں صاحب موصوف کے بعد ختم تعلیم انگلستان سے واپس آنے پر محکمہ ہائے اسکوٹس اور ورزش جسمانی کا صیغہ ان کے سپرد کیا گیا

سررشتہ بائے اسکاوٹس کا اسٹال چار حصوں پر مشتمل تھا۔ پہلا حصہ عام معلومات متعلق اسکاوٹنگ کا ہے۔ جس میں حسب ذیل نقشہ جات موجود ہیں :۔

۱۔ لارڈ بیڈن پودل موجد کشافہ۔

۲۔ نقشہ دنیا اسکاوٹنگ عالمگیر تحریک ہے۔

۳۔ تعلیم اور اسکاوٹنگ کا مقابلہ کر کے بتلایا گیا ہے کہ کس طرح موجودہ تعلیم میں اسکاوٹنگ کی ضرورت ہے۔

۴۔ اسکاوٹ ماسٹر کی ہستی لڑکوں کی تربیت میں کس قدر اہمیت رکھتی ہے۔

۵۔ طریقۂ تعلیم اسکاوٹنگ

۶۔ اسکاوٹ بننے کے لئے والدین کی خدمت میں بارہ وجوہات

۷۔ اسکاوٹنگ کی تنظیم۔

۸۔ اسکاوٹنگ کے قوانین اور اسلامی قوانین کا معاونہ

۹۔ ممالک محروسہ کے اسکاوٹ مراکز کا نقشہ۔

۱۰۔ ممالک محروسہ کی اسکاوٹ شماری کا نقشہ

۱۱۔ اسکاوٹ کے عہدوں کے چارٹ

۱۲۔ جھنڈیاں۔ بگل۔ طبی ڈبہ۔ پلوں کے ماڈل

۱۳۔ مبادیات کشافہ و اسکاوٹ میگزین

دوسرا شعبہ دستکاری کی فروخت

اس میں وہ تمام دستکاری جن کو اسکاوٹس نے بدوران نمائش اپنے شعبۂ دستکاری میں تیار کیا ہے، رکھی جاتی ہیں اور برائے نام قیمتوں پر فروخت کی جاتی ہیں۔ اس شعبے میں کپڑے پر چھپائی کا کام۔ چمڑے کی پاکٹ اور رنگین بیاگ۔ پھول اور مٹی کے کھلونے تیار کئے جاتے ہیں۔

تیسرا شعبہ نصابی معلومات کشافہ کے چارٹ

اس میں نصابی چارٹ کے علاوہ اُردو میں پیام رسانی کے کوڈ موجود ہیں۔ پیٹرول کی تنظیم سے متعلق چارٹ ہیں۔ جن کو دیکھنے سے پیٹرول کی کارگذاری کا تصور پیدا ہو سکتا ہے۔ اسکاوٹنگ میں جسمانی تربیت سے متعلق جو اصول کام کرتے ہیں۔ ان کو بھی چارٹس کے ذریعہ پیش کیا گیا ہے۔

اس کے علاوہ ڈیروں کے ماڈل اور پل و مچان کے ماڈل بھی مختلف نوعیت کے موجود ہیں۔

چوتھا شعبہ دستکاری کی تیاری

اس میں چار قسم کی دستکاری کی ٹریننگ دی جاتی ہے۔ اور جو سامان یہاں تیار ہوتا ہے اس کو شعبہ فروخت میں دے دیا جاتا ہے۔

سررشتہ بلدیہ حیدرآباد

سررشتہ بلدیہ ۱۸۶۹ء میں قائم ہوا۔ سر سالار جنگ اول کے زمانے میں بلدی کام آغاز کیا گیا ابتداء میں بلدی امور کی بھیمیں کوتوالی بلدہ سے متعلق تھی ۱۸۶۹ء میں چھ اراکین کی ایک کمیٹی قایم کی گئی جس میں دو عوام کے نمایندے اور چار نمائندے پائگاہوں اور جاگیرات کے تھے۔ میونسپل کمشنر اس کمیٹی کا صدر نشین ہوتا تھا۔ اس کے بعد حالات کے لحاظ سے اس کمیٹی میں تغیرات ہوتے رہے ہیں۔ سرکار سے مختلف اوقات میں گرانٹ۔ چنگی معاوضہ کے طور پر ملتی رہی ہے۔

قانون بلدیہ ۱۳۳۳ف میں منظور ہوا اور مجلس بلدیہ حیدرآباد کا قیام عمل میں آیا

حدود بلدیہ کا رقبہ تقریباً ۵۰ مربع میل ہے۔ محاصل بلدیہ کی مقدار جو فی شخص ہے وہ مطالبہ ہند کے مقابل بہت ہی کم ہے۔ سررشتہ بلدیہ حسب ذیل کاموں کو انجام دیتا ہے۔

۱۔ پیدائیش اور اموات کا داخلہ
۲۔ موریوں۔ بیت الخلاء اور طہارت خانوں کی تعمیر۔ ان کی نگہداشت اور صفائی
۳۔ مارکٹ و مسالخ کی تعمیر و نگہداشت
۴۔ خطرناک بیماریوں کی روک تھام
۵۔ خطرناک پیشوں اور تجارت کے قواعد کی تربیت
۶۔ شوارع۔ شاہ راہ عام اور پلوں کی تعمیر نگہداشت اور ان کی توسیع
۷۔ شاہراہ عام میں روشنی۔ آب رسانی اور اس کی صفائی کا انتظام
۸۔ بچوں کی ٹیکہ اندازی
۹۔ دیگر امور جو عوام کی صحت اور صفائی کو برقرار رکھتے ہوں عمل میں لانا۔

ب۔ سررشتہ بلدیہ میں مراکز بہبودی اطفال کی تنظیم جدید کی گئی ہے۔ خانگی مارکٹوں اور مسالخ کو سررشتہ بلدیہ کی نگرانی میں لے لیا گیا ہے۔ بالغوں کے شبینہ مدارس کھولے گئے ہیں پارک اور کھیل کود کے

میدان تعمیر کئے گئے ہیں۔ ریڈیو پبلک کی تفریح کے مقامات میں نصب کئے گئے ہیں۔ مطالعہ گھر اور کتب خانوں کا افتتاح کیا گیا ہے۔ سررشتہ بلدیہ میں شعبہ تشہیر بھی قایم کیا گیا ہے چالیس لاکھ کے قرضے کی اسکیم نافذ کی گئی ہے۔ جس سے موریوں۔ برقی روشنی سڑکوں، مارکٹوں۔ مسالخ الکنہ مزدوروں کی تعمیر عمل میں آئی۔ ابتداء نمائیش سے سررشتہ بلدیہ کا اسٹال قائم ہو رہا ہے اس اسٹال میں سررشتہ کے صیغہ جات کی صفائی اور حفظان صحت کے کام کو واضح کیا جاتا ہے۔ مثلاً بلدہ کے عام بیت الخلا کس طرح صاف ہوتے ہیں پہلے فضلہ شہر کے باہر کس طرح لے جایا جاتا تھا۔ اب اس میں کیا اصلاح ڈرنیج اسکیم کی بدولت ممکن ہوئی ہے۔ کوڑا کرکٹ کس طرح اٹھایا جاتا ہے اس کے ماڈل تیار کئے گئے ہیں۔ چار بلدی مراکز بہبودی اطفال کے متعلق اعداد بھی دیئے گئے ہیں۔ ان مراکز سے ہزاروں بچے استفادہ کر رہے ہیں۔ ان مرکزٹ میں دائیوں کی تربیت بھی ہوتی ہے۔ سررشتہ بلدیہ نے چھ عام حمام غرباء کے لئے فراہم کئے ہیں۔ نیز ایک نمونہ کا گاؤخانہ بنایا گیا ہے۔ اس کے بھی ماڈل ہیں۔ بلدیہ کا کام اور بھی اقسام پر مشتمل ہے۔ مثلاً وصولی ٹیکس نگرانی تعمیرات۔ املکنہ۔ نگرانی تجارت اشیائے خورد ونوش و مضر صحت اور خطرناک پیشوں پر بھی نگاہ رکھتی ہے۔ سینماؤں کے انتظامات۔ صفائی اور ہواداری کا اس سررشتہ سے تعلق ہے۔

سررشتہ بلدیہ حیدرآباد کے نائب میر مجلس مولوی حمید الدین احمد صاحب ایچ۔ سی۔ ایس ہیں

سررشتہ بندوبست ولینانڈ ریکارڈ

سررشتہ بندوبست کے اسٹال میں یہ بتایا گیا ہے کہ سنہ ۱۰۲۰ھ میں ملک عنبر نے جو اپنے زمانے کا مدبر اور مصلح تھا دکن میں بندوبست کا محکمہ قایم کیا تھا اس کے بعد سنہ ۱۰۶۲ھ میں مرشد قلی خاں نے اس میں بڑی اصلاح کی چنانچہ ضلع اورنگ آباد کے اکثر آثار قدیمہ پر ان گزوں کے نشانات منقوش ہیں جو اس زمانہ کی پیمائیش میں استعمال کئے گئے۔ سر سالار جنگ اول کے زمانہ میں بڑی حد تک سائنٹفک اصولوں پر ۱۸۷۶ء میں سررشتہ بندوبست کا قیام عمل میں آیا ملکی انتظام مالی آمدنی۔ مالی حالت۔ تعین لگان کاشتکاروں کی خوشحالی اور حکومت کے مالی حصہ کا تعین اس سررشتہ کے اصلی مقاصد ہیں۔

سررشتہ بندوبست کا اسٹال سبق آموز ہے۔ جہاں وصولی محاصل مالگزاری کے ان مختلف طریقوں کا جو ملک میں رائج تھے یہاں پر ان کا ماڈل رکھا گیا تھا۔ علاوہ ازیں ڈیسکھی

کے زمانے میں   معہ بلح پیداوار

دیسکھ نے لیا کرتے تھے اور پھر اپنے حصہ پیداوار کا بلح حصہ سرکار میں داخل کرتے تھے۔ اس عملداری دیسکھی کی برخاست کے بعد سرکار نے اسی فیصدی پیداوار کسان کے لئے چھوڑ دی اور بیس فیصدی بطور مالگزاری لینی شروع کی۔ اب تو اخراجات کی بابتہ ستر فیصدی وضعات دی جاتی ہے اور بقیہ حصہ کا ساڑھے سات فیصدی بطور مالگزاری لیا جاتا ہے۔ ماڈل میں یہ عمل جوار کی مقدار کے ذریعہ واضح کیا گیا تھا۔

ایک قابل دید نقشہ ملک سرکار عالی کے ذخائر آبپاشی کا ہے اس نقشہ کے ذریعہ آجکل کی آبپاشی اور اس کی زراعت میں جو اہمیت ہے اس کو واضح کیا گیا ہے نظام ساگر کی بدولت جو ترقیات ہو رہی ہیں اس کے لحاظ سے یہ نقشہ اس تحریک کا موجب ہونا چاہئے کہ ملک میں متعدد ذخائر آب کی تیاری کیجائے۔

سررشتہ بندوبست کے اسٹال میں تین نقشے ایسے ہیں جن سے ملک سرکار عالی کی ضلع بندی کا علم ہوتا ہے۔ ان نقشوں کے علاوہ ایک اور نقشہ موجود ہے جس میں تقسیم و انتشار اراضی کے بہترین بدل یعنی قطعات وسیع کو جن میں نیشکر کی کاشت کیجاتی ہے۔ بتلایا گیا ہے۔ ہندوستانی کاشتکار کی پستی کا ایک سبب یہ بھی ہے کہ اس کی زمینات بہت چھوٹے چھوٹے رقبوں میں تقسیم اور منتشر ہوتی ہے۔ ان چھوٹے چھوٹے بے قاعدہ سروے نمبرات سے مکرر پیمایش کے بعد اس کے بڑے بڑے باقاعدہ پلاٹ بنائے گئے ہیں۔

اس اسٹال میں سررشتہ بندوبست کے رائج شدہ رجسٹرات و اشیائے نادر کو بھی نمایاں کیا گیا تھا۔ سررشتہ بندوبست کے ناظم مولوی فخرالدین مسعود صاحب ایچ۔ سی۔ ایس ہیں۔

سررشتہ تالیف و ترجمہ

بہ تعمیل فرمان خسروی مترشدہ ۲۵۔ شوال ۱۳۳۵ھ سنہ ہجری مطابق (۸۔ مہر ۱۳۲۶ف) جامعہ عثمانیہ کا قیام عمل میں لایا گیا۔ جسکی رو سے اردو زبان کو جامعی تعلیم کا ذریعہ بننے کا شرف حاصل ہوا مجلس اعلیٰ جامعہ عثمانیہ کا سب سے پہلا تعمیری کام آبان ۱۳۲۶ف میں سررشتہ تالیف و ترجمہ کو وجود میں لانا تھا تاکہ اردو زبان میں مستند کتابیں تیار کی جائیں اور انٹرمیڈیٹ بی۔ اے اور بی۔ ایس۔ سی کے امتحانات کے لئے اردو زبان میں جن مختلف مضامین کے نصاب کی کتابوں کی طلب

کو ضرورت تھی۔ ان کو مہیا کر کے ایک بڑی کمی کو پورا کیا جائے

سررشتہ نے اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے زبان علوم وفنون اور تعلیم کے ماہروں۔ مختلف شعبوں (فنون۔ قانون۔ طب۔ انجینئری اور تعلیم کے مجالس نصاب کی ارکان کی مدد سے ایک وسیع لائحہ عمل مرتب کر کے ترجمہ کے لئے مستند کتابیں چنیں۔ اس کا انتظام ایک ناظم کے سپرد کیا گیا اور کئی ایک قابل مترجم اور ادیب مامور کئے گئے۔

سب سے اہم مسئلہ اردو زبان میں علمی وفنی اصطلاحات کی فراہمی تھا۔ جسے سررشتہ نے متعدد ماہرین۔ ارباب علم اور ادیبوں کی مدد سے حل کیا۔ ہر ایک مضمون کی اصطلاحوں کے وضع کرنے کے لئے باقاعدہ مجلسیں مقرر ومنعقد کی گئیں۔ گزشتہ تیس سال کی مدت میں تقریباً ایک لاکھ اصطلاحیں مختلف مضامین کی وضع کی جا کر ترجمہ میں استعمال کی گئیں اور اب درس وتدریس میں رائج ہیں۔

وضع شدہ اصطلاحوں کی تعداد حسب ذیل ہے۔

فلسفہ (۲۱۷۳) تاریخ وجغرافیہ (۶۱۸) عمرانیات۔ سیاسیات۔ معاشیات (۲۷۰۶) قانون (۱۸۰۰۰) ریاضیات وہیئت (۱۶۹۶) طبیعیات (۲۰۰۰) کیمیا (۴۲۲۵) ارضیات (۱۲۶۷) نباتیات وحیوانیات (۷۰۰۰) انجینئری (۱۰۰۰۰) طب (۴۰۰۰) تدریسیات (۳۵۷)

ان تمام اصطلاحات کی نظر ثانی کی جا رہی ہے۔ اور ان کو مضمون وار عنقریب شائع کیا جائے گا۔ سررشتہ ہذا نے اس وقت تک کئی ایک مستند کتابوں سے فنی معلومات کی بڑی مقدار اردو میں منتقل کر کے اس زبان کے علمی خزانے پر کر دیئے ہیں علم وفنون کے مختلف شعبوں کی حسب ذیل کتابیں ترجمہ ہو چکی ہیں۔

فلسفہ (۷۲) تاریخ (۱۶۰) معاشیات وعمرانیات (۳۲) قانون (۲۶) سائنس ریاضی وہیئت (۴۲) طبیعیات (۲۹) کیمیا (۲۶) حیاتیات (۲۳) انجینئری (۴۰) طب (۴۳) اور تعلیم (۴)۔

ان کی مجموعی تعداد (۵۰۰) ہے۔ جن کے منجملہ (۳۵۶) شائع ہو چکی ہیں (۵۸) چھپ رہی ہیں اور (۸۶) زیر ترتیب ہیں۔ مضمون وار مطبوعات جامعہ کی مندرجہ ذیل نہایت تفریحوں متعلق

(۱) فلسفہ (۲) تاریخ وجغرافیہ (۳) عمرانیات۔ سیاسیات۔ معاشیات (۴) قانون (۵) ریاضیات۔ سائنس۔ طبیعیات۔ کیمیا وغیرہ (۶) طب (۷) انجینئری اور دوسری امداد

شمار پر ایک نظر ڈالنے سے بخوبی معلوم ہو جائے گا کہ سررشتہ ہذا نے علوم و فنون کی کس قدر خدمت کی ہے۔ اور اردو زبان میں پہلی مرتبہ کس قدر قیمتی فنی و علمی معلومات کا اضافہ کیا ہے سال گزشتہ تقریباً ۴۲ فنی کتابیں سررشتہ ہذا سے شائع ہوئیں۔

باتباع احکام سرکار تمام جامعاتی کتب خانوں اور بیرون ہند کے مرکزی کتب خانوں کو جامعہ کی کتابیں ہدیۃً روانہ کیجاتی ہیں

جامعہ کی درسی کتابوں کی طباعت کے لئے ایک مطبع اور بلاک سازی اور رنگین طباعت کے لئے ایک فوٹو گرافک پروسس اسٹوڈیو سررشتہ ہذا سے ملحق ہے۔

سررشتہ ہذا میں سالانہ ۱۷ سے ۱۸ ہزار روپیہ کی مطبوعات فروخت ہوتی ہیں۔ چنانچہ ۱۳۵۵ف میں فروخت مطبوعات کی آمدنی ۱۸۶۸۶ روپیہ ۱۲ آنے (۱ پائی) ہوئی۔

سررشتہ ہذا میں ممتاز حضرات و مشاہیر وقتاً فوقتاً تشریف لائے ہیں۔ جن کے ملاحظے کے لئے ایک مستقل نمائش گاہ قائم کی گئی ہے۔ جس سے بیک وقت واحد سررشتہ کی کارگزاری کا صحیح علم ہو سکتا ہے۔

ڈاکٹر محمد نظام الدین صاحب پی۔ ایچ۔ ڈی (کنٹب) سررشتہ تالیف و ترجمہ دارالطبع جامعہ اور شعبہ پروسس کے ناظم ہیں۔

سررشتہ تعلیمات سرکار عالی

سررشتہ تعلیمات و عثمانیہ ٹریننگ کالج کے اسٹال میں سنہ ۱۳۲۰ف سے اب تک کی تعلیمی جدوجہد اور آئندہ کے منصوبے شعبہ واری پیش کئے گئے تھے۔ جنکی مختصر تفصیل حسب ذیل ہے۔

(۱) عام تعلیمی ترقی

(۱) ممالک محروسہ اور بلدہ میں مختلف مدارس کی تقسیم

(۲) عام تعلیمی ترقی اور تعلیم کے ماضی۔ حال اور مستقبل کی ترسیمات

(۳) سنہ ۱۳۳۰ف اور سنہ ۱۳۵۵ف کے تعلیمی موازنوں کا مقابلہ

(۴) تربیت معلمین اور معلمات ماضی و حال میں۔

(۵) بلدہ و اضلاع کی تعلیمی ترقیوں کے نقشے

(۶) خالصہ اور غیر خالصہ علاقوں کی تعلیمی حالتوں کا مقابلہ

(۷) حیدرآباد ہندوستان اور انگلستان کی تعلیمی ارتقاء کا مقابلہ

(۲) تعلیمی منصوبے

(۱) سارجنٹ اسکیم کا خلاصہ

(۲) ہندوستان میں تعلیم بالغان کی تنظیم

(۳) ممالک محروسہ میں مسٹر ایبٹ کی صنعتی تعلیم کا منصوبہ

(۴) ممالک محروسہ میں مسٹر میکنزی کا تعلیمی منصوبہ

(۳) عام معلومات کے نقشے

(۱) ممالک محروسہ کے قدیم باشندے

(۲) گودوگنگ کے تعلیمی طریقے

(۳) جریدہ نویس کا ارتقاء

(۴) آبادی کی اضافیت

(۴) دائری نقشے

(۱) ممالک محروسہ کی ضلع داری جغرافیائی اور عام اعداد و شمار مدارس

(۲) مدرسین اور عہدہ داران تعلیمات کا مستقبل

(۳) امراض متعدی

(۴) بچوں کی بیماریاں۔

(۵) چرخی دار نقشے

(۱) تاریخ اسلام

(۲) ریاضیات کی تاریخ

(۳) جماعت دہم کا نصاب برق

(۴) جماعت ہفتم کا نصاب سائنس

(۵) جماعت سوم کا نصاب مطالعہ قدرت

(۶) جماعت سوم کا نصاب تاریخ

(۶) کتب

(۱) مختلف تراجم و تالیفات

(۲) مولوی سجاد مرزا صاحب کا اردو قاعدوں کا ذخیرہ

(۳) سررشتۂ تعلیمات کی شائع کردہ نصاب کتب

(۴) ننھوں کے لئے مصور قلمی کتب

(۵) بالغوں کے لئے مصور قلمی کتب

(۷) عام تعلیمی مدارس

(۱) تعلیم دینی مدرسہ

(۲) مدارس فوقانیہ اور وسطانیہ کے جدید نمونے

(۳) مدرسہ تعلیم المعلمین اورنگ آباد کا جدید نمونہ

(۴) تعلیم کا حقیقی نصب العین

(۵) سعدی کا درس

(۸) تاریخی نمونے

(۱) آصف جاہ ثانی کا دربار

(۲) اکبر اعظم اور لزرتن۔

(۳) عہد شاہجہاں کے پانچ منظر

(۴) قصر بکنگھم

(۹) عام نمونے

(۱) غالب مرحوم

(۲) جہاز کوئین میری

(۳) آبدوز

(۱۰) تعلیمی وسائل

(۱) کمسن بچوں کے لئے خواندگی اور گنتی

(۲) حسابی کیمیکل کے آلات

(۱۱) بچوں کا کام

(۱) بچوں کی مصوری

(۲) دستکاری (چوبی و گلی)

(۳) بچوں کی کیمیائی صنعتیں

(۴) فریٹ ورکس

(۵) پٹہ کاری

(۶) جلدسازی

(۷) فرنیچر

(۱۲) تعلیمی فلمی مظاہرہ

(۱) جغرافیائی فلمیں

(۲) نباتیاتی فلمیں

(۳) حفظ صحت کی فلمیں

(۴) سائینس کی فلمیں

مولوی سید علی اکبر صاحب بی۔ اے (کنٹب) ناظم سررشتہ تعلیمات ہیں۔

سررشتہ تعلیم صنعت و حرفت

سررشتہ تعلیم صنعت وحرفت کے تحت صنعتی مدارس مختلف اضلاع اور بلدہ میں قائم ہیں نمائش میں ان سب کی نمایندگی ہوتی ہے۔ اس سررشتہ سے متعلق بارہ صنعتی مدارس بلدہ حیدرآباد۔ اورنگ آباد نظام آباد۔ گلبرگہ۔ ورنگل۔ بیدر۔ جالنہ۔ رائچور۔ کریمنگر اور نرمل میں قائم ہیں اس کے علاوہ دو لسنوانی مدارس بھی قائم ہیں۔ جو صنعتیں ان صنعتی مدارس میں سکھائی جاتی ہیں وہ حسب ذیل ہیں۔

بخاری۔ آہنگری۔ بیدبافی۔ پارچہ بافی۔ ہمروبافی۔ خیاطی۔ بیدری کام۔ کھلونا سازی۔ ملمع سازی۔ سیمنٹ کا کام اور لاک کا کام۔

پہلا نصاب چھ ماہ میں ختم ہوتا ہے اور دوسرا دو سال میں۔ نظری اور علمی دونوں طرح کی تعلیم دیجاتی ہے۔ تحتانی جماعتوں کے کامیاب طلبہ ان مدارس میں شریک ہیں اور ان کی تعداد چھ سو ہے۔ ان مدارس میں دستکاری کے ساتھ ساتھ مشینوں کے استعمال کی بھی تعلیم دی جارہی ہے۔ فنون لطیفہ کے ساتھ ایسے فنون میں بھی مہارت پیدا کرلی جاتی ہے۔ جن کو تجارتی اصول پر چلایا جاسکتا ہے ان مدارس کا تیار شدہ سامان قیمتوں کے لحاظ سے بازار کے مقابلہ میں ارزاں ہے یہ اپنی جدت او بناوٹ کے لحاظ سے بہت مقبول ہوئے ہیں۔ نمائشوں میں یہ مال سب کا سب فروخت

ہو جاتا ہے اور بہت سے آرڈر وصول ہوتے ہیں۔ یہاں کی صنعتوں میں فولڈنگ پلنگ ہے جس کو الگ کر کے باندھا جا سکتا ہے۔ ہمرو کے ٹیبل کلاتھ بھی قابل دید ہیں۔ اب تک ان کو صوفے کے غلاف کی طرح استعمال کیا جاتا رہا ہے۔ اسی اسٹال میں قدیم بیدری صنعت، چمچے، چھری کانٹے بڑھئی۔ لوہار کے آلات ڈرائنگ کا سامان۔ کرکٹ کا سامان۔ کسانوں کی کلہاڑی۔ اور اوزار ہتھیار تیز کرنے کی مشین۔ پیاز۔ آلو کاٹنے کی مشین قابل ملاحظہ ہیں۔ ضرورت ہے کہ اس کو وسیع پیمانہ پر تیار کیا جائے اور ان کی نکاسی ہو۔

سررشتہ تعمیرات

سررشتہ تعمیرات کا قیام ۱۲۸۶ھ میں عمل میں آیا اور ہر ایک ضلع میں ایک ڈسٹرکٹ انجینئر مقرر ہوا۔ اور ان کی ہدایت کے لئے ایک مجموعہ قواعد مرتب کیا گیا۔

سررشتہ تعمیرات کو دو شاخوں میں تقسیم کیا گیا یعنی انتظامی اور تعمیری

۱۸۹۶ء میں قحط کی وجہ سے جب یہ معلوم ہوا کہ بڑے بڑے تالابوں کو نہ صرف وسیع طور پر ترمیم کرنے کی بلکہ ان کو اصلی حالت پر لانے کی ضرورت ہے تو ایک چیف انجینئر کے تحت ایک علیحدہ سررشتہ آبپاشی قائم کیا گیا۔ سررشتہ آبپاشی کی توجہ ابتداً قدیم تالابوں اور کنٹوں کی جانب منعطف ہی اور اس کے بعد خزانہ آب تعمیر کئے جانے لگے۔ جن میں نظام ساگر۔ عثمان ساگر۔ اور حمایت ساگر خاص اہمیت کے حامل ہیں۔ تنگبھدرا پراجکٹ کے متعلق ہمسایہ حکومتوں سے گفت و شنید ہو کر معاہدات کی تکمیل میں ایک عرصہ لگا۔ اس پراجکٹ کا ابتدائی کام بھی آغاز کر دیا گیا ہے۔ سررشتہ تعمیرات کی جانب سے جن سڑکوں کی دیکھ بھال اور مرمت کی جاتی ہے ان کی مجموعی لانبائی ۵۲۲۳ میل ہے اس لحاظ سے تقریباً پندرہ مربع میل میں ایک میل کی پختہ سڑکیں ہیں۔

ملکت حیدرآباد کے پایہ تخت میں سمنٹ اور ڈامر کی سڑکیں بھی تعمیر کی گئی ہیں۔ ہندوستان میں حیدرآباد اگرچہ چوتھا شہر ہے۔ لیکن سیمنٹ کنکریٹ کی سڑکیں جدید وضع کی سب سے زیادہ تعمیر کی گئی ہیں۔ ان کی تعمیر سے نہ صرف شہر کی خوبصورتی میں اضافہ ہوا ہے بلکہ گرد آلود سڑکوں سے جو بیماریاں پھیلتی ہیں ان کا انسداد ہو چکا ہے۔ سررشتہ تعمیرات کے اسٹال میں جامعہ عثمانیہ اور دیگر عمارات کے ماڈل بھی فراہم کئے گئے تھے۔

اس کے علاوہ حسب ذیل ماڈل بھی موجود تھے

(۱) آصف نگر ویری کم فلٹرس

(۲) حیدرآباد کی آبرسانی کا عام خاکہ

(۳) امیر پیٹ تنگبھدرا اور ڈنڈی پراجکٹس

(۴) طیارہ گھر

(۵) غلہ گودام

(۶) فوجی بیارکس

(۷) مراط جوڑی

(۸) ترقی یافتہ باورچی خانہ

(۹) دونشستی اور بارہ نشستی بیت الخلاء

ان کے علاوہ مختلف نقشہ جات چارٹس اور تصاویر آویزاں کئے گئے تھے۔ ان کے علاوہ محکمہ آبرسانی کے کارخانہ میں تیار شدہ مختلف سامان موجود تھا۔ ساتویں نمائش سے سررشتہ تعمیرات کا اسٹال قائم ہو رہا ہے۔

سررشتہ ٹپہ

سررشتہ ٹپہ کا قیام سنہ ۱۸۶۹ء میں عمل میں آیا ہے۔ اس سے قبل سرکاری ٹپہ سواروں یا ہرکاروں کے ذریعے جایا جاتا تھا۔ اور عوام اپنا ٹپہ تاجروں یا مسافروں کے ذریعہ روانہ کرتے تھے۔ ٹپہ کے بیمہ کرانے کا طریق سنہ ۱۹۰۷ء میں منی آرڈر کا طریق سنہ ۱۹۱۰ء میں اور سیونگ بنک کا طریق سنہ ۱۹۲۳ء میں جاری ہوا

ابتدائی نمائشوں میں سررشتہ ٹپہ سرکار عالی نے احاطہ نمائش میں ایک عارضی صندوق خطوط اندازی نصب کرنے پر اکتفا کیا تھا۔ لیکن چند سال سے زمانہ نمائش میں نمائش کے لیے ایک ٹپہ خانہ بھی قائم کیا جاتا ہے۔

اس اسٹال میں ٹپہ خانہ نمائش میں منی آرڈر اور خطوط کی ترسیل کے ساتھ پارسلوں کی روانگی اور سیونگ بنک اور منی آرڈر کا کام بھی چالو رہتا ہے۔

اس اسٹال میں ملک سرکار عالی کا ایک نقشہ بتلایا جاتا ہے۔ جس میں وہ سب قصبات اور مواضعات بتائے گئے ہیں۔ جہاں ٹپہ خانہ اور صنادیق ٹپہ قائم ہیں اس کے سوا ایک تختہ بھی رکھا جاتا ہے

جس میں سنہ واری قیام اور تعداد ٹپہ خانہ جات کا اظہار ہوتا ہے چنانچہ ختم سنہ ۱۳۵۲ف تک ۱۴۰۵ ٹپہ خانے اور ۲۷۲۱ ہنڈاولی نصب تھے۔ ایک اور تختہ میں سیونگ بنکوں کے رقمی اعداد بتلائے گئے تھے۔ سنہ ۱۳۵۲ف میں ایک کروڑ ۳۳ لاکھ روپیہ جمع ہوا تھا۔ سنہ ۱۳۵۲ف قومی وثائق نقدی چالیس لاکھ بیس ہزار روپیہ قیمت کے خریدے گئے۔ ان کا طریقہ یہ ہے کہ آٹھ روپیہ بارہ آنے جمع کرنے جائیں تو پانچ سال کے ختم پر دس روپیہ حاصل ہونگے۔ زیادہ سے زیادہ پانچہزار روپیہ کا وثیقہ فروخت ہوتا ہے۔ یہ پس اندازی کی ایک اچھی شکل ہے۔ جس پر تین فیصدی منافع ملتا ہے۔ قومی پس اندازی کی ترغیب کے لئے متعدد پوسٹر آویزاں کئے گئے

مختلف قسم کے ٹکٹ جو سررشتہ ٹپہ استعمال کرتا رہا ہے۔ وہ بھی ایک فریم میں آویزاں رکھے گئے تھے۔ یہ تین قسم کے ہیں سلور جوبلی مبارک سے پہلے کے ٹکٹ جوبلی مبارک کے یادگاری ٹکٹ اور جوبلی مبارک کے بعد جو آج تک رائج ہیں۔ سنہ ۱۲۹۲ھ و ۱۳۱۷ھ کے دو نمونہ جات اور سنہ ۱۳۰۸ھ اور سنہ ۱۳۲۵ھ کے دو کارڈ کے قدیم نمونہ رکھے گئے۔

سررشتہ ٹپہ کے اسٹال میں سررشتہ کے مطبوعات مثلاً رہنمائے ٹپہ۔ جیبی رہنمائے ٹپہ قواعد وثائق نقدی بھی رکھے ہیں۔ خطوط رساں اور ہرکارے کے دو مجسمے بھی یہ یاد دلاتے ہیں کہ سررشتہ ٹپہ اپنے ان اساسی کارکنوں کو فراموش نہیں کر رہا ہے۔

سررشتہ ٹپہ کے اسٹال کا دوسرا حصہ قومی وثائق پس اندازی سے متعلق ہے۔ امسال سنہ ۵۲ف میں حکومت سرکار عالی نے اسکیم قلیل پس اندازی منظور فرمائی ہے یہ اسکیم دراصل دور حاضرہ کی عظیم مفید تحریک ہیں جس کا منشاء چھوٹی رقم کا اس طرح یکجا کرنا ہے۔ کہ اس سے قوم اور اس کے افراد کو معتدبہ فائدہ پہنچ سکے۔ اور ملک کی معاشی صنعتی ترقی میں امداد کیجائے ساتھ ہی ساتھ ملک کے ہر چھوٹے بڑے طبقہ میں پس اندازی اور کفایت شعاری کی عادت پیدا کی جاسکے اس طرح مشغولہ رقم نہ صرف محفوظ حالت میں رہے بلکہ اس پر خاطر خواہ منافع بھی دیا جائے۔

سررشتہ ٹیلیفون

حیدرآباد میں سنہ ۱۲۹۳ف میں ٹیلیفون جاری ہوا۔ سب سے پہلے اعلیٰ حضرت کی ڈیوڑھی مبارک سے مہاراجہ نریندر پیشکار و مدارالمہام کی ڈیوڑھی تک اس کا سلسلہ قائم ہوا اور بعد میں توسیع ہوتی گئی۔ ابتداء میں بمبئی ٹیلیفون کمپنی کے ذریعہ اس کے قیام کا کام لیا گیا۔ کمپنی مذکور نے

۱۲۹۵ف تک کام کیا۔ اس کے بعد یہ سررشتہ سرکارِ عالی میں منتقل ہوا۔

ٹکنیکل ٹریننگ اسکول کاچی گوڑہ

حالیہ جنگِ عظیم کے آغاز پر فنی کام کرنے والوں کی کمی کے مدنظر سررشتہ ریلوے کی جانب سے ٹکنیکل اسکول کاچی گوڑہ میں فنی تربیت کا انتظام کیا گیا۔ اس کے سکریٹری مولوی سید احمد صاحب قادری مقرر کئے گئے اس ادارہ کے ماتحت ہر سہ ماہی میں پانچسو سے زائد طلبا فنی تربیت حاصل کرتے ہیں۔ طلباء کو ترغیبی وظائف بھی دیئے جاتے ہیں ٹریننگ کے بعد ہی ان امیدواروں کو ہندوستان کے مختلف حصوں میں بلحاظ ضرورت روانہ کیا جاتا ہے۔

سررشتہ جنگلات

سررشتہ جنگلات کا قیام ۱۸۶۷ء میں عمل میں آیا تاکہ صحرا کو دست برد سے محفوظ رکھا جائے ایک عرصہ تک صرف قیمتی اشجار کی حفاظت اس سررشتہ کے فرائض میں داخل تھی ۱۸۹۰ء میں جنگلات کی ایک وسیع اسکیم مرتب کی گئی تاکہ نہ صرف جنگلات کو محفوظ رکھا جائے بلکہ ان کی نگہداشت اور ترقی کی جائے ۱۹۰۰ء میں قانون جنگلات منظور کیا گیا۔ سررشتہ جنگلات کے خاص کام حسب ذیل ہیں۔

(۱) تمام جنگلات کو محفوظ رکھنا

(۲) جنگلات کے رقبہ کو آگ۔ مویشی اور انسان کے حرص و آز سے بچانا

(۳) جنگلات کے رقبہ میں اضافہ کرنا

(۴) مویشیوں کے مفاد کی خاطر گھانس کے رقبہ میں اضافہ کرنا۔

سررشتہ جنگلات گھریلو اور زرعی اغراض کے لئے چوبینہ کی فراہمی کرتا ہے جس سے سررشتہ جنگلات کو کافی آمدنی حاصل ہوتی ہے۔ جنگلات کے رقبوں میں سڑکیں تعمیر کی جارہی ہیں۔ سررشتہ کے ادنیٰ ملازمین کے لئے مکانات تعمیر کئے جارہے ہیں۔ جنگل کے قبائل اور جانوروں کے لئے کوئیں کھدوائے جارہے ہیں۔ سبز کھاد کی فراہمی کی جاتی ہے۔ ریلوے کو چوبینہ۔ سرپور پیپر ملز کو بانس، بجوبہ آباد میاچ فیکٹری کو نرم لکڑی اور سرکاری محکمہ جات کو لاک فراہم کی جارہی ہے۔ شکارگاہوں کی اس سررشتہ کی جانب سے حفاظت کی جاتی ہے۔ جنگی اغراض کے لئے چوبینہ بھی فراہم کیا گیا۔

مملکت آصفیہ میں جنگلات کا رقبہ (۶۱) لاکھ ایکڑ ہے۔ یعنی مملکت کے کل رقبہ کا ۱۲۰۵

فیصد ہے ۱۳۵۲؁ف میں سررشتہ جنگلات کو ۳۶ لاکھ روپیہ کی خالص آمدنی ہوئی۔

اس اسٹال میں ماڈل کے سالبقہ کھلونے عمارتوں کا چوبینہ۔ چھڑیاں۔ میزیں۔ قلم۔ دوات۔ بانس کی ٹوکریاں۔ ساگر سٹل کے قالین۔ شہد۔ لاکھ۔ برگ آبنوس۔ نارا۔ سن۔ برش۔ ٹاٹ۔ چھیلے اور بید کے نمونے رکھے جاتے ہیں۔ تاکہ صحرائی پیداوار کا کس طرح استعمال ہو رہا ہے وہ ظاہر ہوسکے روسہ گھانس سے تیل نکالا جاتا ہے جس سے عطریات اور صابن تیار کئے جاتے ہیں۔ ادویات جنگلات کو بھی رکھا جاتا ہے۔ مختلف اقسام کی لکڑی اور ان کے استعمال کو واضح کیا جاتا ہے۔ پودہ ہائے جنگلات کوئلہ کے اقسام بھی بتائے جاتے ہیں۔ آتشزدگی جنگلات کے اسباب کو بذریعہ تصاویر و کارٹون واضح کیا جاتا ہے۔ بید درنگل کے ایک تالاب میں ہوتی ہے جو ہراج کر دی جاتی ہے۔ مناسب ہوگا کہ اس ہراج کی اطلاع بید باتی کے کارخانوں اور مرکز مصنوعات دیہی مشیر آباد کو ہوا کرے مزید مقامات پر بید دریافت کی جائے اور اس کی کاشت کو ترقی دیجائے۔ ناظم جنگلات مولوی عبدالواحد صاحب بی۔ اے (آکسن) ہیں۔

سررشتہ ڈرینج

سررشتہ ڈرینج بلدہ حیدرآباد کا قیام ۱۹۲۶؁ء کو عمل میں آیا۔ سر ایم۔ وسوریا نے تفصیلی معائنہ کے بعد ڈرینج کی اسکیم پیش کی۔ سررشتہ ڈرینج کا ابتدائی کام پندرہ لاکھ روپیہ کے صرفہ سے زیر زمین نالیاں بنائی گئی ہیں۔ ان میں ہر شئے یہاں ہی تیار ہونے لگی ہے۔ چنانچہ سمنٹ اور مٹی کے پائپ۔ تقد مچے۔ سمنٹ اینٹ۔ لوہے کے پائپ ڈھکن اور جالی اس اسٹال میں نظر آتے ہیں۔ لوہے کی اشیاء سرکاری دارالضرب میں تیار ہوتی ہیں۔ پائپ سررشتہ ڈرینج اور دار الحجائی کے کارخانوں کے تیار کردہ ہیں۔ ان کے پاس اینٹوں کی تیاری کے تجربے ہو رہے ہیں جو مضبوط اور پائدار ہونے کے علاوہ صاف بھی ہوتے ہیں۔

سررشتہ ڈرینج نے عنبر پیٹ کے پاس جو کارخانہ صفائی فضلہ قائم کیا ہے اس کے ماڈل کے سوا اس کے متعلقہ آبپاشی اور زراعت کے تحت قابل دید ہیں ۱۲۵ ایکڑ پر اس گندے پانی کی مدد سے جو سارے شہر کے بیت الخلاء اور موریوں سے وہاں آتا ہے۔ تجرباتی کاشت ہو رہی ہے۔ وہاں نیشکر۔ جوار۔ ترکاری اور پھل اُگائے جاتے ہیں اور باری باری سے فصلیں بدلی جاتی ہیں۔ نیشکر سے گڑ تیار کیا جاتا ہے۔ رعایا کے پندرہ سو ایکڑ بھی اس گندے پانی سے سیراب

ہوتے ہیں آئندہ پانچ ہزار ایکڑ تک اس میں اضافہ ہوگا۔ ایسا بڑا گندلابہ اور رقبہ کاشت سارے ہندوستان میں اپنا جواب نہیں رکھتا ہے۔

ڈرینج کے اسٹال میں صدر نالوں کے ماڈل نظر آتے ہیں۔ گندے پانی کا نیچے کی سطح پر آنا پھر بلند سطح کے دوسرے پائپ میں جانا ایک انجینئری کمال ہے۔ جسے اہل ملک نے ہی کر دکھایا ہے

اس سال اس سررشتہ کی ایک نئی ایجاد متوسط طبقے کے لئے بیت الخلاء۔ حمام اور برتن دھونے کی جگہ کا وہ معیاری نمونہ ہے جو ایک سو پچیس روپیہ میں ملتا ہے۔ خدا کرے کہ حیدرآباد کے ہر گھر میں یہ سستا نمونہ لازماً تعمیر ہو رہے۔ تاکہ شہری صحت میں ترقی ہو نیز اسکیم زراعت گندابی کامیاب ہو کر بلدہ حیدرآباد بیرونی ترکاریوں سے بے نیاز ہو جائے۔

سررشتہ راتب بندی

ملک کو ہوائی حملوں سے بچانے کے لئے حالیہ جنگ کے زمانہ میں سررشتہ اے۔ آر۔ پی کا قیام عمل میں آیا تھا۔ نمونہ کا وارڈن پوسٹ۔ پہلی طبی امداد اور خون بنک وغیرہ سے متعلقہ تفصیلات کا نمائش میں مظاہرہ کیا جاتا رہا۔ اختتام جنگ کی وجہ سے سررشتہ اے۔ آر۔ پی کو سررشتہ راتب بندی میں تبدیل کر دیا گیا ہے۔ سررشتہ راتب بندی کی جانب سے گذشتہ دو سال سے پاک۔ صاف۔ مقوی۔ اور زود ہضم اغذیہ کا طعام خانہ قائم کیا جاتا ہے۔ مملکت آصفیہ کے جن اضلاع میں راتب بندی کی گئی ہے اس کی تفصیلات اور راتب بندی کے فوائد اس اسٹال میں بتلائے جاتے ہیں۔

خان بہادر اشفاق احمد خاں صاحب ناظم سررشتہ راتب بندی ہیں۔

سررشتہ رجسٹریشن واسٹامپ

اس سررشتہ کے اسٹال میں جو اشیاء رکھے گئے تھے ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

(۱) نقشہ ممالک محروسہ سرکار عالی مع دفاتر رجسٹراری و سب رجسٹراری

(۲) گراف آمدنی و خرچ و بجٹ سررشتہ اسٹامپ و سررشتہ رجسٹری ۱۳۲۱ف تا ۱۳۵۳ف

(۳) قدیم مدارج الوقت اور جوبلی پوسٹل اسٹامپ۔ دستاویزی و عدالتی اسٹامپ کے جدید و قدیم نمونے ٹکٹ ملیانہ۔ رزیڈنسی اسٹامپ۔ فارسٹ اسٹامپ کے نمونے۔

(۴) تختہ رسوم رجسٹری و اخراجات متعلقہ

اشیائے فروخت

(۱) مروجہ پوسٹل اسٹامپ

(۲) جعلی پوسٹل اسٹامپ

(۳) قدیم اسٹامپ حقیقی قیمت سے چارگنا قیمت پر فروخت کئے گئے

(۴) ضروری معلومات متعلقہ رسوم رجسٹری و اسٹامپ

اس کتاب میں یہ تبلایا گیا ہے کہ ممالک محروسہ سرکار عالی میں دستور العمل اسٹامپ کب سے رائج ہوا اولاً یہ کام کس محکمہ کے سپرد تھا اس کے علاوہ مختلف عنوانات کے تحت اخراجات رسوم رجسٹری و اسٹامپ بتلائے گئے ہیں۔ جو اہل معاملہ کو بوقت رجسٹری ادا کرنے پڑتے ہیں۔ اس کتاب میں مختصر طور پر رجسٹری کرانے کے فوائد و نقصانات پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔

ناظم سررشتہ رجسٹریشن و اسٹامپ مولوی رحمت اللہ صاحب بار ایٹ لا ہیں۔

سررشتہ ریسٹلمنٹ اینڈ امپلائمنٹ

سررشتۂ ریسٹلمنٹ و امپلائمنٹ ۱۳۵۵ف میں قائم ہوا۔ اس کا مقصد بے روزگاروں کے لئے حکومت ہند و حکومت سرکار عالی کی فنی اسکیمات کے لئے امیدواران فراہم کرنا تھا۔ اس جنگ میں تعلیم کی جو اہمیت تھی وہ اظہر من الشمس ہے اور ہندوستان اس میدان میں بالخصوص دیگر ممالک سے بہت پیچھے تھا۔ اس لئے اسکیم کو پورا کرنے کے لئے بہت تیزی کے ساتھ حکومت نے صنعتی تجربہ گاہیں قائم کیں تاکہ اہل ملک جلد از جلد فنی تربیت سے فراغت کے بعد کارہائے جنگ میں حصہ لے سکیں۔ اور جنگ کے بعد صنعت و حرفت کے فروغ میں مدد معاون ہوں اس لئے اس دفتر کا قیام اہل ملک کے لئے ضروری تھا۔ سررشتہ مذکور کا اسٹال ہر سال نمائش میں قائم ہوتا ہے اور اس کو دیکھنے سے اندازہ ہوتا ہے کہ ہمارے فنکاروں کی تعداد میں روز افزوں اضافہ ہو رہا ہے۔ ۵۵۷۷ سے زائد امیدوار صرف دفاعی خدمات ہند کی شاخوں میں شریک ہوئے ہیں اس کے علاوہ ۱۱۸۳ حکومت سرکار عالی کی فنی اسکیمات میں شرکت کی علاوہ ازیں سرکار عالی و غیر سرکاری ملازمتوں میں بھی اس سررشتہ کی توجہ سے خاص تعداد میں اہل ملک نے روزگار حاصل کیا۔ چھ سال کی طویل مدت کے بعد دنیا میں قتل

دنوں کا جبر ناک ہنگامہ اتحادیوں کی کامیابی پر ختم ہوا جنگ کے واپس آنے والوں کے حقوق کے تحفظ کے لئے امپلائمنٹ بیرو کو نظامت ریسٹلمنٹ و امپلائمنٹ میں تبدیل کر دیا گیا ہے اس کے تحت چار شعبے قائم کئے گئے ہیں۔

(۱) امپلائمنٹ ایکسچینج

(۲) امپلائمنٹ

(۳) ٹکنیکل ٹریننگ و ٹریڈ ٹریننگ

(۴) شعبہ فلاح و بہبود و نشر و اشاعت

اس سررشتہ کے فرائض حسب ذیل ہیں۔

(۱) مملکت آصفیہ کے جملہ بے روزگاروں کے لئے حسب قابلیت موزوں روزگار فراہم کرنے بالخصوص ایسے افراد کے لئے جنھوں نے کسی قسم کی جنگی خدمات انجام دی ہوں۔

(۲) ملک کے مختلف کارخانہ جات فنی و غیر فنی اداروں و دفاتر سرکاری و غیر سرکاری کے لئے حسب مطالبہ ایسے ماہرین فن و تجربہ کار کاریگر یا غیر فنی کارکن مہیا کرنا جو بلحاظ قابلیت ہر طرح موزوں و مفید ثابت ہوں۔

سررشتہ ریلوے

مملکت آصفیہ میں واڑی سے سکندر آباد تک پہلی ریلوے لائن کا افتتاح ۱۸۷۲ء میں ہوا یکم اپریل سنہ ۱۹۳۰ء تک نظام گیارنٹیڈ اسٹیٹ ریلوے کمپنی مملکت کی ریلوں کا کام انجام دیتی تھی۔ اسی سال سرکار عالی نے کمپنی سے ریلوے خرید لی۔ اس وقت مملکت آصفیہ میں ۱۳۶۰ میل کی ریلوے لائن قائم ہے۔ ریلوے بسیں ۴۲۰۰ میل رقبہ میں دوڑتی ہیں یہ دو سو چوراسی بسوں موٹروں اور چونتیس سامان کی لاریوں کے علاوہ آٹھ دو منزلہ موٹر بس بھی جاری کی گئی ہیں۔

جنگ کے زمانہ میں غیر معمولی مشکلات ریلوے کو پیش آتی رہیں جن پر قابو پانا کچھ آسان کام نہ تھا۔ سب سے بڑی دشواری یہ پیش آئی کہ آمد و رفت میں غیر معمولی اضافہ ہو گیا ۱۹۳۹-۴۰ء میں ۱۶۹ ملین اشخاص نے سرکار عالی کی ریلوں سے سفر کیا تھا۔ لیکن ۱۹۴۴-۴۵ء میں تعداد ۱۵۶۷ ملین تک بڑھ گئی۔ اس کے علاوہ ریلوے کی روڈ سرویسوں کے ذریعہ بھی ۱۹۴۴-۴۵ء میں ۱۷ ملین سے زیادہ مسافروں نے سفر کیا۔

سرکار عالی کی ریلوے نے سڑکوں کے راستے سے اجناس خوردنی کی حمل و نقل کا انتظام بھی اپنے ذمہ لیا ہے۔ سرکار عالی کی ریلوے نے ممالک محروسہ کی مساعی جنگ میں نمایاں حصہ لیا ہے چنانچہ ہندوستانی اور سرکار عالی کی افواج کے لئے کثیر تعداد میں ڈرائیور میکانکس کو تربیت دی۔ اور حکومت ہند کے محکمہ دفاع کے لئے مختلف مشینوں کے پرزے اور فوجی ساز و سامان مہیا کیا۔

نمائش میں محکمہ ریلوے کی جانب سے جو اسٹال قائم کیا جاتا ہے۔ وہ دو شعبوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ ایک پارسل آفس و ٹکٹ گھر اور دوسرے دفتر استفسار گزشتہ سال نمائش دیکھنے والوں کی سہولت کی خاطر پارسل آفس میں اشیاء کی حفاظت کا بھی معقول انتظام کیا گیا تھا۔ اس طرح لوگوں کو نمائش گاہ میں سامان کے ساتھ نمائش گاہ میں گھومنے کی دقت نہیں رہتی۔ ریلوے کا پارسل آفس ایک قلیل معاوضہ چھ پائی فی ڈاک فی یوم پر ان کے سامان کی حفاظت کرتا ہے۔

اس اسٹال میں حسب ذیل ماڈلس رکھے گئے تھے۔

(۱) ریلوے ہوٹل اورنگ آباد

(۲) ماڈل ریلوے

(۳) ماڈل تعمیر مستقل ریلوے روڈ

اس اسٹال میں ریلوے کی آمدنی کے علاوہ اشیاء کے حمل و نقل کے اعداد بھی بتلائے گئے تھے۔

چیف کمرشیل مینجر ریلوے مولوی مشتاق احمد خاں صاحب ایم۔ اے (کنٹب) ہیں

سررشتہ زراعت

سنہ ۱۹۱۳ء میں سررشتہ زراعت کا قیام عمل میں آیا۔ مملکت حیدرآباد کو باعتبار زراعت ہندوستان میں اہم درجہ حاصل ہے۔ مثلاً ہندوستان بھر کے کسی صوبہ یا ریاست میں دھان اور جوار کی کاشت اتنے وسیع رقبہ پر نہیں کی جاتی جتنی کہ مملکت حیدرآباد میں کپاس۔ مونگ پھلی السی۔ باجرہ۔ مکائی۔ تمباکو۔ اور تل کی کاشت میں بھی مملکت ہذا کو ہندوستان کے صوبہ جات اور ریاستوں میں اہم درجہ حاصل ہے۔ متذکرہ صدر فصول کے متعلق تفصیلی معلومات نقشہ

جات اور چارٹ کے ذریعہ میں بتلائے جاتے ہیں اس کے علاوہ چند اجناس جو مختلف اضلاع میں کاشت کیجاتی ہیں۔ مٹی جو مملکت میں پائی جاتی ہے۔ کھاد جو زراعت میں استعمال کیجاتی ہے۔ ان کے نمونے نمایش میں بتلائے گئے تھے۔

اکثر میوے موسمی ہوتے ہیں ان میں سے بعض کی کاشت خاص خاص مقامات میں ہی کثرت سے کیجاتی ہے۔ زاید از ضرورت پیداوار جس کے ضائع ہونے کا احتمال ہوتا ہے محفوظ کرنے یا اس سے مربہ یا جیلی تیار کرنے کا مظاہرہ کیا جاتا ہے۔ مختلف پودوں کو بتلایا گیا جن کے ذریعہ ان کے امراض و نقایص کو ظاہر کیا گیا ہے۔ دفع امراض نباتیات کے ادویات اور مصنوعی کھاد کے نمونہ بھی رکھے جاتے ہیں۔

سررشتہ زرعی اشاعت کے اسٹال میں زرعی آلات کے ماڈل بھی رکھے جاتے ہیں "غلہ زیادہ اگاؤ" کے پوسٹر بھی نمایاں کئے جاتے ہیں

سررشتہ کی جانب سے تحقیقات اور آزمائش کے لئے حسب ذیل مقامات میں مزرعے قائم کئے گئے ہیں۔

۱۔ حمایت ساگر ۲۔ سنگاریڈی ۳۔ رودرور (ضلع نظام آباد) ۴۔ پربھنی ۵۔ ورنگل ۶۔ رائچور ۷۔ ڈیڑے سگور (تنگبھدرا) ۸۔ ناندیڑ ۹۔ اورنگ آباد ۱۰۔ لاتور

صحرائی قبائل چنچو اور امرآباد کے پیدا کردہ فصلوں کے چند نمونے رکھے گئے جن سے ان کی زندگی ہنوز صحرائی یادگار معلوم ہوتی ہے۔ امرآباد کے صحرائی قبائل کو زراعت کی ٹریننگ دینے کے لئے حکومت سرکارعالی نے ایک اسکیم کو منظور فرمایا ہے جس کے باعث ان وحشی قوموں نے اشیاء خام پیداوار کی بہترین فصول تیار کی ہیں۔

رائے بہادر کنالیداس سہائی صاحب ناظم سررشتہ زراعت ہیں۔

سررشتہ سمکیات

مچھلیوں کی افزائش اور پرورش پر خاص توجہ دینے کے علاوہ سررشتہ سمکیات اس بات کی بھی کوشش کر رہا ہے کہ سوکھی مچھلیوں کو باہر روانہ کرنے کے لئے صحیح طریقہ کار دریافت کیا جائے۔ مچھلیوں و جھینگوں کو ڈبوں میں بند کرنے اور بڑے پیمانہ پر مچھلیوں کا تیل نکالنے کی کوشش کیجارہی ہے۔ اس کے علاوہ سررشتہ سمکیات لیریا اور نارو کو مچھلیوں کے

ذریعہ ـــــ روک تھام کے لئے سررشتہ صحت عامہ کو مدد اور مشورہ بھی دے رہا ہے۔

اس وقت تک بلدہ حیدرآباد اطراف بلدہ۔ میدک۔ نظام آباد۔ نلگنڈہ۔ محبوب نگر اور ورنگل کی ابتدائی سروے ہوچکی ہے۔ اب تک جملہ ۹۵ اقسام کی مچھلیاں جمع کیجاچکی ہیں اور ۲۰ اقسام پر تجزیہ کیا جاچکا ہے۔ جس سے مختلف مچھلیوں کی غذائی اہمیت واضح ہوتی ہے۔ حسین ساگر اور نظام ساگر کے تحت حوض قائم کئے جارہے ہیں اور ان کا تجزیہ کیا جارہا ہے۔

مملکت آصفیہ میں چھوٹے بڑے ۳۵ ہزار تالاب موجود ہیں۔ ماہی گیروں کی تعداد تین لاکھ ہے۔ ماہی گیروں کی حالت کو سدھارنے ان کو مچھلی پکڑنے کے نئے طریقے بتائے اور دوسری آسانیاں فراہم کرنے کے لئے سررشتہ کی جانب سے امداد باہمی کی پانچ انجمنیں قائم کی گئی ہیں۔

۱۳۵۲ف میں مملکت حیدرآباد میں دولاکھ پانچ ہزار خشک مچھلی اور ڈیڑھ لاکھ کی تازہ مچھلی برآمد ہوئی۔

اس سررشتہ نے یہ اندازہ کیا ہے کہ سمندر کے بغیر سمکیات کی ترقی ممکن ہے اور نیز کاشتکاری کے مقابل مچھلیوں کی پرورش میں زیادہ فائدہ ہے۔

گذشتہ چار سال سے نمائش میں شرکت کی جارہی ہے۔ اور عوام کے لئے یہ شعبہ بڑا جاذب نظر ہوتا ہے۔ سررشتہ سمکیات کے مہتمم ڈاکٹر محمد رحیم اللہ صاحب ہیں۔

سررشتہ طبابت وصحت عامہ

سررشتہ طبابت وصحت عامہ کا قیام ۱۳۲۹ف میں عمل میں آیا۔ اس سررشتہ کی گذشتہ تیس سالہ ترقی کا خاکہ اجمالی طور پر حسب ذیل ہے۔

۱۔ عوام کی آسائش کے لئے ۵۶ نئے دواخانہ جات کھولے گئے

۲۔ ۱۵۲ میڈیکل افسروں کے جدید تقررات عمل میں آئے۔

۳۔ دواخانہ عثمانیہ کی تعمیر کی جاکر آلات وسامان ضروری مہیا کیا گیا اس دواخانہ میں بوقت واحد چھ سو مریضوں کے رکھنے کی گنجائش ہے اس کے علاوہ امراض خاص مثلاً امراض جلد وخبیثہ۔ امراض کان ناک وحلق۔ امراض چشم وامراض دندان کے خصوصی شعبہ جات

قائم کیے گئے ہیں۔ ایکسرے ڈپارٹمنٹ کی ازسرنو تنظیم کی جا کر جدید آلات نصب کیے گئے

(۴) نرسس کی باقاعدہ تعلیم کا انتظام کیا گیا ہے۔

(۵) وکٹوریہ زنانہ دواخانہ کی تنظیم عمل میں لائی گئی۔ اس دواخانہ میں دوسو مریضوں کی رہائش کا انتظام ہے۔

(۶) پہلی طبی امداد ابتدائی اصول حفظان صحت۔ گھریلو طریقہ پرورش کی نگرانی کیلئے حیدرآباد سنٹرل امبولنس بورڈ کا قیام عمل میں لایا گیا۔

(۷) سائنٹیفک تحقیقات متعلقہ امراض پلیگ۔ ملیریا۔ نارو۔ جذام۔ فیل پا اور غذائی اسٹیپل۔

(۸) تیاری نقشہ جات برائے مارکٹ۔ مسلخ۔ کنویں اور بیت الخلاء

(۹) بلدہ حیدرآباد میں مرض پلیگ وبائی شکل میں ظاہر ہو کر بے شمار عزیز جانوں کے اتلاف کا باعث ہوا کرتا تھا۔ جس کی وجہ سے ملک کی تجارت وحرفت پر بڑا اثر پڑ رہا تھا اس کی روک تھام کے لئے سرکار نے ایک خاص محکمہ پلیگ قائم کیا جس کی انسدادی کارروائیوں کا یہ نتیجہ ہوا کہ مرض پلیگ پر کافی قابو حاصل ہو چکا ہے۔ اور اب مرض پلیگ کی اشاعت بصورت وبا موقوف ہے۔

۱۰۔ بلدہ اور اضلاع میں مراکز بہبودی اطفال کا قیام عمل میں لایا گیا۔

(۱۱) بلدہ حیدرآباد اور اضلاع میں صاف پانی کی سربراہی اور ڈرینیج کے انتظامات کے لئے واٹر بورڈ کا قیام عمل میں لایا گیا۔

(۱۲) سگ گزیدگان کے علاج کے لئے بلدہ حیدرآباد اور اضلاع میں ۱۶ مراکز قائم ہیں۔

(۱۳) بلدہ حیدرآباد میں امراض دق۔ کا ایک دواخانہ اور چار کلینک قائم ہیں۔

(۱۴) موضع اننت گیری (وقار آباد) میں ایک سینیٹوریم کی تعمیر ہو چکی ہے۔

(۱۵) اضلاع میں ۱۶ دواخانہ جات دورہ قائم ہیں

(۱۶) تشہیری کام حسب ذیل طریقوں سے جاری ہے۔

سینما کار۔ میجک لینٹرن۔ پمفلٹس و پوسٹرس۔ نمائش اشیاء متعلقہ حفظان صحت مظاہرہ اطفال اور ہیلتھ ویک۔ ریڈیو پر تقاریر کرنا۔

(۱۷) مملکت میں ۳۳ مراکز جذامیوں کے علاج کے لئے مقرر ہیں۔

(۱۸) کیمیکل ادر بیاکٹر الوجیکل لیبارٹریز اور دیاکس ڈیلی کی از سر نو تنظیم کی جاکر جدید ترین آلات سرہراہ کیے گئے ہیں۔

سررشتہ طبابت و صحت عامہ کے ناظم راجہ بہادر کرنل داگھرے صاحب ہیں۔

سررشتہ طبابت یونانی

اس سررشتہ کی جانب سے نمائش میں جو اسٹال قائم کیا گیا تھا اس میں حسب ذیل بارہ شعبہ جات تھے۔

(۱) شعبہ عملی دوا سازی	(۲) شعبہ عقاقیر خشک
(۳) شعبہ ادویہ تازہ	(۴) شعبہ نظامیہ طبی کالج
(۵) شعبہ تالیف و تصنیف	(۶) شعبہ نادر مخطوطات طبی
(۷) شعبہ ریکارڈ ترقی سررشتہ	(۸) شعبہ ایجادات اطبائے دکن
(۹) شعبہ مجربات	(۱۰) شعبہ مجربات لقمانی
(۱۱) شعبہ ہنگامی طبی امداد	(۱۲) شعبہ تشخیص و تجویز

شعبہ عملی دوا سازی میں ادویہ کوب مشین۔ قرص ساز مشین۔ حبوب ساز مشین۔ ورق چڑھانے کی مشین اور مزاج گیر و قرع انبیق کے علاوہ مختلف قسم کی قیمتی پتھروں کے دس کھرل بھی رکھے گئے تھے۔ قیمتی حجریات مثلاً الماس۔ زمرد۔ یاقوت۔ وغیرہ کو اور قیمتی دھاتوں مثلاً سونا۔ چاندی۔ فولاد وغیرہ کو سیال حالت میں تبدیل کرکے اس کی نمائش کی گئی شعبہ عقاقیر خشک و ادویہ میں ۳۵۰ مفردات رکھے گئے تھے۔ اس شعبہ میں چند نادر جڑی بوٹیاں مثلاً جدوار قدیم صد سالہ زہر مرہ وغیرہ کو بھی نمائش میں رکھا گیا تھا۔

شعبہ عقاقیر تازہ میں نظامیہ طبیہ کالج کے کاشت کردہ بارہ بوٹیوں کو کونڈوں میں لگا کر پیش کیا گیا تھا۔ عوام کے معلومات کے لئے یادگار رضائی کی دونوں جلدیں جو دکن کی جڑی بوٹیوں پر مستند تصنیف ہے اس اسٹال میں موجود تھی۔

شعبہ نظامیہ طبی کالج کے تصانیف اور طریقہ تعلیم کی نمائش کی گئی شعبہ تالیف و تصنیف میں مشہور حکماء کے تصانیف کے علاوہ پروفیسران نظامیہ طبیہ کالج کے تصانیف کی بھی نمائش کی گئی اس شعبہ میں جملہ دو سو کتب کی نمائش ہوئی۔

شعبہ نادر مخطوطات طبی میں نظامیہ کالج کے کتب خانہ سے بارہ نایاب قدیم قلمی کتب حاصل کر کے رکھی گئیں۔ ان کتب میں قانون شیخ کی نایاب ترین شرح اور جوامع اسکندرانین کے چھ سو سال قبل لکھی ہوئی حاوی کبیر شامل ہیں۔

شعبہ ریکارڈ ترقی سررشتہ میں سررشتہ کی ۱۳۴۷ف سے لے کر ۱۳۵۴ف تک رپورٹ نظم و نسق رکھی گئیں تھیں۔ پانچ سال کی ترقی کو ذریعہ گراف ظاہر کیا گیا کل مملکت کو چار صوبوں میں منقسم کر کے صوبوں سے اضلاع کو اور اضلاع سے تعلقہ و قصبات کے دواخانہ جات کے تعلق کو ظاہر کیا گیا۔ بلدہ حیدرآباد کا نقشہ بنا کر اس میں سڑکوں کو ظاہر کر کے بلدہ کے دواخانہ جات یونانی کو ظاہر کیا گیا۔

شعبہ ایجادات اطباء دکن میں مملکت کے اطباء کی تیاری کردہ خصوصی ادویہ (پیٹنٹ) کی نمائش کی گئی۔ شعبہ مجربات مسمی و شعبہ مجربات لقمان میں مسیح الملک حکیم حافظ محمد اجمل خانصاحب مرحوم و حکیم مولوی عبدالوہاب صاحب نابینا مرحوم کے عمر بھر کے تجربات کے ادویہ کی نمائش کی گئی تھی ان کے علاوہ قدیم اطباء میں افلاطون۔ سقراط۔ بقراط۔ جالینوس و شیخ بوعلی سینا کے تصاویر قلمی کو آویزاں کیا گیا۔ ان بزرگان فن کی تصاویر رکھنے سے فن طب یونانی کی عظمت بڑھانے کا مقصد تھا۔ ان تصاویر کے مقابل سررشتہ کے ایسے اطباء کے تصاویر آویزاں کئے گئے جنھوں نے ساری عمر ملک و مالک کی خدمت کر کے خطابات شاہی سے سرفرازی پائی۔ ان میں نواب فیلسوف جنگ مرحوم نواب شافی نواز جنگ مرحوم نواب حاذق جنگ مرحوم نواب حکمت جنگ مرحوم کے تصاویر شامل ہیں۔

ناظم سررشتہ نواب رحمت یار جنگ بہادر ہیں

سررشتہ طباعت

سررشتہ طباعت کا ۱۸۶۶ء میں قیام عمل میں آیا تاکہ جریدہ کی اشاعت عمل میں آیا کرے اولاً یہ جیل خانہ کے پریس کے نام سے موسوم تھا۔ ۱۳۲۶ف میں ایک ہمہ وقتی فنی مہتمم کا تقرر کیا گیا تاکہ طباعت کو علیحدہ کیا جائے ۱۳۳۳ف میں سررشتہ طباعت سرکار عالی کی ایک نظامت قائم کی گئی۔ اب سررشتہ طباعت نہ صرف حکومت کا کام کرتا ہے بلکہ خانگی اشخاص بھی اس سے طباعت کا کام اجرت سے لے سکتے ہیں۔ یہاں مختلف اقسام

کے ٹائپ نہ صرف استعمال ہوتے ہیں بلکہ ان کے مختلف تجربے بھی کئے جارہے ہیں۔ تاکہ اردو ادب آسان طباعت کی بدولت پروان چڑھے۔ سال حال یہ ترقی ہوئی ہے کہ بارہ پائنٹ کا نسخ ٹائپ موسوم بہ عثمانیہ ٹائپ ایجاد ہوا ہے۔ سابق میں ۳۵ جوڑ تھے۔ سال حال صرف نو جوڑ رہ گئے ہیں جوڑ کم ہونے سے ٹائپ کی طباعت میں حروف جمانے کا کام بہت سہل ہوگیا ہے۔ نستعلیق ٹائپ جو اس سررشتہ کی ایک ایجاد ہے اس کے جوڑ بھی ۷۰۰ کے مقابل میں ۵۰۰ ہو چکے ہیں۔ نسخ کے جوڑ کی جگہ ۹ ہونے سے یہ طباعت رومن طباعت کے قریب قریب آچکی ہے۔ اس سررشتہ کو چند ایسے کارکن مل گئے ہیں جو اس ایجاد کو انشاء اللہ مکمل کرکے رہیں گے۔ سررشتہ طباعت میں ۱۰۰۰ اشخاص ملازم ہیں۔ یہ پریس ہندوستان کا تیسرا بڑا پریس ہے۔ یہاں پر طباعت کے جتنے زیادہ شعبے پائے جاتے ہیں باہر کہیں کسی ایک پریس میں اتنے زیادہ شعبے نہیں ہیں۔ اردو ٹائپ کے علاوہ عربی تلنگی اور مرہٹی ٹائپ بھی تیار ہوتے ہیں۔

سررشتہ طباعت کا سب سے اہم کام ایک روپیہ کے نوٹوں کی طباعت ہے۔ چنانچہ ایک فریم میں ایک روپیہ کے ۸۰ نوٹوں کا ایک تختہ اس کا سیدھا رخ بناتا ہے۔ تو دوسرے فریم میں ان کا دوسرا رخ بناتا ہے۔ سرکار عالی کے سکۂ قرطاس ۱۳۳۸ف تک انگلستان میں طبع ہوتے تھے۔ پھر سیکورٹی پرنٹنگ پریس ناسک میں طبع ہونے لگے۔ اور اب ہمارے ہاں طباعت کا آغاز ہو چکا ہے اس طرح اخراجات میں بڑی کفایت ہورہی ہے۔

سررشتہ طباعت کے اسٹال میں سررشتہ کے مختلف مطبوعات رکھے جاتے ہیں۔ محمد پکھتال مرحوم کا مترجم انگریزی قرآن مجید بھی یہاں ملتا ہے۔ اس کے سوا میزی کیلنڈر کا چوبی فریم ان کے اوراق کی گڈی۔ جنتری کارنامہ ملازمت۔ عید کارڈ اور کرسمس کارڈ بھی فروخت کئے جاتے ہیں۔

عثمانیہ ٹکنیکل کالج

۱۹۱۶ء میں عثمانیہ ٹکنیکل کالج کا قیام عمل میں آیا۔ جنگ کی وجہ سے یہ کالج کرنل۔ ای ڈبلیو۔ سلائٹر مشیر صنعت و حرفت کے زیر نگرانی کردیا گیا۔ تاکہ ٹکنیشین کی تربیت کی جائے۔ جنگ کے سلسلہ میں فنی کاریگروں کو جو شدید ضرورت تھی اس کی تکمیل کے لئے یہاں تربیت کا انتظام کیا گیا۔

اس کالج کے نصاب کو سٹی اینڈ گلڈز آف لندن انسٹی ٹیوشن ایسوسی ایشن، آف ٹکنیکل

انسٹی ٹیوٹ۔ گریٹ برٹن انجینرنگ سروس آف انڈیا۔ ٹاٹا آئرن اینڈ اسٹیل کمپنی جمشید پور، گورنمنٹ الکٹرک سٹی دپارٹمنٹ مدراس نے تسلیم کرلیا ہے۔ سررشتہ تعلیمات کے مدارس ہیں جو اساتذہ میانیول ٹیرنیگ کی تعلیم دیتے ہیں۔ اس کالج میں ان اساتذہ کی یک سالہ تربیت کا بھی انتظام کیا گیا ہے۔

اس کالج میں کمرشیل کورس کا بھی انتظام کیا گیا ہے۔ لندن چمبر آف کامرس کے امتحانات کی تعلیم دی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ محکمہ ریلوے کے کارآموزوں کی تربیت کا بھی انتظام کیا گیا ہے۔ ٹیکنیکل کالج کی عمارت سررشتہ بہ‌تی کو فروخت کردی گئی ہے۔ حدود جامعہ عثمانیہ سے قریب سات لاکھ روپیہ کے صرفہ سے اس کی عمارت زیر تعمیر ہے۔

سررشتہ علاج حیوانات

ہمارا ملک زرعی ہونے کی وجہ سے پرورش و نسل کشی جانوروں کو خاص اہمیت حاصل ہے اور شعبہ پرورش مویشی کی حفاظت اس سررشتہ کے فرائض خصوصی میں داخل ہے۔ اس سررشتہ کے اسٹال میں تین خاص اہم اُمور مندرجہ ذیل کا مظاہرہ کیا جاتا ہے۔

(۱) نسل مویشی کی ترقی جس میں شیرخانہ سے متعلق امور بھی شامل ہیں۔

(۲) انسداد امراض

(۳) کارہائے تشہیر

مویشی کی نسل کشی کو فروغ دینے کے لئے سررشتہ میں دو مزرعہ جات قائم ہیں۔ خالص نسلی نرگاو تخمی ملک کے مختلف اور موزوں حصوں میں متعین کئے جارہے ہیں۔ نواب نسل کے نرگاو زیادہ تعداد میں آختہ کردیئے جاتے ہیں اس سررشتہ کے تحت جدید آلات وسامان سے مکمل شیرخانہ بھی موجود ہے۔ جہاں دودھ دوہنے کے مختلف پاک وصاف طریقے اور تیاری اشیاء شیر از قسم مسکہ بالائی اور گھی کا مظاہرہ کیا جاتا ہے۔ شیرخانہ کا دودھ اور بالائی سررشتہ علاج حیوانات کی انجمن نکاسی، پیداوار فروخت کا کام کررہی ہے دودھ کو زیادہ سے زیادہ حدتک اچھا رکھا جاسکتا ہے۔

جانوروں کی صحت برقرار رکھنا سررشتہ کا ایک اور اہم فریضہ ہے۔ جس میں بطور حفظ ماتقدم ٹیکہ اندازی مویشی بغرض انسداد امراض متعدی اور بیمار جانوروں کا علاج شامل ہے۔ عام

طور پر جانوروں کو زنڈر پسٹ اور مختلف کیڑوں سے طرح طرح کا نقصان پہنچتا ہے۔ اس کے ازالہ کے لئے سررشتہ کی جانب سے ضروری تدابیر عمل میں لائی جا رہی ہیں۔ جانوروں کو جن کیڑوں سے نقصان ہوتا ہے ان کے نمونے جمع کئے گئے ہیں۔ ایک دوا جو زنڈر پسٹ کے علاج میں کام آتی ہے۔ یہ سررشتہ تیار کرنے لگا ہے۔ کوئی ایسا ادارہ قائم ہو جائے جو ان ادویات علاج حیوانات کی فراہمی اور تجارت کرنے لگے تو کافی منافع کے ساتھ چلایا جا سکتا ہے۔ وہ ادویات جو ہندوستان میں تیار ہوتی ہیں ان کو یہاں تیار کیا جا سکتا ہے۔

سررشتہ علاج حیوانات کے ذمہ نہ صرف فرائض بالا ہی ہیں بلکہ صحت عامہ کے نقطہ نظر سے ایک اور فریضہ وابستہ ہے وہ یہ کہ ایسے امراض کا انسداد کیا جائے جو جانوروں سے انسان میں منتقل ہوتے ہیں۔ زراعت پیشہ طبقہ عوام و دیگر شوقین اصحاب کی معلومات متعلقہ صحت مولیشی و ترقی نسل وغیرہ کے واسطے سررشتہ کی جانب سے جاترا اور عرس کے مواقع پر بذریعہ مناظر قندیلی و تقسیم اشتہارات و بذریعہ تقریر انتظام کیا جاتا ہے۔ سررشتہ دیگر محکمہ جات سے تعاون کر کے بوقت مظاہرہ جات مثلاً زرعی و انجمن امداد باہمی و حفظان صحت امور بالا کو پیش نظر رکھکر عملی حصہ لیتا ہے۔

اس سررشتہ کے ناظم ڈاکٹر محمود اللہ صاحب ہیں۔

فائیر بریگیڈ

سنہ ۱۳۵۲ف کے اواخر تک فائیر بریگیڈ کا صرف ایک مختصر اسٹیشن تھا۔ اولاً فائیر بریگیڈ بلدیہ حیدرآباد سے متعلق تھا۔ موتی محل تھیٹر کی آتش زدگی کے بعد اس کو کوتوالی بلدہ کی نگرانی میں دیا گیا۔ جس میں دو انجن اور ایک اسٹرپ پمپ اور ۲۸ افراد کا آتش فرو عملہ ایک عہدہ دار کے تحت تھا۔ بادوران جنگ تحفظ حملہ ہوائی کے سلسلہ میں مسٹر کرمائیر مشیر حکومت ہند نے فائیر سرویس اسکیم کا ایک خاکہ تیار کیا اور حکومت حیدرآباد نے سنہ ۱۳۵۱ف میں نیشنل فائیر سرویس برطانیہ عظمٰی سے تین عہدہ داروں کے تقرر کی تحریک کی۔

۰ر مارچ سنہ ۱۹۴۳ء میں بارہ لاکھ سالانہ کی رقم فائیر بریگیڈ کے لئے منظور کی گئی۔ ایک عارضی ہیڈ کوارٹر اور ٹریننگ اسکول قائم کیا گیا۔ نیشنل فائیر سرویس کے تین مستعار الخدمت عہدہ داران کے علاوہ ۱۲ ذیلی عہدہ دار اور ۰۰ مختلف افراد کا تقرر عمل میں آیا۔ آتش فرو عملہ میں ۳

سے ۳۵ کا اضافہ کیا گیا۔

فائر سرویس کی کامیاب تربیت دی گئی۔ اکثر مقامات پر آتشزدگی کے وقت بڑی سرگرمی سے مدد دی گئی اور لاکھوں روپیہ کی مالیت کا سامان آتشزدگی سے بچالیا گیا۔

مختلف اضلاع میں فائر بریگیڈ کی اسکیم حکومت سرکار عالی کے پیش نظر ہے۔

فروخت گاہ مصنوعات ملکی سرکار عالی

سررشتہ تجارت وحرفت سرکار عالی کی جانب سے توپ کے سانچہ بلدہ حیدرآباد میں ملکی مصنوعات کی نکاسی کا یہ ادارہ قائم کیا گیا ہے۔ یہ ایک ایسا واحد مرکز ہے جہاں ملک کے بنے ہوئے مصنوعات دستیاب ہو سکتے ہیں۔

اس فروخت گاہ کے لئے سرکاری اہتمام میں مصنوعات تیار کئے جاتے ہیں اور ان کے خرید لینے کا انتظام کیا جاتا ہے۔ جس میں اورنگ آباد کا ہمرو۔ مشرو۔ کمخواب۔ بیدر کے ظروف جوتے۔ سنگا۔ یڈی کا ریشمی پارچہ ورنگل کے تالین۔ محبوب نگر کے کمبل۔ رائچور کی شطرنجیاں۔ بیٹر کے گیتیاں کریم نگر کا چاندی اور تار کشی کا کام۔ تلنگڑہ کے ظروف گلی۔ رومال نرمل کے لکڑی کے کھلونے۔ پیٹن کے قوریہاں دستیاب ہو سکتے ہیں۔ فروخت گاہ مصنوعات ملکی سے یہ مال بیرون مملکت کو بھی روانہ کیا جاتا ہے۔ اضلاع اور بیرون ملک کی نمائشیوں میں شرکت کی جاتی ہے۔ اس ادارہ میں خواتین کی ایک مشاورتی کمیٹی قائم ہے جو فروخت کی تنظیم اور ڈیزائن وغیرہ کے متعلق قیمتی مشورہ دیتی ہے۔ حال ہی میں اس فروخت گاہ کی تنظیم جدید عمل میں آئی ہے۔

سررشتہ تجارت وحرفت کے ناظم مولوی حبیب الرحمٰن صاحب بی۔ ایس۔ سی آنرس (لندن) ہیں۔

گورنمنٹ کالج آف فزیکل ایجوکیشن

اس ادارہ کے اسٹاف میں حسب ذیل پانچ شعبے ہوتے ہیں۔

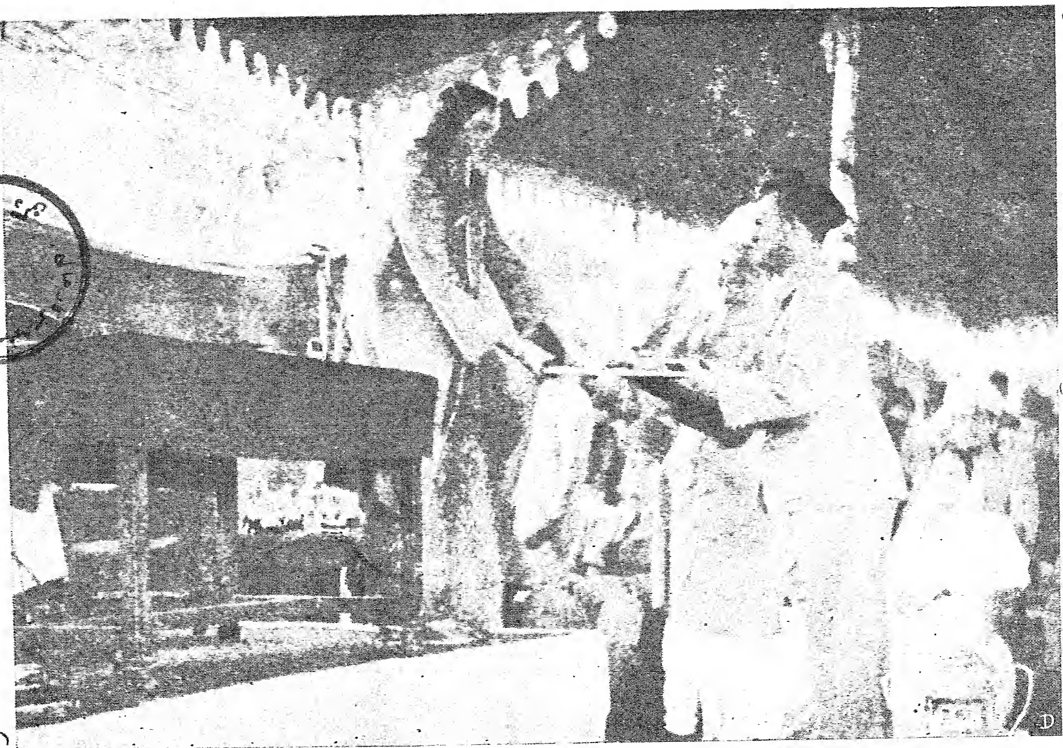
(۱) جسمانی امتحان کا شعبہ

(۲) قوت کا امتحان

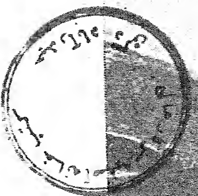
(۳) امتحان وضع جسمانی

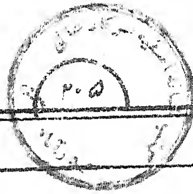


حضرت والا شان ولی عہد بہادر شعبہ کیمیا جامعہ عثمانیہ کے اسٹال کا معاینہ فرما رہے ہیں ۔



صاحبزادی نفیس النساء بیگم صاحبہ جلسہ تقسیم انعامات میں انعامات عطا فرما رہی ہیں





(۴) قد - وزن کا تناسب

(۵) علاج بذریعہ مالش

سنہ ۱۳۲۱ف میں اس کالج کا قیام عمل میں آیا - اور مسٹر لیف ویبر اس کے پرنسپل مقرر ہوئے تاکہ طلبہ کو جسمانی تربیت دی جاسکے

مولوی سید محمد ہادی صاحب فی الحال اس کالج کے نگران کار ہیں

سررشتہ کمروڑگیری

اس اسٹال میں بلحاظ تعلق نگرانی صنعت دیاسلائی کے جملہ کارخانہ جات کی تدریجی ترقی کے اعداد بتلاتے ہوئے اس کی تیاری کا بھی دستی مشین سے مظاہرہ کیا جاتا ہے۔ مملکت حیدرآباد کے اعداد درآمد و برآمد کا تقابل کرتے ہوئے اس اسٹال پر تفہیم کی گئی -

ملک سرکار عالی کی کونسی پیداوار کس مقدار میں باہر جاتی ہے - اور پھر کس نوعیت میں درآمد ہوتی ہے - اس کی تفہیم بھی کی گئی -

خام اشیاء کے اعداد درآمد بھی بتلائے گئے تھے - ان اشیاء کے ساتھ ان کی مقدار بھی بتلائی گئی ہے - جس سے بحیثیت مجموعی عوام کو معافی محصول کی بھی واقفیت ہوئی

اس اسٹال میں حسب ذیل تختہ جات رکھے گئے تھے -

(الف) ایک تختہ ملکی مصنوعات کی برآمد کو ظاہر کیا گیا - جنکی بیرون مملکت مانگ ہے اور جن پر محصول برآمد معاف ہے - اس میں حسب ذیل مصنوعات قابل ذکر ہیں ان کی کل مالیت سنہ ۱۳۵۴ف میں ا دو کروڑ ۳۳ لاکھ ۴۹ ہزار روپیے تھی -

۱ - پارچہ سوت و لوار ۲ - دریاں اور قالین ۳ - اونی بلانکٹس و شطرنجیاں و کمبل ۴ - چرمی مصنوعات و دباغت شدہ اشیاء ۵ - سگریٹ و بیڑی ۶ - شیشہ اور اس کی مصنوعات ۷ - صابن ۸ - دوسرے مقامی مصنوعات

(ب) ایک تختہ میں خام پیداوار کو ظاہر کیا گیا جو صنعتی اغراض کے لئے درآمد کئے گئے اور جن پر محصول درآمد معاف ہے - اس میں حسب ذیل اشیاء قابل تذکرہ ہیں - جنکی کل مالیت سنہ ۱۳۵۴ف میں ایک کروڑ ۲۷ لاکھ ۶۷ ہزار روپیے ہوئی -

(۱) مصنوعی موم ۲ - روغن ۳ - گوند اور رال ۴ - چوبینہ برائے دیاسلائی ۵ - بینل

۶۔ رنگ بہ اغراض صنعتی ۷۔ لوہا و فولاد ۸۔ مشینری۔ ۹۔ گندک ۱۰۔ کیمیائی ادویات۔

(ج) دو تختوں میں ان خاص اشیاء کو ظاہر کیا گیا جو ملک میں درآمد یا برآمد کئے جاتے ہیں

(د) دو تختوں میں غلہ جات ظاہر کئے گئے ہیں جو مملکت میں درآمد یا برآمد کئے جاتے ہیں۔

سررشتہ لیبر

چھٹی سالانہ نمائش مصنوعات مملکت آصفیہ کا افتتاح فرماتے ہوئے حضرت اقدس و اعلیٰ نے یہ ارشاد فرمایا تھا کہ

"صناعوں - سرمایہ داروں اور مزدوروں کو معلوم ہو جائے کہ صنعتی ہنر کی ترقی سرمایہ کے بہتر استعمال اور مزدوروں کی خوشحالی میری غائر فکر اور ہمدردی کے مرکز ہیں"

بندگانعالی نے جس معیار کی توقع ظاہر فرمائی اس کے حصول کے لئے محکمہ معتمدی لیبر کا قیام عمل میں آیا اور ایک لیبر کمشنر مقرر ہوئے۔

آٹھویں نمائش میں اس سررشتہ کا اسٹال پہلی دفعہ قائم ہوا۔ اس اسٹال میں حسب ذیل اشیاء کی نمائش کی گئی۔

۱۔ خاص احکام

(۱) شرائط ماموری مزدوران

(۲) دستور العمل ماموری اطفال

(۳) حکم متعلق نزاعات تجارتی

(۴) دستور العمل کارخانہ جات

(۵) دستور العمل ادائی اجرت

(۶) قانون اتحاد پیشہ وران

(۷) قانون ادائی مصارف زچگی

(۸) قانون معاوضہ مزدوران

(۲) تصاویر

(۱) وزیر سلطان تمباکو فیاکٹری - اورنگ آباد ملز۔

(۲) مزدوروں کے بہتر رہائشی حالات۔

(۳) فیکٹریوں میں لیبر آفیسر کی اموری سے متعلق اہمیت کی وضاحت

(۴) آجروں کو بہبودی مزدوروں کے لئے مشورہ

(۵) مشنری کے استعمال میں مزدوروں کو احتیاط کا مشورہ

(۶) مزدوروں کی حالیہ اور مجوزہ زندگی

(۷) مزدوروں کو قرضہ کی تکلیف سے نجات حاصل کرنے سے متعلق پیٹنگ۔

لیبر کمشنر مولوی مہدی علی صاحب ہیں۔

سررشتہ محبس

قدیم طریقے پر پہلے بلدہ میں تین محبس تھے۔ ایک بیگم بازار اور دوسرا سلطان شاہی اور تیسرا محبس طالب الدولہ کوتوال کے مکان میں تھا۔ چنچل گوڑہ کا محبس تیار ہونے کے چند سال بعد ان تینوں محبس کے قیدی صدر محبس چنچل گوڑہ میں بھیج دیئے گئے۔

مدارس پست اقوام سرکار عالی

مدارس پست اقوام ایک غیر سرکاری کمیٹی کے تحت قائم تھے ۱۳۴۳ف سے سرکار عالی نے اپنے تحت منتقل کرلیا ہے۔ بلدہ حیدرآباد کے مندرجہ ذیل محلوں میں یہ اٹھارہ مدارس قائم ہیں:۔

(۱) سوباجی گوڑہ (۲) چنتل گوڑہ (۳) ہمایوں نگر (۴) ملے پلی (۵) نامپلی (۶) کاماٹی پورہ (۷) سبزی منڈی (۸) چوڑی بازار (۹) علی آباد (۱۰) سلطان شاہی (۱۱) ملک پیٹ (۱۲) سعید آباد (۱۳) چنچل گوڑہ (۱۴) کنٹر روڈ (۱۵) عثمان شاہی (۱۶) حیدر گوڑہ (۱۷) مشیر آباد (۱۸) چادر گھاٹ

ان اٹھارہ مدارس میں شعبہ جات خیاطی۔ بید بافی۔ گل سازی۔ کھلونا سازی۔ چرم سازی۔ چلمن سازی۔ موزہ بافی اور پارچہ بافی کا کام سکھایا جاتا ہے۔ ہر مدرسہ کے لئے سرکار عالی

سے سالانہ اٹھارہ سو روپیہ کی امداد ملتی ہے۔ یہاں دستی مشینوں کے ذریعہ کاروبار انجام پاتے ہیں خام پیداوار میں بید۔ کریپ کاغذ۔ سوت۔ بھنبہ۔ چرم۔ مٹی۔ رنگوں، تار آہنی اور کیلوں کو استعمال کیا جاتا ہے۔

ان مدارس میں طلباء کی تعداد ایک ہزار اسی ہے۔ روزانہ اوسطاً ڈھائی گھنٹہ پیشہ ورانہ کام سکھایا جاتا ہے۔ سال میں ۲۳۰ دن کام کیا جاتا ہے۔

سلور جوبلی کیمپ، اور نمائش تعلیمی کانفرنس اساتذہ سے امتیازی اسنادات حاصل ہوئے ہیں۔ گذشتہ نمائش میں ۱۰ سو روپیہ کا سامان فروخت ہوا۔

اشیاء خام کی اصلی لاگت پر مال کی نکاسی کی جاتی ہے۔ اجرت یا منافع ان میں شریک نہیں کیا جاتا ہے۔ مدارس متعلقہ شعبہ میں سامان رکھکر نکاسی کی جاتی ہے۔

سرکار عالی میں منتقلی سے قبل ان مدارس میں صرف ادبی تعلیم دی جاتی تھی لیکن سرکار عالی کے زیر انتظام ہونے کے دوران میں مدارس میں ادبی تعلیم کے ساتھ ساتھ صنعتی تعلیم بھی جاری کردی گئی ہے۔

مدرسۂ نسواں صنعت وحرفت بلدہ

خواتین کی انتظام خانہ داری اور فنی پیشوں کی تربیت کے لئے مدرسۂ نسوان صنعت و حرفت بلدہ کا قیام عمل میں آیا ہے اس صنعتی مدرسہ میں امور خانہ داری۔ کھلونا سازی۔ پکوان خیاطی۔ سوزن کاری۔ پارچہ بافی۔ امور حفظِ صحت۔ بچوں کی پرورش کا طریقہ اور گھریلو باغبانی کی تعلیم دی جاتی ہے جو اشیاء تیار کی جاتی ہیں وہ سرکاری مال مسالہ سے تیار کی جاتی ہیں۔ اور بعد فروخت رقم بحق سرکار جمع کی جاتی ہے۔ منافع کا ایک جزو طالبات کو بمعاوضۂ محنت دیئے جانے کا مسئلہ سرکار عالی کے زیر غور ہے۔

گذشتہ چار سال سے اس مدرسہ کے مصنوعات کے بہترین نمونے نمونے نمائش میں پیش ہورہے ہیں

مدرسہ نسواں صنعت وحرفت بلدہ کے مہتمم مسز طیبہ باقر علی صاحب ہیں یہ مدرسہ کنگ کوٹھی روڈ پر واقع ہے۔

مدرسہ وسطانیہ مشقی خیریت آباد

مدرسہ وسطانیہ مشقی خیریت آباد عثمانیہ ٹیچنگ کالج کے تحت قائم ہے۔ اس مدرسہ میں نصاب تعلیم کے علاوہ دستی مشاغل کی بھی تعلیم دی جاتی ہے۔ چونکہ تعلیم کو عملی زندگی سے کوئی تعلق نہیں ہوتا اس لئے نصاب تعلیم میں یہاں دستی مہارت کے کاموں کو ترجیح دی جارہی ہے۔ چنانچہ اس مدرسہ میں دستی کام کے تحت کاغذ سازی کا کام سکھایا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ بچوں کو ایسے اشیاء کے استعمال کا شوق دلایا جاتا ہے جن کو ردی اور ناکارہ سمجھ کر پھینک دیا جاتا ہے۔ یہاں ابری سازی اور جلد سازی کا بھی کام بتایا جاتا ہے۔ رنگین کاغذ سے پھول پتے وغیرہ بنانا سکھایا جاتا ہے۔ رنگیں عید کارڈ بھی تیار کئے جاتے ہیں۔ مدرسہ میں باغبانی کی بھی تعلیم دی جاتی ہے۔ طالب علم خود پھولوں اور پھلوں کی کاشت کرتے اور ان پر عملی تجربے کرتے ہیں۔ ان کے تخم محفوظ کر لئے جاتے ہیں اور ان کو فروخت بھی کیا جاتا ہے۔ یہاں پارچہ بافی کی تعلیم بھی دی جاتی ہے۔

گزشتہ چار سال سے یہ مدرسہ نمائش میں شرکت کررہا ہے۔

مرکز تعلیم مصنوعات دیہی مشیر آباد

یہ ایک سرکاری ادارہ ہے جس کا افتتاح حضرت اقدس و اعلیٰ نے ۴ سال قبل فرمایا تھا اور یہ خیال ظاہر فرمایا تھا کہ دنیا کے تمام ممالک میں اپنے ملک میں بنائی ہوئی اشیاء خریدنے کا رجحان پایا جاتا ہے، خواہ یہ چیزیں درآمد شدہ اشیاء کے مقابلہ میں خراب ہی کیوں نہ ہوں۔ پھر کوئی وجہ نہیں کہ حیدرآباد میں بھی اس فطری اور عالمگیر رجحان پر کیوں نہ عمل کیا جائے چنانچہ حضرت بندگان اقدس نے اپنی رعایا کو توجہ دلائی کہ وہ خود اپنے ملک کی تیار کی ہوئی اشیاء کو استعمال کریں اور محکمہ تجارت وصنعت کا یہ فرض قرار دیا کہ وہ بھی اس رجحان کے تحت باشندگان ملک کی ضرورت پوری کرنے کی کوشش کرے۔ حضرت بندگان عالی اپنے ملک کی تیار کردہ اشیاء خرید اور استعمال فرماتے ہیں اور باشندگان ممالک محروسہ اپنے شاہ ذیجاہ سے اس قدر محبت و عقیدت رکھتے ہیں کہ ملکی مصنوعات استعمال کرنے کے بارے میں ذاتِ شاہانہ کی مثال ہی ان کے لئے سب سے بڑی ترغیب ہے حکومت سرکار عالی نے بھی اعلیٰ حضرت بندگان عالی کے ارشادات سے

فیض یاب ہوکر ممالک محروسہ کی گھریلو صنعتوں کو ترقی دینے کے لئے ایک تفصیلی پروگرام مرتب کیا

یہ مرکز دیہی اور گھریلو صنعتوں کو بااصول جدید طریقہ پر رائج کرنے نیز ملکی مصنوعات کو جس کے لیے یہ مملکت زمانۂ قدیم سے مشہور ہے، فروغ دینے کے لئے قائم کیا گیا ہے اس کی عمارت تقریباً دو ایکڑ زمین پر منجانب سرکار عالی سوا لاکھ روپیہ کے صرفہ سے تیار کی گئی ہے۔ اس کی انتظام محکمہ صنعت و حرفت سرکار عالی کے تحت ہے کارخانہ میں فی الوقت حسب ذیل نو شعبہ جات ہیں۔

۱۔ پارچہ بافی — ۲۔ رنگ سازی و چھپوائی

۳۔ پائتابہ بافی — ۴۔ دری و شطرنجی بافی

۵۔ اولن سازی — ۶۔ کارچوبی و سوئی کام

۷۔ لکڑی کے کھلونے و لاک کا کام — ۸۔ بید بافی

۹۔ ورک شاپ بشمول نجاری و لوہاری

اس مرکز کا مقصد یہ ہے کہ صناعوں کو اس قسم کی تعلیم دی جائے کہ وہ مظاہرہ کنندگان اضلاع کے لئے موزوں ثابت ہوں یا اپنے فن و آمدنی میں بھی ترقی کرنے کے قابل ہوں۔

۲۔ اس کے تحت مختلف قسم کے تجربات کئے جاتے ہیں تاکہ دستی گھریلو صنعت کو ترقی دینے کے لئے مختلف اقسام کے ڈیزائن و جدید آلات کی جانب دینز کارآمد ضروری دیہی صنعتوں کو بھی رائج کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

۳۔ مارکٹ کے حالات معلوم کرنے کے بعد صنعتی اشیاء کی سربراہی کیجاتی ہے۔

۴۔ تعلیم یافتہ اشخاص کو پارچہ بافی و رنگوائی کی تعلیم مکمل و بااصول دی جاتی ہے تاکہ وہ اپنی ذاتی تجارت کو منظم کرنے اور اپنے کارخانہ کی نگرانی کرنے کے قابل ہوں

۵۔ ترقی شدہ آلات کو تیار کرکے سربراہی کی جاتی ہے۔ جن کی گھریلو صنعت کے لئے ضرورت ہے اس ادارہ سے متعلق دارالاقامہ اور کتب خانہ بھی موجود ہے۔

یہاں کمبل بافی کا کام ہو رہا ہے۔ پرانے طریقوں سے دن بھر میں چار گز کمبل بنی جاتی تھی۔ اب سات گز بنی جا رہی ہے کمبل بافی کے علاوہ کارگہ اور شال تیار کرکے فروخت کیا جاتا ہے پرنٹنگ کا مظاہرہ کیا جاتا ہے اور حیدرآباد کے مشہور عمارتوں کے نمونہ کپڑے پر بنائے جاتے ہیں مشین پر جوتوں کی ڈوریاں بھی بنائی جاتی ہیں۔ سینگ کے گنڈیاں بھی بنائے جا رہے ہیں یہ بٹن اور ڈبیاں بڑی خواہش سے لوگ خرید رہے ہیں۔ بلدیہ کے مذاکوں سے سفید رنگ کے سینگ

ل سکیں تو یہ گنڈیاں کثیر تعداد میں تیار ہو سکیں گی۔

بید کی جگہ تاڑ کے پٹھے کی کرسیاں بنائی جارہی ہیں۔ یہ اشیاء بہت ارزاں ہو گئی ہیں یہاں نرمل کے کھلونوں کی تیاری کا بھی مظاہرہ کیا جاتا ہے۔ دو رخی قالین اور نوار بھی تیار کی جاتی ہے مولوی حبیب الرحمن صاحب بی۔ ایس۔ سی (آنرس) لندن ناظم سررشتہ تجارت وحرفت ہیں

مرکزی مدرسہ فنون لطیفہ و دستکاری

مرکزی مدرسہ فنون لطیفہ و دستکاری سنہ ۱۳۵۰ف بمقام حیدرگوڑہ بلدۂ حیدرآباد قائم ہوا۔ اس وقت اس مدرسہ کے دو شعبے ہیں۔ ایک فنون لطیفہ اور دوسرا دستکاری شعبۂ فنون لطیفہ میں ڈرائنگ اور پینٹنگ کے علاوہ کمرشیل آرٹ۔ گلکاری۔ اسکلپچر۔ عکاسی۔ رنگ سازی اور فینسی لیدر ورکس کی تعلیم دی جاتی ہے۔ شعبۂ دستکاری میں قوربانی، ہمرد پٹنی کام، نیاسی کام، دھات کاری۔ بیدری کام جست منبت کاری۔ زرگری اور نقش کاری۔ چوبی نقش کاری بچی کاری۔ سینگ کاری اور عاج کاری کی تعلیم دی جاتی ہے۔ یہ مدرسہ اپنے نصاب کی ترتیب اور تعلیم کے اصولوں میں ابتدا ہی سے جدید ترقیوں کے ساتھ ساتھ اپنی قومی تہذیب کو ہر چیز پر مقدم رکھتا ہے اس مدرسہ کے دو بنیادی مقاصد ہیں ایک ثقافتی اور دوسرا معاشی۔

سررشتہ معدنیات

سررشتہ معدنیات کا قیام سنہ ۱۸۹۷ء میں عمل میں آیا۔

قانون معدنیات سرکار عالی سنہ ۱۹۱۱ء میں منظور ہوا۔ اس سررشتہ کا کام یہ ہے کہ معدنوں کی تلاش کے لئے اجازت نامے اور ان کے لئے پٹہ عطا کرے۔ معدنوں کا معائنہ کرے اور ان کے نقشہ جات مہیا کرے حق شاہی وصول کیا جائے معدنوں میں جو حادثات ہوں ان کی تحقیقات عمل میں لائی جائے معدنوں میں منظم اور محفوظ کام کے لئے قانون اور قواعد کی ترتیب عمل میں لائی جائے۔

سونے کی تلاش کے سلسلہ میں حیدرآباد دکن کمپنی نے ضلع رائچور میں سنہ ۱۸۹۷ء میں کام آغاز کیا۔ معدن طلاء کی کان بمقام ہٹی سنہ ۱۹۲۰ء تک کام کرتی رہی ان سے ۲ لاکھ ۵۱ ہزار اونس سونا برآمد ہوا اور حق شاہی کے بابت سرکار عالی کو ۶ لاکھ ۲۲ ہزار روپیے وصول ہوئے۔ سونے کی قیمت میں اضافہ کی وجہ سے سرکار عالی نے یہ مناسب تصور کیا کہ جان ٹیلر اینڈ سنس کے ذریعہ ضلع رائچور میں

تحقیقات کرائی جاتے اس کے لئے پچاس ہزار پونڈ کی رقم منظور کی گئی لیکن مفید نتائج برآمد نہیں ہوئے
نگرانی کوئلہ کے لئے ایک بورڈ ۱۹۳۳ء میں قائم ہوا سنگریتی کولیریز کمپنی کے تحت تین
مقامات یعنی سنگرینی۔ کوتہ گوڈم اور تانڈور میں کوئلہ براری کا کام ہو رہا ہے مزدوروں کے لئے چند
سہولتیں مہیا کی گئیں ہیں

مملکت کی معدنی دولت سے ابھی پوری طرح استفادہ نہیں کیا گیا ہے۔ معدنیات میں کوئلہ
شاہ آباد کا پتھر۔ سمنٹ اور سنگ مرمر شامل ہیں۔ جو یہاں سے نکالے جا رہے ہیں
سنہ ۱۹۴۲ء میں ۱۲ لاکھ ۵۰ ہزار ٹن کوئلہ ۲۷ لاکھ ۵۸ ہزار مربع فیٹ شاہ آباد کا پتھر
ایک لاکھ ۳۰ ہزار ٹن سمنٹ اور دو سو ٹن سنگ مرمر نکالا گیا۔ ان معدنیات سے حق شاہی کی
بابت سرکار عالی کو صرف تین لاکھ تین ہزار روپیہ وصول ہوئے۔ ان مشاغل میں بارہ ہزار مزدور
ملازم ہیں۔

نمائش میں مختلف دھاتوں کے نمونے اور معدنی اشیاء مثلاً ہیرے، سونا، کوئلہ، مینگنیز، تانبا
کوئلہ، ابرق، گریفائٹ، عمارتی پتھر، خام اشیاء برائے پینٹ، شیشہ، پورسلین، انامل۔ شاہ آباد
کے پتھر اور سنگ مرمر مہیا کئے جاتے ہیں۔ سررشتہ معدنیات نے گذشتہ سال یاقوت و نیلم کے
ساتھ عینک کے پتھر۔ سرمئی پنسل کے نمونے جدید طور پر دریافت کئے۔

عادل آباد کا فولاد بھی نمایاں ہے سررشتہ کی جانب سے جیالوجیکل سروے بھی عمل میں
آ رہی ہے۔ خدا کرے کہ ان مدفون خزانوں اور دولت سے کام لیا جائے اور ملک کو حقیقی معاشی
ترقی نصیب ہو۔

سررشتہ نشریات

اس اسٹال کی تزئین میں دو باتوں کا لحاظ کیا گیا تھا۔ ان اشیاء کی نمائش جو شعبہ پروگرام
سے متعلق ہیں اور ان اشیاء کی نمائش جن کا تعلق شعبہ فنی سے ہے اسٹال کے بیچ میں میزوں کی ایک
قطار سے اسٹال کے دو حصے ہو گئے تھے ایک حصہ میں شعبہ پروگرام کی جانب سے نشری مسودے پروگرام
کی ترتیب و تقسیم دکھانے والے خاکے اور نقشے شعبہ فیچر میں استعمال ہونے والے ساز و آلات مقررین
کی تصویروں کا البم مختلف شوکارڈس وغیرہ سجائے گئے تھے فنی سامان میں آلہ ترسیل و موصولی کے
اجزا امبر نگر اور ادنگ آباد اسٹیشن کی تصاویر آواز کی لہریں بنانے والا آلہ آواز کو ریکارڈ کر کے
سننے والا آلہ۔ فوٹو الکٹرک بلب، آلہ ترسیل۔ ریڈیو سٹ اور آواز کی رفتار کی شکلیں بنانے والا

آلہ رکھا گیا تھا۔ اس کے علاوہ ریڈیو سٹ میں استعمال ہونے والے آلات کا تاریخی ارتقاء ان کی اندرونی ساخت کا مظاہرہ کیا گیا۔

محکمہ لاسلکی کے کام اور اس کے ترقیات کی نمائش اس سے قبل اتنی تفصیل سے ہنیں کی گئی تھی۔ اس لئے بھی نمائش میں یہ اسٹال بہت کامیاب رہا۔ زمانہ جدید کی اس عجیب وغریب واہم ایجاد سے عوام کو بہت زیادہ دلچسپی رہی۔ جناب مہتمم صاحب نشرگاہ سرکار عالی کے اندازے کے مطابق ہر روز اوسطاً پانچ ہزار آدمیوں نے اس اسٹال کا معائنہ کیا

ہر دوشنبہ کو محکمہ کی جانب سے نمائش گاہ کی تفصیلات کی بیرونی نشر کا انتظام تھا جس میں ملک کے مشاہیر اور ماہرین صنعت وحرفت کے تاثرات نشر کئے گئے۔ یہ پروگرام آدھے گھنٹہ تک کامیابی سے ہوتا رہا۔ اس کی وجہ سے نہ صرف شہر بلکہ اضلاع میں بھی نمائش مصنوعات مملکت آصفیہ کی کامیاب کارروائیوں کی تشہیر ہوئی اور ملک کی صنعتی ترقی سے باہر کے لوگ بھی واقف ہوئے۔

سررشتہ لاسلکی کے ناظم مولوی محبوب علی صاحب طاہر ہیں۔

مرکزی تجربہ خانہ سائینسی وصنعتی تحقیقات سرکارعالی

یہاں سائینسی وصنعتی موضوعات پر تحقیقاتی کام کے علاوہ پبلک کے لئے تشریحی کام بھی کیا جاتا ہے۔ تحقیقی کام میں ممالک محروسہ سرکار عالی کے خام اشیاء کا صنعتی استعمال بھاری اور ہلکے مرکبات کی تیاری۔ روغنیات، ترابیات، ایندھن، صنعتی تخمیر ادویہ سازی ریشے۔ پلاسٹکس پر تحقیق وغیرہ شامل ہیں۔

ڈاکٹر مظفرالدین صاحب قریشی ناظم مرکزی تجربہ خانہ سائینسی وصنعتی تحقیقات ہیں۔

ادارۂ تحقیقات انجینیری

سررشتہ تعمیرات کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں میں محکمہ تحقیقات مسائل انجینیرنگ کے حالیہ قیام نے ایک نئے باب کا آغاز کیا ہے۔ تجربہ خانوں نے انجینیرنگ مسائل پر ادارہ کی سائنٹیفک تحقیق کے لئے ایک ایسے ادارہ کی تکمیل کی جس کی عرصہ دراز سے ضرورت تھی جو سائنسی انجینیری میں ترقی اور انجینیرنگ کے کاموں میں ڈزائن اور تعمیر میں کفایت بخشے۔

تحقیقاتی کاموں کے مسائل کے انتخاب میں ان مسائل کو بطور خاص ترجیح اور اہمیت دی گئی ہے جو عوام الناس کی روزمرہ کی اصلاح اور ان کی آسائش میں اضافے سے متعلق ہیں
ڈاکٹر ایس۔ پی۔ راجو ناظم سررشتہ ہیں۔

بلدیۂ سکندرآباد

گزشتہ سال بلدیۂ سکندرآباد کا رقبہ سرکارعالی کے زیر نگرانی آیا ہے۔ اس کے حدود میں متعدد بڑے کارخانے واقع ہیں، اور تجارت کا مرکز ہے۔ تعلیمی اور خیراتی اداروں کے لئے بھی اہمیت رکھتا ہے۔ بلدیۂ سکندرآباد ممالک محروسۂ سرکارعالی میں ایک ممتاز حیثیت رکھتا ہے۔
نائب میر مجلس بلدیہ مولوی محمد فاروق صاحب بی۔ سی۔ ایس ہیں۔

اشاریہ

ج

ی

مطبوعہ

انتظامی پریس حیدرآباد دکن

اشاریہ مشتہرین


Gulbahar Co
TRADE MARK
AFZALGUNJ
HYD DN
حیدرآباد دکن
گلبہار کمپنی


دکن کی مقبول ترین صنعت



Not To Be Issued.